إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰابِرِيْنَ ۰ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰابِرِيْنَ ۰

(بے شک اللہ تعالیٰ صابرین کے ساتھ ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ صابرین سے محبت کرتا ہے)

آفتابِ کلیر رحمۃ اللہ علیہ

سیرت

حضرت سیدنا مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ

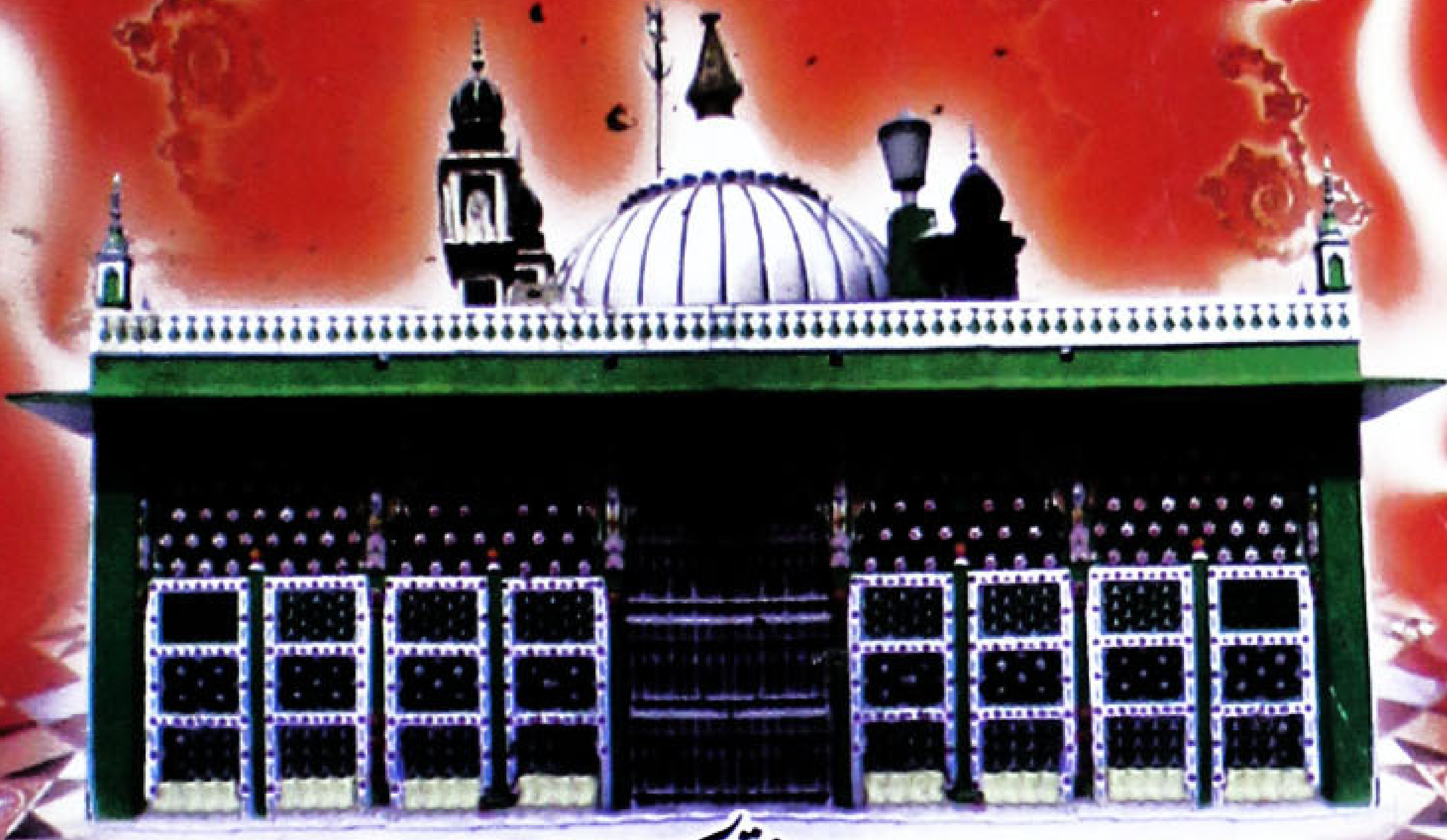

مرتب

صاحبزادہ ڈاکٹر عمران صابر شاہ صابری کلسوی
سجادہ نشین دربار عالیہ کلسویہ شریف

ناشر
اکبر بک سیلرز لاہور

Marfat.com

إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِيْنَ ۝ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصَّابِرِيْنَ ۝

(بے شک اللہ تعالیٰ صابرین کے ساتھ ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ صابرین سے محبت کرتا ہے)

آفتابِ کلیر رحمۃ اللہ علیہ

سیرت

حضرت سیدنا مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ

منبع سرِّ نبوت ہم ولایت حیدری
آفتاب چشتیاں مخدوم صابر کلیری

مرتب

صاحبزادہ ڈاکٹر عمران صابر شاہ صابری کلسوی

سجادہ نشین دربار عالیہ کلسو شریف ... عزیز بھٹی ٹاؤن سرگودھا

ناشر

اکبر بک سیلرز

زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور Ph: 37352022

Marfat.com

111529

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	....	آفتابِ کلیر رحمۃ اللہ علیہ
موضوع	....	سیرت حضرت سیّدنا مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر کلیری
مصنف	....	صاحبزادہ ڈاکٹر عمران صابر شاہ صابری کلسوی
		سجادہ نشین دربار عالیہ کاشانۂ کلس شریف
		221/B عزیز بھٹی ٹاؤن سرگودھا
پروف ریڈنگ	....	محمد شکیل مصطفیٰ اعوان صابری چشتی
صفحات	....	208
کمپوزنگ	....	عبدالسلام، قمرالزمان
اشاعت	....	مئی 2010ء
ناشر	....	محمد اکبر قادری
قیمت	....	140 روپے

ملنے کے پتے

☆ اکبر بک سیلرز زبیدہ سنٹر 40 اُردو بازار لاہور

☆ صابری دربار کاشانۂ کلس شریف 221/B عزیز بھٹی ٹاؤن سرگودھا

048-3[illegible]3[illegible]-0345-79-5889

☆ مکتبہ بابا فرید چوک چٹی قبر پاک پتن شریف

☆ مکتبہ فیضانِ عطار چوک چٹی قبر پاک پتن شریف

☆ منہاج القرآن اسلامک سیل سینٹر کمپنی باغ، سرگودھا

Marfat.com

ترتیب

انتساب ــــــــــــــــــــ ۱۱

مخدوم صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق ــــــــــــــــــــ ۱۲

چند اولیائے عظام رحمۃ اللہ علیہم کے فرمودات ــــــــــــــــــــ ۱۲

عقیدہ ــــــــــــــــــــ ۱۴

باب اوّل ــــــــــــــــــــ ۱۴

پیش لفظ

(تصوف وضرورتِ وسیلہ) ــــــــــــــــــــ

باب دوئم ــــــــــــــــــــ ۱۴

خاندانِ مخدوم صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ

شجرۂ نسب: ــــــــــــــــــــ ۳۸

حضرت سید عبدالرحیم عبدالسلام رحمۃ اللہ علیہ ــــــــــــــــــــ ۳۸

احوالِ نکاح ــــــــــــــــــــ ۴۱

وفات ــــــــــــــــــــ ۴۲

حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ ــــــــــــــــــــ ۴۳

آپ کا شجرہ نسب یہ ہے ــــــــــــــــــــ ۴۳

Marfat.com

باب سوئم ______ ۴۵

آثار و حالات قبل از ولادت

اول پیشین گوئی ______ ۴۷
دوئم پیشین گوئی ______ ۵۰
حضرت مائی ہاجرہ رحمۃ اللہ علیہا کا خواب ______ ۵۱
قبل از ولادت تجلیات ______ ۵۲
ایک حاسد کو سزا ______ ۵۳
باب چہارم ______ ۵۵

ولادت باسعادت و پرورش

دایہ کو سزا ______ ۵۷
وجہِ اسم علاؤالدین علی احمد رحمۃ اللہ علیہ ______ ۵۸
عرصہ رضاعت میں صابر رحمۃ اللہ علیہ ______ ۵۸
انوکھا بچپن ______ ۶۰
تیسرا اور چوتھا برس ______ ۶۱
حالتِ یتیمی اور صبر و استقلال ______ ۶۲
عجیب کرامت ______ ۶۴
سفرِ پاکپتن شریف ______ ۶۵
دیارِ پاکپتن شریف ______ ۶۶
تعلیمِ ظاہری ______ ۶۸
خواب حضرت بابا فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ ______ ۶۸
بابا فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کا خواب ملاحظہ ہو ______ ۷۰

Marfat.com

بیعت ______ ۷۰
حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کا بیعت ہونا ______ ۷۲
حضرت مائی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا کی ہرات واپسی ______ ۷۳

باب پنجم

خدمات لنگر و استغراقی کیفیات

حضرت بابا فریدالدین کا لنگر نمانہ ______ ۷۵
تقسیم لنگر و صابر سرکار رحمۃ اللہ علیہ ______ ۷۶
گریہ زاری ______ ۷۷
وفات پسران بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ و جلال صابر رحمۃ اللہ علیہ ______ ۷۸
آمد پاکپتن شریف والدہ حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ ______ ۸۰

باب ششم

عالمِ شباب

عظمتِ سرکار صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ ______ ۸۳
نکاح و جلالِ مخدوم صابر رحمۃ اللہ علیہ ______ ۸۵
وصالِ پُر ملال حضرت مائی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا ______ ۸۸
عالمِ استغراق ______ ۸۹
حجرہ سے باہر تشریف لانا و بیعت حوالت ______ ۹۰
عالمِ مثال و حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ ______ ۹۰
مجلس اولیاءِ کرام رحمۃ اللہ علیہم ______ ۹۲
دوسری مجلس و بیعت خلافت ______ ۹۳
ذوقِ سماع ______ ۹۴

Marfat.com

حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ وذوق سماع ___ ۹۶

باب ہفتم

سفرِ ہانسی و جلالِ صابر رحمة الله عليه

ہانسی کی طرف روانگی ___ ۹۸
نقل خلافت نامہ ___ ۱۰۲

باب ہشتم

کلیر شریف

کلیر شریف کا تاریخی پس منظر ___ ۱۰۵
دوبارہ باطل کا غلبہ ___ ۱۰۶
موجودہ کلیر کا محل وقوع ___ ۱۰۸
کلیر شریف میں تشریف آوری ___ ۱۰۸
دوسرے دن ہدایت وتبلیغ ___ ۱۱۰
قاضی تبرک کا غصہ ___ ۱۱۱
لاپتہ بکری کا واقعہ ___ ۱۱۲
خط بطرف بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ ___ ۱۱۵
حضور صابر سرکار رحمۃ اللہ علیہ کا دوسرا خط ___ ۱۱۷
آخری خط بطرف بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ ___ ۱۲۰
بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے احکام ___ ۱۲۰
مضمون نامہ مبارک ___ ۱۲۲
آمد عذابِ الٰہی ___ ۱۲۳
آخری خطبہ ومسجد کا رکوع کرنا ___ ۱۲۵

Marfat.com

جامع مسجد کا نقشہ ۱۲۸
حضور صابر پاک کا نامہ مبارک بطرف بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۹
اَولیاءِ کرام وخُلفاء بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی روانگی ۱۳۰
علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ کی واپسی ۱۳۲
مائی گلزاری رحمۃ اللہ علیہا کی روانگی ۱۳۲
حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کا چار اشیاء کے متعلق دُعا فرمانا ۱۳۳
اِبتداء عذابِ آتش ۱۳۴
خلفاء بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کلیر شریف آمد ۱۳۵
پیش خبری جناب غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۶
سلطان ناصر الدین کا خط ۱۳۷
والیءِ دہلی کو بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا خط ۱۳۷
اولیاء کرام کی حاضری ۱۳۸
حضرت حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۸
احوالِ خلافت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۹
بارہ برس کا استغراق ۱۴۰
بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا حاضرین محفل کو فرمان ۱۴۱
حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا مختصر تعارف ۱۴۲
حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کلیر روانگی وقیام ۱۴۳
شرف بیعت ۱۴۷
حافظ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ کو ہدایت ۱۴۷

Marfat.com

باب نہم

عالمِ جمال و احوالِ وصال بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ

عالمِ جمال کی ابتداء ۱۵۰
بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے قوالوں کا واقعہ ۱۵۰
حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو پاکپتن شریف جانے کا حکم ۱۵۴
احوالِ وصال حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۱۵۵
دفینہ حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۱۵۶
حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی کلیر شریف میں آمد و خلافت
حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۱۵۸
ایک بارات کا قید اور رہا ہونا ۱۶۰
حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات ۱۶۲
حضرت حافظ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ کا قبر میں بند ہونا ۱۶۴

باب دہم

حیاتِ طیبہ کا آخری عرصہ و وصال

مخدوم صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کی وصیت و ہدایات ۱۶۶
حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی روانگی ۱۷۰
فوج میں شمولیت و درویش کی نشاندہی ۱۷۱
حافظ شمس صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی دعا و مدد ۱۷۳
حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی واپسی اور حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ۱۷۴
رازِ فنا فی اللہ و بقا باللہ ۱۷۷
تاریخ وصال ۱۷۸

Marfat.com

بعداز ہوش حضرت حافظ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ ______ ۱۷۹

باب گیارہ

تدفین ثانی و تعمیر دربار شریف

مزار شریف حضور مخدوم صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ ______ ۱۸۰
حضرت خواجہ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ ______ ۱۸۰
حضرت مخدوم صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کی تدفین ثانی ______ ۱۸۱
روضہ مبارک و گنبد اور ابتدائے عرس مبارک ______ ۱۸۳
حضور مخدوم صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کا حلیہ مبارک ولباس ______ ۱۸۴
علومِ دینی و ذوقِ شعر گوئی ______ ۱۸۵
غزل ______ ۱۸۶
التجا بادرگاہِ حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ ______ ۱۸۷
غزل ______ ۱۸۸
نقشہ دربار شریف ______ ۱۸۹
باب بارہ ______ ۱۹۰

انوارِ صابر رحمۃ اللہ علیہ

پوسٹ ماسٹر ______ ۱۹۱
گستاخ کا انجام ______ ۱۹۳
انوکھی حفاظت ______ ۱۹۳
منت کی دیگیں ______ ۱۹۵
صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کی آمد ______ ۱۹۶
مقدس رشتے کی حفاظت ______ ۱۹۷

Marfat.com

(نذرانۂ عقیدت) ______ ۱۹۸
(رباعی) ______ ۲۰۰
(اے لجپال صابر رحمۃ اللہ علیہ) ______ ۲۰۱
(صابر ولی اے صابر ولی اے) ______ ۲۰۳
چاہتوں کا پیکر ______ ۲۰۵
مصنف کی دیگر تصنیفات ______ ۲۰۸

Marfat.com

انتساب

سلطان العارفین، ختم الارواح، سلطان الاولیاء، بطنُ الولی،

شہبازِ لاہوت، تاجورِ کلیر، قطبُ الہند

حضرت سیدنا مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر کلیری

رحمۃ اللہ علیہ

کے جملہ عُشاق کے نام

گر قبول افتد زہے عز و شرف

سگِ صابر

ڈاکٹر عمران صابر صابری

Marfat.com

مخدوم صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق

چند اولیائے عظام رحمۃ اللہ علیہم کے فرمودات

۱- بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مخدوم صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا:

''صابر برو بہو گہا خواہی کرد'' یعنی تم سدا خوش عیش رہو گے اور (ظاہری و باطنی) افلاس و تنگی تم سے دور رہے گی۔

(بحوالہ سیر الاولیاء ص ۲۸۰)

۲- پہلی دفعہ جب بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کو سینہ سے لگایا اس وقت حضرت ممدوح کو بھی حال اور وجد طاری ہو گیا' اس حالتِ وجد میں کلماتِ نسبت حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کے صادر ہوئے' یعنی' رحبا فرزند علی احمد بطن الولی' بطن الولی' بطن الولی

(بحوالہ حقیقتِ گلزارِ صابری)

۳- مخدوم علاؤالدین علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ بڑے بلند مرتبے پر فائز تھے۔ جب کلیر شریف میں استغراق کے عالم میں محو تھے تو حافظ شمس صاحب رحمۃ اللہ علیہ کھانا تیار کرنے کے واسطے برتن کے نیچے لکڑیاں اکٹھی کر کے صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کے کان مبارک میں کلمہ شریف کا حصہ اوّل تلاوت کرتے' جب آپ کی نگاہ لکڑیوں پر پڑتی تو اُن میں یکا یک آگ بھڑک اٹھتی! اس طرح کھانا تیار ہو

Marfat.com

جاتا۔ (ملفوظات خواجہ شمس العارفین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ بحوالہ مراۃ العاشقین)

۴- پیرانِ کلیر شریف سے واپسی پر حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: پیرانِ کلیر پر جلال کی وہ کیفیت ہے کہ عقل و حواس حیرت میں کھو جاتے ہیں' یہ سب حضرت علاؤالدین علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کے عشق حق کی وجہ ہے' یہ ایسے جلال کی کیفیت ہے جو پوری دنیا میں کہیں نظر نہیں آتی۔ سوائے مدینہ پاک کے' فرق یہ ہے وہاں جلال پر جمال غالب ہے اور یہاں جمال پر جلال غالب ہے اسی لیے خاص و عام پر رقت طاری رہتی ہے۔ سب گریہ زاری میں مبتلا نظر آتے ہیں۔

(بحوالہ مہر منیر سوانحِ حیات پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ)

۵- سلطان العارفین حضرت مخدوم صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کا وہ عظیم تر مقام ہے جن پر اُن کے شیخ حضرت بابا فرید مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے ناز فرمایا ہے اور شکرانہ کے نفل ادا فرمائے کہ علاؤالدین علی احمد صابر میرا مرید ہے۔

(گفتارِ سیدن رحمۃ اللہ علیہ)

۶- صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کو حسب و نسب کے حوالہ سے دیکھا جائے تو حسنی و حسینی سیّد ہیں اور غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کے پر پوتے ہیں' بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کے بھانجے و خلیفہ اور داماد ہیں۔ (صوفی برکت علی لدھیانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

۷- بچپن میں مخدوم صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کے حضور بڑے بڑے اولیائے زمانہ' رجال الغیب' ابدال' اوتاد' غوث اور قطب آتے تھے اور آپ کے ننھے ہاتھوں اور نورانی پیشانی کو بوسہ دے کر فیض یاب ہوئے تھے۔ (بحوالہ بستانِ صابری)

Marfat.com

عقیدہ

ربِ عالم دا ہاں ناچیز بندہ
اُمتی شاہِ والا دوسرا دا ہاں
ہاں نام لیوا بنی فاطمہ دا
خادم، خادمانِ مصطفیٰ دا ہاں
حضرت ابو حنیفہ دا ہاں پیرو
فرد، ملتِ خلیلِ خدا دا ہاں
صابر ولی عمران سلطان میرے
دستِ بیعت سیدن پیشوا دا ہاں

(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ورضی اللہ عنہم ورحمۃ اللہ علیہم)

(حق اللہ حق محمد حق صابر رحمۃ اللہ علیہ)

Marfat.com

باب اوّل

پیش لفظ

آج جو دنیا میں ہر سو از فرش تا عرش اللہ اکبر کی صدائیں گونج رہی ہیں۔ قریہ قریہ میں اسلام کی ابدی (Eternal) روشنی پھیلتی ہوئی دکھائی دے رہی ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار ذی وقار میں درود وسلام کے تحفے انتہائی عشق ومحبت سے پیش کیے جا رہے ہیں۔ اگر غور کیا جائے تو اس انقلاب میں اولیاء کرام کا کردار نمایاں نظر آئے گا' جنہوں نے مشکل ترین حالات سے دوچار ہو کر فاقہ کشی کو اپنا کھانا' فقر وتونگری کو اوڑھنا اور بے سروسامانی کو سامان بنا کر انتہائی کٹھن' پر پیچ راستوں سے گزر کر دنیا کے مشرق ومغرب میں نعرہ تکبیر بلند کیا۔ نفس کو پاکیزگی وطہارت عطا فرمائی۔ قلبی کدورتوں کو دور کر کے صراط مستقیم کی طرف بلایا۔ ذہنوں کو باطلہ و جاہلانہ تخیلات سے مصفا کر کے حقیقت اسلام سے روشناس کرایا۔ جسمانی نمود ونمائش سے نظر ہٹا کر روحانی (Spiritual) طہارت کا جذبہ عنایت فرمایا۔ شرک ونفس امارہ کے بتوں کو پاش پاش کر کے عشق الٰہیہ کے بیج بودیئے' کائنات قلب کو عشق خدا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منور کر دیا۔ بقول اقبال رحمۃ اللہ علیہ:

جلا سکتی ہے شمعِ کشتہ کو موجِ نفس اِن کی
الٰہی! کیا چھپا ہوتا ہے اہلِ دل کے سینوں میں

Marfat.com

تمنا دردِ دل کی ہو تو کر خدمت فقیروں کی
نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں کے خزینوں میں

بالخصوص تاریخ برصغیر شاہد ہے کہ یہاں اسلام کسی صاحب تلوار کی وساطت سے نہیں آیا اور نہ ہی کسی نبی اللہ کی تشریف آوری کے شواہد ملتے ہیں۔ بلکہ ان بے تاج بادشاہوں (اولیاء کرام) کی صداقت' کردار کی پاکیزگی' اوصاف حمیدہ' اعلیٰ اخلاق' شفقت و محبت اور ان کی روشن ضمیری نے برصغیر کو دولت ایمان سے مزین کیا۔ کفر کی شب دیجور سے دائمی نجات بخشی۔ ان کی آمد سے آتش کدے ٹھنڈے ہو گئے...... بت خانے و ایوان ظلمات ویران ہوتے چلے گئے...... مساجد تعمیر ہونے لگیں...... اللہ اکبر کی صدائیں سنائی دینے لگیں...... تمام جاہلانہ و مشرکانہ رسومات دفع ہونے پر مجبور ہو گئیں۔ کفر و شرک کی غلاظت و بدبو نیست و نابود ہو گئی' عصمت و عفت محفوظ ہو گئی۔ غریبوں' مسکینوں' محتاجوں اور اسیروں پر ظلم و ستم ڈھانے والے نگاہِ ولی کی برکت سے ان کے غمگسار بن گئے۔ دربدر ٹھوکریں کھانے والے اور کفر کے گھٹا ٹوپ اندھیرے میں بھٹکنے والے خود رہنما و ہادی بن گئے۔ قتل و غارت مچانے والے پیشہ ور بدمعاش ڈاکو' لشکر اسلام کے بہترین مجاہد ثابت ہوئے۔ سورج' چاند' ستاروں' درختوں کو خدا کا شریک ٹھہرانے والے خود وحدہ لاشریک کے دربار میں سجدہ ریز ہو گئے۔ بقول حفیظ جالندھری

خود نہ تھے جو راہ پر اوروں کے ہادی بن گئے
کیا نظر تھی جس نے مُردوں کو مسیحا کر دیا

درحقیقت (Infact) اولیاء کرام اس مصورِ حقیقی (The Creator) کا وہ شاہکار ہیں' جن کی زیارت کرنے سے مصور کا عشق پیدا ہو جاتا ہے۔ جن کی

Marfat.com

صحبت اختیار کرنے سے طبیعت اچھائی و بھلائی کی طرف مائل ہو جاتی ہے۔ یہ وہ ذاکر الٰہی ہیں...... جن کا ذکر خود خداوند قدوس فاذ کرونی اذکرکم کے تحت فرماتا ہے۔ کبھی اصحابِ کہف کی صورت میں ان (اولیاء کرام) کا ذکر (مع ان کے کتے کے) فرماتا ہے تو کبھی حضرت آصف بن برخیا رحمۃ اللہ علیہ (جنہوں نے بحکم حضرت سلیمان علیہ السلام تخت بلقیس ایک ساعت میں پہنچا دیا تھا) کی صورت میں اولیاء کرام (Saints) کا ذکر کیا جا رہا ہے تو کبھی حضرت خضر (سورہ الکھف بحث علم لدنی) کی صورت میں، کبھی فرمایا جا رہا ہے کہ مجھ سے ان لوگوں کا راستہ طلب کرو جن پر میں نے انعام و اکرام کیا ہے (سورۃ الفاتحہ) کبھی ارشاد ہوتا ہے کہ ان میرے بندوں میں شامل ہو جاؤ یہی جنت ہے "فادخلی فی عبٰدی ٥ وادخلی جنتی ٥" (الفجر) تو کبھی ان صادقین بندوں سے منسلک ہو جانے کا حکم صادر فرمایا جا رہا ہے۔ ''وکونوا مع الصادقین (التوبہ) تو کبھی اہل ایمان سے خطاب ہوتا ہے کہ اگر تم مجھ تک رسائی حاصل کرنا چاہتے ہو تو میرے اولیاء کرام کا وسیلہ اختیار کرو۔ (سورۃ مائدہ:۳۵)' کسی جگہ فرمایا جا رہا ہے کہ تم جو کچھ پوچھنا چاہو تو میرے انہی اہل ذکر (اولیاء کرام) بندوں سے پوچھو (سورۃ النحل)' کیسے محبت بھرے انداز میں فرمایا' بے شک میرے اولیاء کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ حزن

"الا ان اولیآء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون" (سورۃ یونس)

اور حدیث قدسی ہے: ''سیکون فی امتی رجال محدثون''
یعنی میری امت کے حقیقی استاد اولیاء کرام ہیں۔

بقول رومی رحمۃ اللہ علیہ:

اولیاء اللہ اولیاء   ہیچ فرق نہ بود رواء

Marfat.com

اور بقول اقبال رحمۃ اللہ علیہ

چھپایا حسن کو اپنے کلیم اللہ سے جس نے
وہی ناز آفریں ہے جلوہ پیراء نازنینوں میں
نہ پوچھ اِن خرقہ پوشوں کی اِرادت ہو تو دیکھ اِن کو
یدِ بَیضا لیے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

ان اولوالعزم ہستیوں میں سلطان الاولیاء میراں محی الدین غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ عالیہ کے بزرگانِ دین' حضرت داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ' خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے خلفاء کے نام شامل ہیں۔ ان اولیاء کرام میں خاندان چشت اہل بہشت کا کردار ایک ستون کی حیثیت رکھتا ہے۔ خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ وہ برگزیدہ ولی کامل ہیں جنہوں نے نوے (۹۰) لاکھ ہندوؤں کو دائرہ اسلام میں داخل کیا ہے۔

اگرچہ دوسرے سلاسل کے اولیاء کرام نے بھی بے شمار خدمات اسلام سرانجام دیں جو کہ قابل ستائش ہیں۔ مگر یہاں شیخ الاسلام بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ کی دینی اور روحانی خدمات کا تذکرہ کرنا مقصود ہے۔
اس تصنیف کا مقصد سلسلہ عالیہ چشتیہ صابریہ کے بانی مبانی حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے بھانجے و خلیفہ حضرت مخدوم علاؤالدین علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ (دربار عالیہ کلیر شریف یوپی' سی' پی۔ بھارت) کی سوانح حیات اور ان کی تجلیات کا ذکر خیر کرنا ہے۔ حضور صابر سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت پر بہت کم کتب لکھی گئی ہیں...... جن میں بیشتر ناپید ہو چکی ہیں اور جو کتب دستیاب ہیں وہ اتنی مشکل اور پیچیدہ نثر میں ہیں کہ عام آدمی اسے بمشکل

Marfat.com

ہی سمجھ سکے۔ یہ حقیقت ہے کہ حضور صابر سرکار رحمۃ اللہ علیہ جیسی اولوالعزم ہستی کے بارے میں کچھ تحریر کرنا میرے جیسے کم علم اور ناتجربہ کار کے بس کی بات نہیں...... مگر یہ بھی میرے مخدوم صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت ہے کہ انہوں نے مجھ جیسے مذکورہ خامیوں کے مالک کو یہ اعزاز بخشا ہے۔ جس بارگاہ میں ملائکہ وحور وغلمان دست بستہ قصیدے پڑھ رہے ہوں...... اور زمانے بھر کے اولیاء و صالحین نغمہ سرائی کر رہے ہوں وہاں مجھ جیسے خاکسار کا مدح سرائی کرنا' میرے صابر رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت نہیں تو اور کیا ہے؟

میں اس کرم کے کہاں تھا قابل
یہ سب حضور کی بندہ پروری ہے

حضور صابر سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت آفتاب درخشاں کی مانند کسی تعارف کی محتاج نہیں' مجھ جیسے ناچیز کا آپ کی ذات مقدس پر کچھ لکھنا سورج کو دیا دکھانے کے مترادف ہے مگر ایک بوڑھیا سوت کی اٹی اٹھا کر بازار مصر میں حضرت یوسف علیہ السلام کے خریداروں میں شامل ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ حضرت یوسف علیہ السلام کو خرید لے گی' حقیقتہً وہ حضرت یوسف علیہ السلام کے خریداروں میں شمولیت اختیار کرنا چاہتی تھی۔

میری اس کاوش کی اول وجہ تو اس بوڑھیا والی تمنا ہے اور اسی اوّل وجہ کا جزوِ اول شیخ کامل کا حکم ہے۔ میرے پیرو مرشد حضرت پیر آفتاب احمد شاہ صاحب صابری کلسوی رحمۃ اللہ علیہ (دربار عالیہ کاشانہ کلس شریف' عزیز بھٹی ٹاؤن سرگودھا' پاکستان) جو کہ سلسلہ صابریہ کلسویہ کے بانی مبانی حضرت پیر سیدن شاہ صاحب صابری کلسوی رحمۃ اللہ علیہ (دربار عالیہ کلس شریف نزد ملکوال' پاکستان) کے لخت جگر اور اس سلسلہ کو شہرۂ آفاق پر پہنچانے والے حضرت پیر گلزار حسین شاہ صاحب صابری

Marfat.com

کلسوی رحمۃ اللہ علیہ کے بھائی اور محرم راز ہیں' نے ۲۰۰۱ء رمضان شریف کے پہلے جمعۃ المبارک کو حاضرین محفل کے روبرو فرمایا کہ سلسلہ چشتیہ صابریہ کے بانی حضرت مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح حیات تحریر کرو' جن کے دربار ذی وقار میں حاضری کے لئے میرے مرشد کامل حضرت پیر سیدن شاہ صاحب صابری رحمۃ اللہ علیہ نے برہنہ پا کلس شریف (ضلع سرگودھا' پاکستان) سے دیارِ کلیر (انڈیا) تک پیدل سفر کیا...... ادب و عشق مرشد کی انمٹ مثال قائم کر دی...... اور دورانِ سفر پاؤں میں چھبے کنکر' کانٹے' امانتِ راہِ یار بنا کر قبر شریف میں ساتھ لے گئے۔

مردِ کامل پیر سیدن شاہِ ما

بر سپہرِ فقر روشن ماہِ ما

بعد ازاں فرمایا: حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت مبارکہ تحریر کرنے سے قبل یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لو کہ یہ کتاب انتہائی سلیس اردو کا گلدستہ ہونی چاہئے جس سے عام فہم آدمی بھی بآسانی استفادہ کر سکے' بعدہ' دست شفقت سر پر پھیرا اور خصوصی دعاؤں سے مستفیض فرمایا۔

مقصدِ تالیف عرض کرنے کے بعد خدا کا شکر ادا کرتا ہوں کہ جس نے اپنے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل مدد فرمائی' اس بارِ گراں کو اٹھانے میں کامیابی بخشی...... اور آج تحفۂ درویش آپ کے ہاتھ میں ہے۔

گر قبول اُفتد زہے عزو شرف

از قلم

سگِ صابر

ڈاکٹر عمران صابر صابری

Marfat.com

(تصوّف وضرورتِ وسیلہ)

تصوف درحقیقت اپنے نفس کو (باوسیلہ مرشدِ کامل) تمام آلائشوں' کدورتوں' آلودگیوں سے مصفاء کر کے وحدہٗ لاشریک کا قرب حاصل کر لینے کا نام ہے۔ ظاہر پرستی کو فراموش کر کے تمام توجہ باطینت کی طرف مرکوز کرنا اور اس کے راستہ میں حائل تمام رکاوٹوں کا سر (شمشیر لا الٰہ سے) قلم کر کے قلب و من تک رسائی حاصل کرنا پھر اسے (قلب کو) محبوب حقیقی کے جلوہ افروز ہونے کے قابل بنانا' کیونکہ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے (قلبه المؤمن عرش الله تعالیٰ یعنی مومن کا دل عرش الٰہی ہے) یہاں تک کہ وہ حقیقتِ منتظَر جلوہ افروز ہوکر دیدار سے ہمکنار فرمائے اور طالب اس (معبود) میں فنا ہوکر اسی میں سما جائے بلکہ اسی کی صورت میں بقا ہو جائے جیسا کہ حدیث قدسی میں ہے کہ ''جب میرا بندہ ذکر کرتا کرتا انتہا کو پہنچتا ہے تو میں اس کی زبان بن جاتا ہوں جس سے وہ گفتگو کرتا ہے' میں اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے' میں اس کے کان بن جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے یہاں تک کہ میں اس کے ہاتھ پیر بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا اور چلتا پھرتا ہے''۔ حدیث مبارکہ ملاحظہ ہو۔

فکنت سمعه الذی یسمع به و بصربه ویده التی یبطش بها وان سالنی لاعطینه (مشکوٰۃ' ص ۱۹۷ بخاری' ص ۹۶۳' ج ۲)

Marfat.com

ترجمہ! ''تو پھر میں اس کے کان بن جاتا ہوں وہ ان کانوں سے سنتا ہے' میں اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں' وہ ان آنکھوں سے دیکھتا ہے۔ میں اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں' وہ ان سے پکڑتا ہے اور میں اس کے پاؤں بن جاتا ہوں' وہ ان سے چلتا ہے اور جب کوئی مقرب خدا' اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کا سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو وہ چیز عطا فرما دیتا ہے''۔

جیسا کہ حضرت منصور رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق حضرت خواجہ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

من نمی گویم انا الحق
یار می گوید بگو

اس کی مثال اس طرح ہے کہ جیسے لوہے کو آگ میں رکھ دیا جائے تو ایک وقت کے بعد وہ بھی آگ کی مانند سرخ ہو کر اپنی صفات بدل لے گا اور سرخ چنگاری کی طرح ہاتھ جلانے لگے گا۔ جس طرح پانی کی ایک بوند بحر بیکراں میں شامل ہو کر اسی کا حصہ بن جاتی ہے۔ اس کی محدودیت ختم ہو کر لامحدودیت میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ بحر بیکراں میں شامل ہونے کے بعد وہ قطرہ نہ رہا بلکہ بحر بیکراں بن گیا۔ بقول عارف کھڑی میاں محمد بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ:

قطرہ وچ پیا دریاوے وت اُوہ کون کہاوے
جس تے اپنا آپ گواوے آپ اُوہ بن جاوے

تصوف کی حقیقت احسان ہے جو اس حدیث مبارکہ پر مشتمل ہے جس کو حدیث جبریل علیہ السلام کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ جب صحابہ کبار رضی اللہ عنہم کی تربیت کے لئے جبریل امین علیہ السلام بشری صورت میں حضور نبی

Marfat.com

کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ کے دریافت کرنے پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احسان کی تشریح اس طرح بیان فرمائی۔

ان تعبد اللہ کانك تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراك

ترجمہ: یعنی تو خدا تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرے کہ تو اسے دیکھتا ہے اگر تو اسے نہیں دیکھ سکتا تو تحقیق وہ تجھ کو دیکھتا ہے۔

مختصر صدق توجہ الی اللہ کا نام احسان ہے...... قلب کو ماسوائے اللہ سے طاہر رکھنا' جملہ کدورتوں' غلاظتوں اور نفس امارہ کا تزکیہ کرنا' خیالات محبوب حقیقی کے علاوہ ہر قسم کے تخیلات سے باز رہنا' احسان ہے۔ حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح مثنوی میں ایک حدیث نقل فرمائی ہے کہ

الشریعت اقوالی والطریقت افعالی والحقیقت احوالی والمعرفۃ سری

ترجمہ: شریعت میرے اقوال کا نام ہے' طریقت میرے اعمال کا' حقیقت میری باطنی کیفیت کا اور معرفت میرا راز ہے۔

اور حضرت داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے کشف المحجوب کے تیسرے باب میں یہ حدیث نقل فرمائی ہے۔

من مسمع صوت اھل تصوف فلایومن کتب عنداللہ من الغافلین (کشف المحجوب' ص ۵۰' فصل دوئم)

ترجمہ: جس نے اہل تصوف کی دعوت سنی اور اسے نہ مانا اللہ کے نزدیک وہ غافلین میں لکھا جاتا ہے۔

اب مقام تصوف واحسان کی وضاحت میں صوفیاء کرام کے اقوال ملاحظہ ہوں' حضرت ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ تصوف کے متعلق فرماتے ہیں:

Marfat.com

التصوف ترك كل حظ للنفس (کشف المحجوب ص ۵۹ فصل دوئم)

ترجمہ: نفس کی تمام لذتوں کو چھوڑ دینا تصوف ہے۔

آگے فرماتے ہیں:

الصوفية هم الذين صفت ارواحهم فصاروا فی الصف الاوّل بين يدی الحق (کشف المحجوب ص ۵۹ فصل دوئم)

ترجمہ: صوفی وہ لوگ ہیں کہ جن کی ارواح بشریت کی کدورت سے آزاد اور نفسانی خواہشوں سے پاک وصاف ہوگئی ہیں۔

حضرت حضری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

التصوف صفاء البشر من كدورة المنى لفت

ترجمہ: تصوف مخالفت کی کدورتوں سے دل اور باطن کو پاک رکھنا ہے۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ تصوف کے متعلق فرماتے ہیں کہ خدا کے علاوہ ہر ایک شے کو چھوڑ کر خود کو فنا کر لینے کا نام تصوف ہے اور مولا پاک کی قربت اس وقت تک ممکن نہیں جب تک خود کو فنا (تزکیہ نفس) نہ کیا جائے۔

حضرت جعفر جلدی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: تصوف کیا ہے؟ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تصوف اس حالت کو کہتے ہیں جس میں مکمل طور پر ربوبیت کا اظہار ہونے لگتا ہے اور عبودیت فنا ہو جاتی ہے۔

جب حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے تصوف کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: اول دنیا کو طلاق دے...... نفس پر ظلم و جبر کر، یہاں تک کہ دوئی کا نام ونشان بھی باقی نہ رہے، شوق دیدار الٰہی میں اپنے آپ کو مشقتوں میں

Marfat.com

ڈال اور تمام راحتوں ولذتوں کو ترک کر کے محبوب سے واصل ہو جا' یہی تصوف ہے اور آگے فرماتے ہیں کہ تیس سال تک تو اللہ تعالیٰ میرا آئینہ بنا رہا لیکن اب میں خود آئینہ بن گیا ہوں۔ اس لئے کہ میں نے اس کی یاد میں خود کو بھی اس طرح فراموش کر دیا ہے کہ اب اللہ تعالیٰ میری زبان بن چکا ہے یعنی میری زبان سے نکلنے والے کلمات گویا زبان خداوندی سے ادا ہوئے ہیں اور میرا وجود درمیان سے ختم ہو چکا ہے۔ آپ سے عرش کی حقیقت کے متعلق کسی نے سوال کیا تو فرمایا: عرش تو میں خود ہوں...... پھر کرسی کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: کرسی بھی میں خود ہوں...... پھر قلم کے متعلق بھی یہی فرمایا۔ اس کے بعد سائل نے کہا: اللہ تعالیٰ کے تو اور بھی بہت سے مقرب بندے ہیں مثلاً حضرت ابراہیم علیہ السلام' حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم' اس پر بھی آپ نے یہی فرمایا کہ وہ بھی میں ہی ہوں۔ پھر سائل نے ملائکہ کے متعلق پوچھا تو جب بھی یہی فرمایا۔ اب کی بار سائل خاموش ہو گیا...... بعدازاں آپ نے وضاحت فرمائی کہ حق میں فنائیت کے بعد تمام چیزوں کو اپنی ہستی میں ضم پاتا ہوں۔ اس لئے کہ حق میں سب چیزیں موجود ہیں۔

(بحوالہ تذکرۃ الاولیاء)

خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ اپنے باطنی فرزند و خلیفہ حضرت قطب الدین بختیار کاکی کو ایک خط میں فرماتے ہیں کہ ''پس اگر تصوف کی ماہیت سے واقفیت حاصل کرنا چاہتے ہو تو اپنے اوپر آسائش بند کرو...... پھر زانوائے محبت کے بل بیٹھ جاؤ' اگر تم نے یہ کام کر لیا تو سمجھو کہ تصوف کے عالم و کامل ہو گئے۔ آگے فرماتے ہیں کہ ایک روز سلطان العارفین خواجہ بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا' میں نے عالم مثال میں اللہ کا دیدار کیا جس نے مجھ سے

Marfat.com

پوچھا' بایزید! کیا چاہتے ہو؟ میں نے کہا جو تو چاہتا ہے...... خطاب ہوا' اچھا جس طرح تو میرا ہے اسی طرح میں تیرا ہوں۔ ایک دوسرے خط میں سلطان الہند رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے شیخ خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ سوائے اہل معرفت کے اور کسی کو عشق کے اسرار ورموز سے واقف نہیں کرنا چاہئے۔ اس ضمن میں آپ نے ایک واقعہ رقم فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ' حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ' حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ' حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت انس عبداللہ رضی اللہ عنہ' حضرت بلال رضی اللہ عنہ و دیگر اصحاب صفہ میں سے موجود تھے...... حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تصوف وحقیقت کے رموز و اسرار اور حقائق معرفت بیان فرما رہے تھے۔ لیکن حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس مجلس شریف میں حاضر نہ تھے۔ جب کچھ دیر گزرنے کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاموشی فرمالی۔ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کو تعجب ہوا اور ان کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ شاید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو یہ رموز بتانا نہیں چاہتے۔ بعدہٗ صحابہ کبار رضی اللہ عنہم کے دریافت کرنے پر فرمایا: میں نے عمر (رضی اللہ عنہ) سے باطنی اَسرار کو چھپایا نہیں ہے بلکہ بات یہ ہے کہ اگر شیر خوار بچے کو مرغن حلوا اور گوشت وغیرہ ثقیل غذا کھلائی جائے تو اسے مضر پڑے گی لیکن بالغ ہونے پر کھانے پینے کی کوئی چیز اسے نقصان نہیں پہنچائے گی۔ یہی وجہ ہے کہ ابھی دنیائے تصوف میں عمر (رضی اللہ عنہ) شیر خوار بچے کی مانند ہے۔

ہر دل نہ بود قابل اَسرارِ محبت را
زر نیست باہر کان' دُر نیست باہر دریا

Marfat.com

لیکن اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا بندہ بغیر وسیلہ و رہنما' تصوف کی عملی دنیا سے گزر کر اپنے محبوب حقیقی تک پہنچ سکتا ہے؟ آئیں! اس معمہ کے حل کے لئے ان برگزیدہ ہستیوں کی حیات طیبہ کا مشاہدہ کرتے ہیں جو کہ سراپاء تصوف تھے۔ اس ضمن میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدس اور ان کا سنہری دور (غلامان) ہر لحاظ سے اول الذکر ہے۔ کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لقد کان لکم فی رسول اللّٰہ اسوۃ حسنۃ (الاحزاب:۲۱)

ترجمہ: البتہ تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں بہترین نمونۂ عمل موجود ہے۔

مذکورہ آیہ کریمہ سے معلوم ہوا کہ آپ کی ذات مقدس ہر لحاظ سے بہترین نمونۂ عمل (Ideal) ہے۔ جہاں آپ نے احکام شریعت علوم ظاہری کی تعلیم سے آراستہ فرمایا۔ وہاں آپ نے احکام احسان (احکام تصوف) کے عملی درس و تدریس سے بھی مستفیض فرمایا۔ (جس کا ذکر گزشتہ عبارات میں بھی آیا ہے)

مختلف علماء کرام کے حوالہ سے یہ بات ثابت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں صوفیاء کرام (اہل تصوف) کی ایک باقاعدہ جماعت تھی جو کہ ایک چبوترے (صفہ) پر بیٹھ کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار و درس سے فیضیاب ہوتی تھی۔ اسی چبوترے کی وجہ سے انہیں اصحابِ صُفّہ کہہ کر پکارا جاتا تھا۔ تفسیر خازن میں ہے:

عندہ جماعۃ من الفقراء منھم سلمان رضی اللہ عنہ علیہ شملہ صوف (تفسیر خازن ۱:۱۷۰)

یعنی ان (حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس درویشوں (اہل تصوف) کی ایک جماعت تھی جس میں سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بھی تھے جن

Marfat.com

کے اوپر صوف کا شملہ تھا۔

یہ اصحاب صفہ کا گروہ شب و روز مجاہدہ و ریاضت' تزکیہ نفس اور دیدار سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم میں مشغول رہتا تھا جن کی تعداد ۷۰ سے ۷۰۰ تک بتائی جاتی ہے۔ اسی جماعت فقراء کے متعلق ارشاد ربانی ہے۔

ولا تطرد الذین یدعون ربھم بالغدوۃ والعشی یریدون وجھہٗ (انعام ۶:۵۲)

ترجمہ: اور ان لوگوں کو اپنے پاس سے دور نہ کیجئے جو صبح و شام اللہ کو پکارتے ہیں (اور) اسی کی رضا کے طالب ہیں۔

اسی وجہ سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اہل تصوف (فقراء) سے انتہائی محبت تھی جیسا کہ حدیث شریف میں ہے: "الفقر فخری والفقر منی" یعنی فقر پر مجھے فخر ہے کیونکہ فقر مجھ سے ہے۔

غور طلب بات ہے کہ جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بے شمار اولوالعزم مقامات بلند حاصل تھے...... جس میں قاب قوسین جیسا مقام...... مقام محمودا کا وعدہ...... حبیب اللہ و رسول اللہ جیسی عظمت...... اعلیٰ اخلاق......مجموعہ اوصاف...... صاحب ام الکتاب...... وجہ تخلیق کائنات...... امام انبیاء والمرسلین...... شفیع المذنبین...... خاتم النبیین...... رحمۃ للعالمین...... خدا کی محبوبیت اور بے شمار دوسرے مقامات آپ کے پاک پیکر پر ناز کرتے رہے مگر آپ نے کسی رفعت وفضیلت پر فخر نہ کیا' فخر کیا تو فقط فقر پر بلکہ فرمایا یہ فقر مجھ سے ہے۔ اسی لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام زندگی فقیرانہ حالت میں بسر فرمائی...... تاکہ آئندہ یہ سلسلہ جاری وساری رہے۔

اصحابِ صُفّہ کے متعلق علامہ شبلی نعمانی اور امام صاوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر

Marfat.com

کرتے ہیں کہ "ان لوگوں نے اپنی زیست فقط عبادت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت پذیری پر نذر کر دی تھی"۔ (سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

اصحاب صفہ متصوفین کی وہ باقاعدہ جماعت تھی جنہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال پرملال کے بعد قریہ بہ قریہ جا کر حقیقت اسلام و تصوف کا عملی درس دیا اور ان کے وسیلہ جلیلہ سے بے شمار بندگان خدا نفس پرستی کو ترک کر کے راہ سلوک پر گامزن ہو کر تصوف کے اعلیٰ مقام پر فائز ہوئے۔ اسی طرح پھر ان سے ہزاروں لوگ مستفیض ہوئے جو کہ مختلف ادوار میں فیضان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم تقسیم فرماتے رہے۔

علم حق درسینہ می آید بطرف سینہ ھا

یہ علم وعمل (فقر وتصوف) سینہ بہ سینہ منتقل ہو کر کفر کی شب دیجور میں عشق الٰہی کی روشنی پھیلاتا رہا ہے جیسا کہ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے دین اسلام سے یورپ کی حاسدانہ روش کے باعث فرمایا:

لفظِ اسلام سے یورپ کو اگر کد ہے تو خیر
دوسرا نام اِسی دین کا ہے فقرِ غیور

اصحابِ صفہ سے لے کر آج تک یہ امر اٹل حقیقت ہے کہ سوائے وسیلہ مرشد کامل اس ہولناک و پرپیچ راستہ سے گزر کر معبود حقیقی تک پہنچنا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔ اس حقیقت کی وضاحت کتاب مقنون نے اس طرح فرمائی ہے۔

یایھا الذین امنوا اتقوا اللّٰہ وبتغوا الیہ الوسیلۃ وجاھدوا فی سبیلہ لعلکم تفلحون (المائدہ:۳۵)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ تلاش کرو

Marfat.com

اور اس کی راہ میں جہاد (بالنفس) کرو تاکہ تمہیں فلاح حاصل ہو جائے۔

اس حکم خداوندی نے حقیقت کو منکشف کر کے وضاحت فرما دی ہے کہ اے ایمان والو! تم میرے (خدا تعالیٰ) تک رسائی حاصل کرنے کے لئے وسیلہ مرشد کامل کی تلاش کرو۔ بقول مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ:

پیر راہ بگزیں کہ بے پیر ایں سفر
ہست بس پر آفت و خوف و خطر

اسی آیت مقدسہ کے بیان میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لفظ وسیلہ کی تعریف میں یوں رقمطراز ہیں۔

فرائض ولایت کبریٰ شش است' چهار شرط بترتیب نص اول ایمان بتصدیق دل و اقرار زبان دوم تقویٰ باکتاب ماموراتِ واجتناب محظورات سوم طلب شیخ طریقه که وسیله عبارتِ ازاں است.راه وصول بدوست ازو عیاں است چهارم جهاد بارشاد در افناء انانه۔ (انفاس العارفین)

ترجمہ: ولایت کبریٰ کی چھ شرطیں ہیں' ان میں سے چار قرآن مجید میں بیان کردہ ترتیب کے مطابق ہیں۔ پہلی شرط ایمان ہے یعنی اقرار باللسان اور تصدیق بالقلب' دوسری شرط تقویٰ ہے یعنی اللہ کے احکامات بجالانا' تیسری شرط شیخ طریقت کی تلاش ہے اور وسیلہ سے یہی مراد ہے وصال (منزل مقصود) کا راستہ اسی سے ملتا ہے اور وہی اسے آشکار کرتا ہے' چوتھی شرط جہاد ہے یعنی اپنے نفس اور

Marfat.com

انانیت کو فنا کرنا۔

فاضل بریلوی حضرت امام احمد رضا بریلوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ''بیعت و خلافت'' میں اسی آیہ کریمہ کی تشریح میں فرماتے ہیں کہ اس حکم خداوندی میں احسان و تصوف کی طرف دعوت ہے اس کے لئے تقویٰ شرط ہے۔ فرمایا: (اتقوا اللہ) تقویٰ پر قائم ہو کر راہ احسان وتصوف میں قدم رکھ......اور یہ بے وسیلہ مرشد کامل ناممکن ہے لہٰذا راہ سلوک میں قدم رکھنے سے قبل شیخ کامل کا دامن تھام۔

دیوبندیوں اور وہابیوں کے پیشوا مولوی اسمٰعیل دہلوی اپنی تصنیف ''صراط مستقیم'' میں اس آیہ کریمہ کا مفہوم یوں بیان کرتے ہیں ''اس آیہ کریمہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے نجات کے واسطے چار چیزوں ایمان' تقویٰ' وسیلہ طلب کرنا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا مقرر فرمائی ہیں۔ اہل سلوک اس آیہ کو سلوک کی طرف اشارہ سمجھتے ہیں اور وسیلہ مرشد کو جانتے ہیں۔ پس حقیقی نجات کے لئے مجاہدہ (تصوف) سے پہلے مرشد کا ڈھونڈنا ضروری ہے۔ اسی واسطے رہبر کے سوا راستہ پالینا نہایت نادر و کمیاب ہے''۔ (صراط مستقیم اردو' ص ۵۸)

دیوبندیوں اور وہابیوں کے پیشوا مولوی اسمٰعیل کی اس وضاحت سے معلوم ہوا کہ وسیلہ سے مراد مرشد کامل ہے اور تصوف و مجاہدہ کے عملی میدان میں قدم رکھنے سے قبل پیر کامل کی تلاش نہایت ضروری ہے۔

بقول مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ:

ہیچ نہ کشد نفس را جز ظل پیر
دامن آں نفس کش محکم بگیر

''پیر کے سوا کوئی نفس کو قتل نہیں کر سکتا اور اس نفس کے مارنے

Marfat.com

والے کے دامن کو مضبوط پکڑ لے"۔

اس آیہ مقدسہ میں وسیلہ کے بعد جہاد بالنفس کا حکم ہے جو کہ تصوف کی بنیادی اکائی ہے۔ تصوف چونکہ تزکیہ نفس و تصفیہ باطن کا عملی میدان ہے جس میں مجاہدہ' ریاضت' فقر و تونگری اپنے آپ پر ظلم و جبر اور ہزار ہا دوسرے رموز و اسرار مخفی ہیں۔ جن سے آشنائی و کامیابی وسیلہ مرشد کامل کے سوائے ممکن نہیں۔ مرشد کامل کا وسیلہ ہی تصوف کے مختلف مراحل سے گزار کر فنا فی اللہ (مقام لاہوت) کے مقام پر پہنچا سکتا ہے۔

حضور شیخ عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی رحمۃ اللہ علیہ "باب آداب المرید مع شیخ"، میں تحریر فرماتے ہیں:

والتحقق بان اللہ عزوجل اجری العادہ بان یکون فی الارض شیخ و مرید صاحب ومصحوب تابع و متبوع من لدن آدم الی ان تقوم الساعہ (غنیۃ الطالبین' ص ۸۴)

ترجمہ: مرید کو اس بات کا یقین ہونا چاہئے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک اللہ تعالیٰ کی عادت کریمہ جاری ہے کہ زمین میں شیخ بھی ہو مرید بھی' صاحب اقتدار بھی اور ماتحت بھی' تابع بھی اور متبوع بھی۔

اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے یہ الفاظ ضرورت شیخ کے لئے حتمی حیثیت کے حامل ہیں۔

ان لتوالد ولتناسل الصوری لا یحصل بغیر الوالد والوالدہ کذالک التوالد المعنوی حصولہ بغیر المرشد متعذر (الانتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ)

ترجمہ: جس طرح جسمانی توالد و تناسل والدین کے بغیر ممکن نہیں

Marfat.com

اسی طرح باطنی تو الد (ترقی) بھی بغیر مرشد کامل کے مشکل ہے۔

اور ایک دوسری جگہ یوں فرماتے ہیں:

اعتقدان شیخك هذا هو موصلك الى مولان ولا تعلق قلبك بسواء (الانتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ ۵۸)

ترجمہ: یہ اعتقاد رکھنا ضروری ہے کہ شیخ کامل مرید کو اللہ تعالیٰ سے ملا دیتا ہے اور (اس وصال تک شرط یہ ہے کہ مرید) اپنے دل کا ربط و تعلق اپنے شیخ کے سوا کسی اور سے نہ رکھے۔

حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

نیست ممکن در رہِ عشق اے پسر
راہ بردن بے دلیل رہبر

''اے عزیز! راہِ عشق (تصوف) میں بغیر دلیل اور رہبر کے چلنا ناممکن ہے''۔

اور مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ اس کی مزید وضاحت میں فرماتے ہیں:

ہیچ چیزے خود بخود چیزے نہ شد
ہیچ آہن خود بخود تیغے نہ شد
مولوی ہرگز نہ شد مولائے روم
تا غلام شمس تبریزے نہ شد

''کوئی چیز از خود نہیں بنتی' کوئی لوہا خود بخود تلوار نہیں بنتا' مولوی ہرگز مولائے روم نہ بنا' جب تک شمس تبریز رحمۃ اللہ علیہ کا غلام نہ بنا''۔

اور مولوی اشرف علی تھانوی صاحب اپنی تصنیف ''نیل الشفاء بنعل مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم'' میں تحریر فرماتے ہیں: ''فی زمانہ کثرت معاصی کی وجہ سے ہم

Marfat.com

پر بَلیّات کا ہجوم ہے اور دل' زبان کی کیفیت خراب ہونے کی وجہ سے توبہ استغفار قبول نہیں ہوتی البتہ اگر کوئی وسیلہ قوی ہو تو اس کی برکت سے حضور قلب بھی میسر ہو سکتا ہے''۔

اگر کوئی آئے شعیب میسر
شعبانی سے کلیمی دو قدم ہے

حضرت مفتی احمد یار نعیمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ''اَسرار الاحکام'' میں فرماتے ہیں کہ طریقت اَسرار و تصوف کے پیچیدہ اور تنگ گلی کوچے ہیں جو واقف کے سوا دوسرا نہ طے کر سکے۔ شریعت میں آسانی ہے مگر کامیابی دیر میں اور طریقت مشکل ہے مگر بہت جلد باوسیلہ مقصود تک پہنچاتی ہے۔

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''اِحْیَاءُ الْعُلُوْم'' میں فرماتے ہیں کہ کشف اس وقت تک قابل اعتبار نہیں جب تک صاحب کشف کو استقامت نفس کی نعمت نصیب نہ ہو۔ استقامت نفس وہ عظیم الشان نعمت ہے جو مجاہدۂ نفس اور پیرِ کامل کی خصوصی توجہ و امداد کے بغیر حاصل نہیں ہوتی کیونکہ اللہ تک رسائی کا راستہ پرخوف و خطر ہے۔

اسی طرح امام احمد رضا خان بریلوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ''بیعت و خلافت'' میں تحریر فرماتے ہیں: ''معرفت و تصوف کا راستہ سخت باریک اور بے شمعِ مُرشد نہایت تاریک ہے' بڑے بڑوں کو شیطان لعین نے اس راہ میں ایسا مارا کہ تحت الثریٰ تک پہنچا دیا۔ تیری کیا مجال کہ بے رہبر اس میں چلے اور سلامت نکل جانے کا تخیل کرے''۔

ائمہ کرام فرماتے ہیں کہ آدمی اگرچہ کتنا ہی بڑا عالم فاضل' زاہد کامل ہو اس پر واجب ہے کہ ولی کامل کو اپنا مرشد بنائے۔ جیسا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

نے فرمایا (الشیخ فی قومہ کالنبی فی الامۃ) یعنی شیخ کامل اپنی قوم کے لئے نبی کی مثل ہے۔ اسی طرح ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے (ان اولیآئی تحت قبآئی لا یعرفھم غیری) یعنی میرے اولیاء میری قبا کے نیچے ہیں ان کے مرتبے کو میرے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اور خواجہ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ اولیاء اپنی تصنیف ''راحت القلوب'' میں فرماتے ہیں کہ جو شخص بے پیر ہے وہ دائرہ اسلام سے باہر ہے یہاں تک کہ بندگی اس کی قبول نہیں ہوتی۔ اس کی نماز اور روزہ ایسا ہے جیسے چراغ بے روغن' جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

من لا شیخ لہ' لادین لہ' ومن لا دین لہ' لا عرفان لہ' ومن لا عرفان لہٗ لا حزب لہ' ومن لا حزب لہ' لاانس لہ' ومن لا انس لہ' لا مولی لہ.

ترجمہ: یعنی بے مرشد بے دین ہوتا ہے اور بے دین معرفت الٰہی سے بے بہرہ ہوتا ہے اور جو معرفت الٰہی سے دور ہو' اس کا صحیح جماعت سے تعلق نہیں ہوتا اور جس کا صحیح جماعت سے تعلق نہ ہو اس کا کوئی مونس و غمخوار نہیں ہوتا۔

چوں تو ذاتِ پیر را کردی قبول
ہم خدا در ذاتش آمد ہم رسول
پیرِ کامل ' صورتِ ظلِ خدا
یعنی دیدِ پیر ' دیدِ کبریا

''یعنی جب تو نے پیر کی ذات کو قبول کرلیا تو خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم دونوں اس ذات میں ہیں۔ مرشد کامل اللہ کا سایہ ہے یعنی

Marfat.com

اس کا دیدار اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے"۔

اور حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:

دوام ربط قلب با شیخ خود باستمداد اعتقاد آنکہ ایں ہماں مظہر حق است کہ او تعالیٰ برائے افاضہ فیض خود برمن مقرر فرمودہ واز ہمیں راہ وصول بآں جناب قدس متعین شدہ متعدد ایان دین فرمودہ اند من ارادان یجلس مع اللہ فلیجلس مع اہل التصوف چنانکہ آنجا صحبت نبی ضرور است ایں جا نیز از اں شیخ بودین ضرور بودلا ریب و بلاشبہ پیش اگر در نظر شیخ کامل بودہ کار بفرمان او کنند و جملہ اختیار وارادہ ممحود بدست اختیار مرشد دید امید قوی ہست کہ زور بمنزل مقصود برسد انشاء اللہ۔

یعنی! "بزرگان دین نے فرمایا ہے جو اللہ کے ساتھ بیٹھنا چاہے اسے چاہیے کہ وہ اہل تصوف کی مجلس وصحبت اختیار کرے۔ جس طرح وہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت ضروری ہے یہاں بھی اس کے لئے شیخ کا ہونا ضروری ہے۔ اگر شیخ کامل کی نظر میں ہو اور ہر عمل اس کے فرمان کے مطابق کرے اور اپنے تمام اختیار و ارادوں کو اپنے شیخ کے ہاتھ و اختیار میں دیکھے تو قوی امید ہے کہ بہت جلد منزل مقصود تک پہنچ جائے"۔ (انشاء اللہ)

اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ "مجموعات المکاتیب والرسائل" میں فرماتے ہیں: "جان لیں کہ شیخ سے مدد مانگنا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مدد مانگنا ہے کیونکہ یہ ان کے نائب اور جانشین ہیں اور اس عقیدے کو پورے یقین کے ساتھ اپنے پلے باندھ لیں"۔

Marfat.com

اور بعض علماء کرام جن میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ شامل ہیں، نے فرمایا: ''جس کا پیر نہیں وہ بھی بے پیر نہیں کیونکہ اس کا پیر ابلیس ہے''۔

(الانتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ ۳۴)

مولوی رشید احمد گنگوہی ضرورت شیخ کے بیان میں یوں رقمطراز ہیں:

''سالک کے لئے شیخ کامل کی صحبت ضروری ہے۔ حق تعالیٰ فرماتے ہیں: اے ایمان والو! تقویٰ اختیار کرو اور اللہ کی جانب وسیلہ تلاش کرو''۔

اس تمام تشریح سے واضح ہوا کہ تصوف و طریقت کا راستہ انتہائی ہولناک و کٹھن ہے جب تک وسیلہ مرشد کامل کا ساتھ نہ ہو تو اس راہ میں موجود رکاوٹوں کو عبور کرنا، ناممکن ہے۔

راہ دے راہ دے ہر کوئی آکھے میں وی آکھاں راہ دے
بن مرشد دے راہ نیں لبھناں رل مریں وچ راہ دے
اللہ کرے کہ اُتر جائے تیرے دل میں میری بات

دعا گو

سگِ صابر

صاحبزادہ عمرآن صابر صابری

(حق اللہ حق محمد حق صابر رحمۃ اللہ علیہ)

Marfat.com

باب دوئم

خاندانِ مخدوم صابر رحمۃ اللہ علیہ پاک

شجرہ نسب:

شہنشاہِ کلیر حضرت مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ بن سید عبدالرحیم عبدالسلام رحمۃ اللہ علیہ بن حضرت عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ بن شیخ عبدالقادر جیلانی غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ بن حضرت ابو صالح رحمۃ اللہ علیہ بن سید عبداللہ الجیلی رحمۃ اللہ علیہ بن سید یحییٰ زاہد رحمۃ اللہ علیہ بن سید محمد رحمۃ اللہ علیہ بن سید موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ بن سید عبداللہ ثانی رحمۃ اللہ علیہ بن سید موسیٰ الجوان رحمۃ اللہ علیہ بن سید عبداللہ محض بن سید حسن مثنیٰ بن سید حضرت امام حسن بن ابوتراب حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا بن حضرت ابی طالب رضی اللہ عنہم۔

شجرہِ نسب ہذا سے واضح ہوتا ہے کہ صابر سرکار رحمۃ اللہ علیہ حضور شیخ عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی رحمۃ اللہ علیہ کے پرپوتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ صحیح النسب سید تھے۔ آپ کے آباؤ اجداد ایک مدت سے بغداد شریف میں رہائش پذیر رہے جو کہ علم ظاہری و علم باطنی میں شہرہ آفاق رکھتے تھے۔

حضرت سید عبدالرحیم عبدالسلام رحمۃ اللہ علیہ

حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کے پدر انور کا اسم گرامی حضرت شاہ عبدالرحیم عبدالسلام رحمۃ اللہ علیہ تھا۔ جو کہ نہایت خدا رسیدہ عبادت گزار' فیاض

Marfat.com

اور متقی انسان تھے۔ آپ کے مختصر حالات زندگی یوں ہیں۔ بغداد شریف میں بروز اتوار بتاریخ ۱۱ ذیقعد ۵۴۱ ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ بچپن ہی سے اکثر اوقات عالم جذب میں محو رہتے...... جو کچھ زبان حال سے نکل جاتا' بعین حقیقت بن کر سامنے آ جاتا۔ آپ کے والد ماجد (شاہ عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ) بھی صاحب ولایت و پارسا بزرگ تھے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے لخت جگر کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ فرمائی۔ حضرت عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف ''مصور الودود'' میں تحریر فرماتے ہیں ''اکثر اوقات میرے پدر انور (شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ) عبدالرحیم کو اپنی گود میں لے لیتے تھے اور انتہائی شفقت و محبت سے بوسہ دیتے...... جس سے عبدالرحیم پر ایک وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی تھی اور بے اختیار اس کی زبان سے الحمدللہ نکل جاتا......اور جب غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ محبت سے فرماتے: ''اے میرے مستانے و متوالے فرزند'' تو وہ گود سے اٹھ کر بھاگ جاتا۔

آپ کو اوائل عمر میں ہی عبادت و ریاضت کا شوق جنون کی حد تک تھا۔ یہ شوق بھی عمر کے ساتھ ساتھ بڑھتا چلا گیا۔ جب آپ جوانی کو پہنچے تو عشق الٰہی نے دل میں گھر کر لیا۔ پوری پوری رات گریہ وزاری میں بسر ہو جاتی اور ہر دن حالت روزہ میں گزرتا تھا۔ جب آپ کی یہ حالت آپ کے والد ماجد نے دیکھی تو فوراً دست حق پرست پر بیعت فرما لیا اور باطنی تعلیم و تربیت سے نوازنا شروع کر دیا یہاں تک کہ بہت جلد روحانیت کے مختلف مدارج طے کرتے ہوئے کاملین میں داخل ہو گئے۔ ایک روز شاہ عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک کاملین کی مجلس میں آپ کو دستار فضیلت و خلافت سے نوازا۔ بعدازاں آپ سیلانی ریاضت میں مصروف ہو گئے۔

Marfat.com

بالآخر آپ حالت فقر و مستی میں گھومتے پھرتے ہرات آ گئے۔ وہاں آپ کی ملاقات حضرت شیخ محمد بن اسحاق صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی وہ دیکھتے ہی آپ کو اپنے ساتھ گھر لے گئے۔ گھر جا کر آپ نے تمام حالات و واقعات سنائے۔ جن کو سن کر شیخ نے فرمایا: ہمیں عرصہ دراز سے آپ کا انتظار تھا۔ آج کا دن مبارک ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہمارے پاس بھیج دیا ہے اور اب آپ یہیں رہیں۔ چنانچہ حضرت شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ اٹھارہ ماہ کی مدت تک وہیں مقیم رہے اور حضرت شیخ محمد بن اسحاق صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت کے ساتھ ساتھ ان کی صحبت پاک سے فیضیاب ہوتے رہے' جس سے آپ کی شخصیت میں اور بھی نکھار آ گیا۔ اسی واقعہ کو خود شاہ عبدالرحیم عبدالسلام رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف ''انوار الشہود'' میں اس طرح تحریر فرماتے ہیں:

''میں بتاریخ پنجم ماہ ذی الحجہ ۵۵۹ھ کو چہارم شنبہ کے روز ظہر کے وقت قصبہ ہرات میں داخل ہوا اور ایک مکان کے دروازے پر کھڑا ہو گیا۔ مالک مکان نے میرا اور میرے آباؤ اجداد کا اسم دریافت کیا' جب میں نے تعارف کروایا تو انتہائی ادب و تعظیم کے ساتھ اپنے مکان پر ٹھہرایا اور خوب خدمت کی۔ بعدازاں ایک خط بنام شیخ جمال الدین سلیمان رحمۃ اللہ علیہ (جو حضرت عمر فاروق بن خطاب رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہیں) تحریر کیا۔ جس کا مضمون کچھ یوں تھا ''عالی جاہ! میری خوبی قسمت سے شاہ عبدالرحیم عبدالسلام رحمۃ اللہ علیہ خدا تعالیٰ نے بغیر کوشش و تلاش کے مجھے ملا دیئے ہیں اور میں نے ان کو آپ کے حکم کے مطابق اپنے غریب خانے پر ٹھہرا لیا ہے۔ اب جیسے حکم ہو' بندہ تعمیل کیلئے حاضر ہے''۔ کئی یوم کے بعد حضرت محمد بن اسحاق صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے ذکر کیا کہ آج حضرت شیخ جمال الدین سلیمان صاحب رحمۃ اللہ

Marfat.com

علیہ کے فرزند حضرت فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کا واپسی خط موصول ہوا ہے جس کے مضمون سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے مل جانے کی خوشخبری سن کر حضرت شیخ جمال الدین سلیمان صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے سجدہ شکر ادا کیا ہے۔

بالآخر حضرت جمال الدین سلیمان صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو قصبہ کھوٹوال (چاولی مشائخ ضلع ملتان) بلا کر اپنی بڑی صاحبزادی حضرت بی بی ہاجرہ رحمۃ اللہ علیہا کا عقد آپ سے کرا دیا۔ نکاح ہو جانے کے کچھ عرصہ بعد تک آپ نے کھوٹوال قیام فرمایا اور حضرت شیخ جمال الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس سے فیوض و برکات حاصل کرتے رہے۔ بعدازاں واپس ہرات تشریف لے آئے اور وہاں مستقل سکونت اختیار کی۔

احوالِ نکاح

حضرت محمد ابوالقاسم گرگامی رحمۃ اللہ علیہ ''تواریخ ظہرت نامہ'' میں تحریر فرماتے ہیں کہ بتاریخ سترھویں ماہ جمادی الآخر ۵۷۱ھ کو بعداز نماز عشاء بمقام کھوٹوال تقریب نکاح کا انتظام کیا گیا۔ نکاح کے بعد شاہ عبدالرحیم اٹھارہ ماہ کی مدت تک وہیں مقیم رہے۔ بعدہ' تینوں حضرات مع اہل خانہ منزل بہ منزل شہر ہرات تشریف لے آئے...... اور بدستور سابق حضرت محمد بن اسحاق صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مکان پر قیام فرمایا اور شب و روز ریاضت طریقت و معرفت میں مصروف رہنے لگے۔

شاہ عبدالرحیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے مکتوب ''انوارلشہود'' میں تحریر فرماتے ہیں کہ علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ جو کہ میرے پدرِ انور (شاہ عبدالوہاب صاحب رحمۃ اللہ علیہ) نے میرے ہمراہ خدمت کے لئے معمور فرما دیئے تھے۔ میں انہی کی وساطت سے اپنی خیریت' پیغامات حضرت موصوف کی طرف

Marfat.com

ارسال کیا کرتا تھا اور حضرت صاحب کے عطا کردہ تبرکات سے بھی فیضیاب ہوتا تھا۔

وفات

حضرت شاہ عبدالرحیم عبدالسلام رحمۃ اللہ علیہ' حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت سے تقریباً پانچ برس بعد تک حیات رہے۔ بعض تذکرہ نگاروں کے مطابق حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے وقت مخدوم صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک سات برس تھی۔ لیکن کثیر مورخین صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کی عمر پانچ سال ہی تحریر کرتے ہیں لہٰذا مذکورہ روایت کے مطابق شاہ عبدالرحیم عبدالسلام رحمۃ اللہ علیہ کی عمر ۵۶ برس بنتی ہے۔ آپ کی بیماری کے متعلق منقول ہے کہ آخری چند یوم دردِ قولنج کا شکار رہے۔ اس دوران آپ کے فرزند ارجمند حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ آپ کی برابر خدمت سرانجام دیتے رہے۔ ہر طرح سے اپنی والدہ محترمہ کے ہمراہ خیال رکھا۔ لیکن ''مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی'' کے مترادف ۱۷ ربیع الاول ۵۹۷ھ دوشنبہ کے روز ظہر کے وقت اچانک طبیعت زیادہ خراب ہوگئی۔ زیر ناف شدید درد کی ٹیسیں اٹھی جو کہ آہستہ آہستہ بڑھتی چلی گئیں۔ اس وقت حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد محترم کے قریب ہی کھڑے تھے۔ یکایک آپ نے فرمایا: سبحان اللہ! میرے آقا و مولا تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم مع حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ و دیگر اولیاء کرام کے تشریف لے آئے ہیں۔ یقیناً یہ میرے پدر انور کو لینے آئے ہیں۔ ادھر حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ نے یہ فرمایا: ادھر شاہ عبدالرحیم عبدالسلام رحمۃ اللہ علیہ کی روح قفس عنصری سے پرواز کرگئی۔

Marfat.com

(انا للّٰہ وانا علیہ راجعون)

وفات سے قبل اس کلمہ کا ورد آپ کی زبان مبارک پر جاری تھا۔

"یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیء للّٰہ المدد باذن اللّٰہ"

حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ

آپ کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی حضرت بی بی ہاجرہ رحمۃ اللہ علیہا المعروف جمیلہ خاتون تھا جو کہ حضرت شیخ جمال الدین سلیمان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بڑی صاحبزادی اور بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی حقیقی ہمشیرہ تھیں۔ آپ انتہائی خدا رسیدہ' عابدہ' زاہدہ اور صابرہ خاتون تھیں۔ جس گھر میں آپ نے جنم لیا وہ گہوارہ عبادت و ریاضت تو تھا ہی...... اس کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم و تربیت کا بھی مرکز تھا۔ وہاں آپ کے والد ماجد کی صورت میں عالم فاضل شفیق استاد بھی موجود تھے۔ اس کے علاوہ آپ کی والدہ محترمہ کا پاکیزہ نمونہ عمل بھی آپ کے سامنے تھا جنہوں نے آپ کی تعلیم و تربیت ہر لحاظ سے مکمل کی' جہاں آپ کے پدر انور نے قرآن و احادیث و علوم احسان (تصوف) کی تعلیم سے نوازا' وہاں آپ کی والدہ ماجدہ نے گھریلو کام کاج کا بھی عملی درس دیا۔ اگر حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت کو مائی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا کے والدین کی محنتوں اور دعاؤں کا ثمر کہا جائے تو غلط نہ ہوگا۔

آپ کا شجرہ نسب یہ ہے

حضرت بی بی ہاجرہ ہمشیرہ بابا فریدالدین گنج شکر بن شیخ جمال الدین سلیمان بن قاضی شعیب بن شیخ محمد احمد بن شیخ یوسف بن شیخ شہاب الدین بن

Marfat.com

نصیر فخر الدین محمود بن شیخ سلیمان بن شیخ سعود بن شیخ عبداللہ واعظ الاصغر بن واعظ الاکبر ابوالفتح بن شیخ اسحٰق بن ناصر الدین بن شیخ عبداللہ بن حضرت عمر فاروق بن خطاب رضی اللہ عنہم ورحمۃ اللہ علیہم۔

تحقیق آپ حضرت عمر فاروق بن خطاب رضی اللہ عنہ کی اولاد سے تھیں۔

(حق اللہ حق محمد حق صابر رحمۃ اللہ علیہ)

باب دوئم: بحوالہ حقیقت گلزار صابری، مسالک السالکین، جلال و جمال صابر رحمۃ اللہ علیہ، بستان صابری، تذکرہ علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ۔

Marfat.com

باب سوئم

آثار و حالات قبل از ولادت

قل الحمد للّٰہ وسلم علی عبادہ الذین اصطفی اللّٰہ خیرا ما یشرکون (سورۃ نمل ۵۸)

ترجمہ: ''فرما دیجئے سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اور سلام ہو اس کے ان بندوں پر جنہیں اس نے چن لیا (بتاؤ) کیا اللہ بہتر ہے یا جنہیں وہ شریک بناتے ہیں''۔

مذکورہ آیت کریمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے روز اول سے کچھ بندوں کو برگزیدہ کر لیا ہے۔ یہ وہ خاص بندے ہیں جن پر خداوند کریم نے اپنا احسان و انعام فرمایا ہے۔ جن کی ارواح مقدس کو روز ازل سے اپنی تجلی خاص سے تابناک کر دیا جنہیں اپنی دوستی کی دستار فضیلت سے نوازا...... جنہیں اپنے مخفی اسرار و رموز سے آگاہ کیا...... جن کو منصب ہدایات کے لئے معمور فرما دیا۔

بقول پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ:

کُن فیکون تے کل دے گل اے اساں اگے پریت لگائی
توں میں حرف نشان بھی ناہیہ جدوں دِتی سی میم گواہی

جب بھی مخلوق خدا بے راہ روی، جھوٹ، فساد اور ہزار ہا دوسرے شیطانی و نفسانی امراض میں مبتلا ہوئی ہے تو اللہ تعالیٰ نے انہی خاص بندوں کے وسیلہ

Marfat.com

جلیلہ سے ان کی اصلاح فرمائی ہے۔ یہ وہ اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے ہیں جنہوں نے ہر تاریک دور میں اسلام کی ابدی روشنی پھیلائی...... باطلی اور طاغوتی قوتوں کو زیر کر کے حق کی طرف بلایا...... کفر و شرک کے اسیروں کو رہائی بخشی...... ذہنوں کو پراگندہ خیالات سے پاک کیا...... شرک جیسے موذی امراض سے شفا عطا فرمائی...... اور وحدہٗ لاشریک معبود کے آگے سجدہ ریز کیا۔ ان کا ہر قول، فعل، عمل، اٹھنا، بیٹھنا، چلنا، پھرنا، سونا اور جاگنا اپنے مالک حقیقی کے امر (حکم) کے مطابق ہوتا ہے۔ یہ بچپن ہی سے دلیل خدا ہوتے ہیں۔ جو بھی ان کی زیارت یا قربت اختیار کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر یقین محکم کے ساتھ ایمان لے آتا ہے۔ اسے ہر قسم کے نفسانی و ابلیسی انتشار سے رہائی مل جاتی ہے۔ اس کا ہر لمحہ اصل اسلامی روح سے فیضیاب ہو جاتا ہے۔ اس کے لسانی ذکر الٰہی کرنے میں تصدیق قلب بھی شامل ہو جاتی ہے۔ بقول رومی رحمۃ اللہ علیہ:

پیرِ کامل صورتِ ظلِ خدا　　　　یعنی دید پیر دیدِ کبریا

یہ انعام یافتہ بندے تمام عمر اپنی ہر ادا سے اپنے مولا کی خبریں دیتے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ آثار و واقعات سے ان کی آمد کی بشارتیں دیتا ہے کیونکہ یہ ''فاذکرونی اذکرکم'' کا تقاضا ہے جسے خداوند قدوس ہر آن پورا فرماتا ہے۔ قرآن پاک میں جگہ جگہ اپنے برگزیدہ بندوں کا ذکر فرمانا بلکہ ان کے ہمراہ چلنے والے کتے کا تذکرہ بھی فرمانا، اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ اپنے دوستوں کو کبھی فراموش نہیں کرتا بلکہ ان کی آمد سے بھی قبل ان کے تذکرے شروع فرما دیتا۔ جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش خبریاں، انبیاء کرام علیہم السلام سے ثابت ہیں۔ یہاں تک کہ یہودی اور عیسائی بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے پوری طرح آگاہ تھے۔ عین اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامان

Marfat.com

خاص یعنی اولیاء کرام کی بھی اللہ تعالیٰ قبل از ولادت بشارتیں عطا فرماتا ہے تاکہ لوگوں کے دلوں میں میرے ولی کی عظمت اجاگر ہو جائے۔ ان کو میرے دوست کے رفعتِ شان کی جھلک مل جائے تاکہ وقت آنے پر یہ اس کے قریب ہوں اور میری (خدا تعالیٰ کی) معرفت حاصل کر سکیں۔ انہیں معلوم ہو جائے کہ یہ آنے والا کوئی عام نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا انعام یافتہ اور چنا ہوا روح ہے جو روز' روز جنم نہیں لیا کرتا۔ بقول اقبال رحمۃ اللہ علیہ:

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

اور بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

گھر گھر جمّن لالیاں تے گھر گھر جمّن کاں
کدی کدی کتے جمدے، ہنس جہاں دا ناں

لہٰذا حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت سے قبل اہل ذکر حضرات نے بے شمار بشارتیں دیں۔ اولیاء کرام نے آپ کی آمد کا کثرت سے ذکر فرمایا' جن میں حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ' حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ' حضور غوث الاعظم پیران پیر رضی اللہ عنہ کے علاوہ دیگر اہل نظر احباب شامل ہیں بلکہ صاحبِ حقیقتِ گلزارِ صابری کے مطابق تو حضور صابر سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت کی خبریں حضرت موسیٰ علیہ السلام' حضرت سلیمان علیہ السلام کے دورِ مقدس سے شروع ہو گئیں لیکن یہاں طوالت کے خدشہ سے چند پیشین گوئیاں رقم کی گئی ہیں' ملاحظہ فرمائیں۔

اول پیشین گوئی

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنی تصنیف ''کشف العالمین وکشف

Marfat.com

الغیوب‘‘ میں تحریر فرماتے ہیں کہ جمعۃ المبارک کی شب بتاریخ ۱۱ ماہ رجب ۱۴۰۰ھ کو میں تلاوت درود شریف وہبی میں مشغول تھا۔ تقریباً نصف شب گزر چکی تھی۔ مجھ پر خلاف معمول نیند کا غلبہ ہوا۔ ہر چند چاہتا تھا کہ بقدر معمول تلاوت کر لی جائے۔ لیکن کسی طرح بھی غلبۂ نوم سے نجات نہ ملی۔ آخر کار لاچار ہو کر کیفیت باطن کی طرف متوجہ ہوا۔ اسی وقت الہام باطن ہوا کہ درود شریف کی تلاوت معمور کر کے عالم رویاء کی طرف توجہ کرو‘ لہٰذا اسی کیفیت میں عالم ملکوت سے انکشاف ہوا...... اور پھر فوراً عالم ملکوت سے عالم جبروت میں گزر ہوا۔ جس کا بیان زبان سے ناممکن ہے۔ وہاں ایک انتہائی خوبصورت گلستان نظر آیا‘ جس میں تمام ملائکہ صف بستہ ہیں اور تمام ارواحِ انبیاء واولیاء موجود ہیں‘ یہ حال دیکھ کر میں نے ایک جگہ تامل کیا کہ حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ عنہ نے میرے قریب آ کر فرمایا: سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے منتظر ہیں۔ چنانچہ مجھ کو اپنے ہمراہ جناب سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک موتی نما خیمہ ایستادہ ہے‘ جس میں تخت تجلی پر حضود نبی اکرم محمد مصطفٰی احمد مجتبٰی صلی اللّٰہ علیه وسلم تشریف فرما ہیں اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد گیارہ حضرات اہل بیت عظام رضوان اللہ علیہم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے حاضر خدمت ہیں...... مجھ کو دیکھ کر آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے فرزند! ٹھیک تین یوم کے بعد تو بھی ہمارے پاس آ جائے گا لیکن آج تمہیں یہاں بلانے کا مقصد ایک معائنہ و مشاہدہ کروانا ہے۔ جو تم نے ہمارے پاس آنے سے قبل اپنے مکتوب میں قلمبند کر کے آنا ہے۔ تمہاری یہ تحریر عالم ناسوت میں سند رہے گی لہٰذا میں یہ ارشاد سن کر آداب بجا لایا...... اور بیٹھنے کا قصد کیا کہ

Marfat.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اپنے سامنے والے تخت پر بیٹھنے کی عزت بخشی، تھوڑی دیر بعد دیکھا کہ محفل چاروں طرف بیٹھی ہوئی ہے...... اور دو (۲) ارواحِ مقدسہ تخت مبارک کے پاس آ موجود ہوئیں۔

پہلی روح کا رنگ سرخ یاقوت کی مانند دمک رہا تھا۔ پہلی روح کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چند الفاظ زبان پاک سے فرما کر اپنے داہنے زانو پر اور دوسری روح کو بائیں جانب بٹھا لیا۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: جس یوم ہم نے تمہارے شہادت ناموں پر مہریں ثبت کی تھیں تو پریشانی امت کا خیال آیا مگر جبریل علیہ السلام نے خوشخبری سنائی کہ دونوں شہیدین کی اولاد میں سے دو روحیں جمال اور جلال والی پیدا ہونگی، جن کے باعث اسلام کو تا قیامت استحکام ہوگا...... وہ دونوں روحیں یہی ہیں، پہلی روح کا اسم عبدالقادر جیلانی (رحمۃ اللہ علیہ) اور دوسری کا علی احمد صابر (رحمۃ اللہ علیہ) ہوگا۔

یہ روح جو داہنے زانو پر ہے، اس کا مقام فنافی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور یہ تمثیل مرتبہ نبوت کہلاتی ہے...... اور نبوت کی شان رحم کرنا ہے اور اس مرتبہ کا نام عالم دہر میں غوث پاک (رحمۃ اللہ علیہ) اور قطب عالم ہوگا۔ اس کو میرے بدن سے تعلق ہے، اس سے رشد عظیم ظہور پذیر ہوگا، یہ دوسری روح جو بائیں زانو پر ہے اس کا ظہور پہلی روح کے بعد ہوگا اس کا اسم گرامی علی احمد (رحمۃ اللہ علیہ) صابر ہوگا، اس کو ولایت اتم کا مرتبہ حاصل ہوگا، جو ولایت میں جلالیت کی شان ہے۔ یہ منکر توحید و رسالت و اہل بغض و عناد کی تکذیب و تخریب کرے گا۔

پھر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ترجمان سے فرمایا: جب روز ازل

Marfat.com

خالق عالم نے ارواح کو چار صفوں میں منقسم کیا تھا...... تو صف اول میں' انبیاء کی ارواح کو' دوسری صف میں اولیاء کرام کی ارواح کو' تیسری صف میں تابعین اور صف چہارم میں عوام الناس کی ارواح کو کھڑا کیا۔ پھر حکم سجدہ دیا' اس وقت علی احمد صابر (رحمۃ اللہ علیہ) کی روح نے اولیاء کرام کی صف سے بڑھ کر حضرت اسماعیل علیہ السلام کے پاس جا کر سجدہ کرنے کی کوشش کی...... تو فوراً جبریل علیہ السلام نے ان کو اپنے پروں پر بٹھا کر اولیاء کرام کی صف میں پہنچا دیا...... دوبارہ علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کی روح نے صف اولیاء سے بڑھ کر حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس جا کر سجدہ کرنے کی کاوش کی...... پھر حضرت جبریل علیہ السلام نے ان کو ان کی جگہ پر پہنچا دیا۔ مختصراً تین دفعہ ایسا ہی ہوا۔ بعدازاں مہر ولایت علی احمد صابر (رحمۃ اللہ علیہ) کے کندھے پر مرحمت ہوئی۔

ترجمان نے فرمایا کہ علی احمد صابر (رحمۃ اللہ علیہ) کی روحانی کشش و خوبصورتی کو دیکھ کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا...... یا حضرت! اس روح قدس کا ظہور کب ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا ظہور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہوگا۔ یہ رتبہ کسی دوسرے مجدد کو حاصل نہ ہوگا کہ گمراہوں کے قلب کو نور ہدایت سے تابناک کر کے صراط مستقیم پر قائم و مستحکم کر دے۔

دوئم پیشین گوئی

حضرت غوث الاعظم محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ اپنی تصنیف ''کریۃ الوحدت'' میں تحریر فرماتے ہیں کہ میرے عقد نکاح کے چند ماہ بعد...... ایک شب عالم جبروت میں حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا سے ملاقات

Marfat.com

کا شرف حاصل ہوا۔ انہوں نے فرمایا: اے فرزند! خداوند کریم نے مجھ کو حسن اور حسین (رضی اللہ عنہما) کے عوض دو فرزند عطا فرمائے ہیں۔ جن میں ایک تم ہو اور دوسرا تمہاری نسل سے عبدالوہاب و عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہما کے گھر پیدا ہوگا لہٰذا مائی صاحبہ کے یہ الفاظ سن کر میری آنکھ کھل گئی اور میں نے صبح ہوتے ہی حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اور حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ کے مکتوبات کا معائنہ و مشاہدہ کیا تو خواب کو سچ پایا۔

اسی طرح غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ ایک دوسری جگہ تحریر فرماتے ہیں کہ جس روز سے شاہ سیف الدین المعروف عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ (حضور صابر پاک کے دادا جان رحمۃ اللہ علیہما) نے شکم مادر میں قرار پایا...... میں اس کی طرف پشت نہیں کرتا تھا۔ اسی روز سے اکثر اوقات الہام اور القا سے علی احمد صابر (رحمۃ اللہ علیہ) کی پیش خبریاں صادر ہوا کرتی تھیں۔ جن کا ملاحظہ کرنے کے بعد میں خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتا اور اپنے ہم راز حضرات سے اس کا تذکرہ بھی کر دیتا تھا۔

حضرت مائی ہاجرہ رحمۃ اللہ علیہا کا خواب

شہنشاہ کلیر مخدوم علاؤالدین علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت سے نو روز قبل آپ کی والدہ ماجدہ نے اپنے جگر کی طرف سے اللہ ھُو کی آواز سنی...... اور الحمد للہ کہا۔ رات کے وقت حضور غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا' جو فرما رہے ہیں' میں تجھ کو خوشخبری دینے آیا ہوں کہ پنجشنبہ کی شب کو تیرے بطن سے ایک فرزند ارجمند ولایت جلالی کے ساتھ پیدا ہوگا جس کا نام علی احمد (رحمۃ اللہ علیہ) ہوگا لہٰذا جب حضرت ہاجرہ رحمۃ اللہ علیہا بیدار ہوئیں تو سجدہ شکر ادا کیا۔

Marfat.com

قبل از ولادت تجلیات

جس یوم حضرت شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ کا عقد حضرت ہاجرہ سے ہوا تھا۔ اسی یوم سے عجیب وغریب پراسرار تجلیاں ظہور میں آئیں۔ مثلاً ایک نور جو مثل یاقوت تھا۔ حضرت شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ کی پرنور پیشانی پر چمک رہا تھا اسی رنگ سے مماثلت رکھتا ہوا۔ ایک نورانی خوشبودار بادل حضرت ہاجرہ خاتون رحمۃ اللہ علیہا کے حجرہ کی چھت کو چھوتا' کبھی اندر داخل ہو جاتا' کبھی حجرہ کا طواف کر کے واپس چلا جاتا' جس سے تمام حجرہ اور گھر خوشبو سے معطر ہو جاتا' وہ سرخ نور جو شاہ عبدالرحیم عبدالسلام رحمۃ اللہ علیہ کی پیشانی مبارک پر دُرخشاں تھا۔ نکاح کے کچھ عرصہ بعد تک چمکتا رہا۔ جب تک آپ کا وجود شکم مادر میں قرار نہ پا گیا۔ بعض تذکرہ نگاروں کے مطابق وہ سرخ نور شاہ عبدالرحیم عبدالسلام رحمۃ اللہ علیہ کی پشت سے گیارہ ربیع الآخر ۵۹۱ شب جمعۃ المبارک کو منتقل ہو کر حضرت ہاجرہ رحمۃ اللہ علیہا کے بطن اقدس کو تفویض ہوا۔

حضرت ہاجرہ رحمۃ اللہ علیہا کے حجرہ میں وہی خوشبودار نورانی بادل چھایا رہنے لگا اور تمام شہر اس کی خوشبو سے معطر ہوتا چلا گیا۔ بمطابق "صاحب کلیر کا چاند" وہ سرخ یاقوتی نور آپ کی والدہ ماجدہ کے زیادہ تر ناف کے نیچے اور کبھی کبھی پیٹ کے پیچھے اور کبھی سیدھے کاندھے پر اور کبھی بائیں کاندھے پر چمکنے لگتا تھا اور جوں جوں آپ کی ولادت کا یوم قریب آتا گیا' اس نور کی چمک دمک میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ یوم پیدائش سے قبل طرح طرح کے عجائبات و برکات کا اظہار ہونے لگا۔ آپ کی والدہ ماجدہ اکثر خواب میں حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کو لوگوں سے گفتگو کرتے دیکھتی تھیں۔ ولادت سے تقریباً نو یوم پہلے آپ کی آواز محسوس ہونے لگی...... جیسے آپ شکم مادر میں ذکر الٰہی کر رہے ہوں۔

Marfat.com

جبینِ بندۂ حق میں نمود ہے جس کی
اُسی جلال سے لبریز ہے ضمیرِ وجود

ایک حاسد کو سزا

ایک شخص جس کا نام حاجی برہان تھا۔ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کا ہم عصر ہونے کے ساتھ ساتھ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے انتہائی بغض وعناد رکھتا تھا۔ جس نے آپ کی توہین میں، دو کتابیں (الویس وتلویس) بھی تصنیف کی تھیں۔ جس میں ہر طرح سے آپ کی شان اقدس میں نفی کی گئی تھی اور حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے ہر وصف میں عیب تلاش کرنے کی کاوش کی گئی تھی۔ یہ شخص تجارت کیا کرتا تھا اور شہر بہ شہر قریہ بہ قریہ سامان تجارت لے کر سفر کیا کرتا تھا۔ ایک دفعہ بسلسلہ تجارت شہر ہرات میں آیا۔ جب اسے معلوم ہوا کہ شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے ہیں ......تو شہنشاہ بغداد کے خلاف زبان درازی کرنے لگا۔ یہاں تک کہ شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ کو بھی دھمکی دی۔ آپ اس کی باتوں سے انتہائی مغموم ہوئے اور بوجھل دل کے ساتھ اپنے مکان پر تشریف لے آئے (اس وقت حضور صابر سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت میں تین یوم باقی تھے) آپ کو پریشان حال دیکھ کر حضرت ہاجرہ رحمۃ اللہ علیہا نے پریشانی کا سبب دریافت کیا......تو آپ نے تمام واقعہ سنا دیا مگر حضرت ہاجرہ رحمۃ اللہ علیہا کے چہرہ پر خوشی کے آثار دیکھ کر آپ متعجب ہوئے اور یوں مسکرانے کا سبب دریافت کیا؟ وہ کہنے لگیں کہ آپ پریشان نہ ہوں کیونکہ اس حاسد کا بندوبست ہو چکا ہے' ویسے تو یہ راز ظاہر کرنے کی ممانعت کی گئی تھی مگر چونکہ آپ اس دائرہ میں شامل نہیں ہیں اس لئے وضاحت کیے دیتی ہوں کہ آج رات عالم مثال میں ایک نورانی بزرگ نے مجھ سے فرمایا ہے'

Marfat.com

میرا نام شیخ عبدالقادر جیلانی .... ہے تجھ کو بشارت دیتا ہوں کہ شب پنج شنبہ کو تجھ سے ایک فرزند شانِ جلال کے ساتھ پیدا ہوگا...... اس کا نام علی احمد صابر (رحمۃ اللہ علیہ) ہوگا جس کی ولادت ہوتے ہی خدا کا دشمن (اس کا اشارہ حاجی برہان حاسد کی طرف ہے) نیست و نابود ہو جائے گا اور تمام حاسدین پر ہیبت طاری ہو جائے گی۔

لہٰذا مذکورہ فرمان کے مطابق حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کی تولد ہوتے ہی اس حاسد برہان کے سر پر ایک بجلی گری' جس کے گرتے ہی وہ داخل فی النار ہو گیا اور سارے شہر پر ہیبت طاری ہو گئی۔ بہت سے حاسدین نے اپنے افعال قبیح سے توبہ کر لی۔

(حق اللہ حق محمد حق صابر رحمۃ اللہ علیہ)

باب سوئم بحوالہ: حقیقت گلزار صابری' بستان صابر رحمۃ اللہ علیہ' تذکرہ صابر رحمۃ اللہ علیہ' انوار الشہود' ملفوظات سرکار سیدن رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

باب چہارم

ولادت باسعادت و پرورش

آپ ۱۹ ربیع الاول ۵۹۲ھ بروز جمعرات بوقت نماز تہجد پیدا ہوئے۔ آپ کی ولادت باسعادت شہر ہرات میں ہوئی۔ آپ کی ولادت ہوتے ہی سارا شہر خوشبوؤں سے مہک گیا۔ ملائکہ' حور وغلمان دست بستہ ولادتِ صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کے گیت گاتے' سلام کہتے' مبارکیں دیتے اور قدم بوسی کے بعد واپس پلٹ جاتے۔ اصفیاء' اتقیاء' قطب' ابدال' رجالُ الغیب جوق در جوق زیارت کرنے آئے...... خدا تعالیٰ کی روشن دلیل کے نمایاں جلوے دیکھ کر قوت روحانیت میں حیرت انگیز اضافہ پاکر خوشیاں مناتے ہوئے واپس ہوتے رہے بلکہ اہل ذکر نے فرمایا: سرکار صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت پر یوں محسوس ہوتا جیسے آسمان جھک جھک کر زمین کو مبارکباد پیش کر رہا ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے فرزند کی ولادت پر جملہ اولیاء کرام...... کے ہمراہ ہرات میں تشریف لے آئے ہیں اور ان کو قدرت کی جملہ تخلیق سلام و مبارک باد پیش کر رہی ہے۔

اَلسّلام اے حضرتِ مخدوم صابر السلام
السلام اے فخرِ اولادِ پیغمبرؐ السلام
نَیّرِ اَوجِ ثُریا ماہِ بُرجِ معرِفت
دُرِّ دریائے جنابِ شاہِ حیدر' السلام

Marfat.com

حضرت شاہ عبدالرحیم عبدالسلام رحمۃ اللہ علیہ ''انوارالشہود'' میں تحریر فرماتے ہیں کہ علی احمد (رحمۃ اللہ علیہ) کی ولادت پر مثل یاقوت سرخ رنگ کے ابر (بادل) آسمان سے آتے اور علی احمد (رحمۃ اللہ علیہ) کے جسم کو ہم آغوش کر کے آسمان کی طرف واپس پلٹ جاتے۔ ایک یوم محمد ابوالقاسم گرگامی (رحمۃ اللہ علیہ) اس روشنی اور خوشبو سے متاثر ہو کر اپنے مکان سے میرے پاس تشریف لائے' مجھ سے کہا: ذرا غور فرمائیں! علی احمد (رحمۃ اللہ علیہ) کی ولادت کی وجہ سے آسمان پر کیا تجلیاں ظہور پذیر ہو رہی ہیں اور کتنی نورانیت برس رہی ہے۔ ہر سو خدا تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول معلوم ہوتا ہے۔

شب اندھیری تھی اور بھٹکتا پھر رہا تھا کارواں
دفعۃً نکلا چمک کر آفتابِ زندگی

یہ حقیقت اہل ذکر نے کئی مرتبہ منکشف فرمائی ہے کہ جب بھی خدا تعالیٰ کی برگزیدہ شخصیات اس دنیا میں تشریف لاتی ہیں تو زمین و آسمان خوشیاں مناتے ہیں۔ تمام اولیاء کرام کو بشارتیں و مبارکیں دی جاتی ہیں...... اور شیطان آنسو بہاتا ہے کیونکہ ان کی آمد سے دین صداقت کو تقویت ملتی ہے۔

اور آج حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت پر حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی پیشین گوئی سے لے کر حضور پیران پیر میراں محی الدین غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کی جملہ پیشین گوئیاں ظہور پذیر ہو چکی ہیں...... حاسدین کو وعدہ کے مطابق سزا مل رہی ہے...... توحید و رسالت کی فوج کو عظیم جرنیل مل گیا ہے...... واحدہ' لاشریک کی پرستش کرنے والوں کو مضبوط دلیل مل گئی ہے...... باطل کو مستقبل میں کلیر شریف میں پیش آنے والی شکست فاش کی خبر مل رہی ہے...... خطۂ کلیر کے نصیب جاگ اٹھے ہیں...... عنقریب مشرکین کو

Marfat.com

سزا ملنے والی ہے...... بت خانے گرائے جائیں گے...... مساجد تعمیر ہونگی...... رام رام کی جگہ لا الٰہ الا اللہ کی صدائیں گونجیں گی...... نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں سلام و درود کے نذرانے انتہائی عقیدت کے ساتھ پیش کیے جائیں گے۔

شب گریزاں ہوگی آخر جلوۂ خورشید سے
یہ چمن معمور ہوگا نغمۂ توحید سے

دایہ کو سزا

حضور صابر سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی دایہ مسماۃ بصری بن طباف کا کہنا ہے کہ جس وقت آپ کی ولادت ہوئی تو آپ کا سر اقدس حرم شریف کی طرف تھا اور پیر میری جانب تھے۔ جب میں نے غسل دینے کی نیت سے جسم اقدس کو ہاتھ لگایا تو ایک جھٹکے کے ساتھ میرے بدن میں جلن وسوزش سرایت کر گئی' سارے جسم پر لرزہ طاری ہو گیا...... رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ یوں محسوس ہوا جیسے آسمانی برق ہاتھوں پر گری ہے۔ اس وقت حضرت ہاجرہ رحمۃ اللہ علیہا نے مجھے سرزنش کے ساتھ فرمایا: جاؤ پہلے وضو کر کے آؤ پھر بچے کو ہاتھ لگانا۔ ہر لحظہ خبردار رہو' یہ غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ (سلطان اولیاء) کی اولاد ہے۔ چنانچہ دایہ نے کہا: اس نصیحت کے مطابق میں نے اچھی طرح وضو ' پھر سرکار کو غسل دیا۔

جلا سکتی ہے شمعِ کشتہ کو موجِ نَفَس ان کی
الٰہی کیا چھپا ہوتا ہے اہلِ دل کے سینوں میں

اس وقت بھی حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ کو وہی یاقوتی نور اور خوشبودار بادل تمام گھر میں محسوس ہوتے رہے۔ کبھی کبھی یوں معلوم ہوتا جیسے

Marfat.com

طاہر اطہر روحیں سفید لباس میں ملبوس جوق در جوق آ رہی ہیں اور بچے کی پرنور پیشانی کا بوسہ لے کر واپس ہو جاتی ہیں۔

وجہِ اسم علاؤالدین علی احمد رحمۃ اللہ علیہ

سراج السالکین مخدوم علاؤالدین علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت سے قبل آپ کی والدہ ماجدہ کو حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ عنہ نے بشارت دی کہ جب عظیم نونہال تیرے بطن سے پیدا ہو تو اس کا نام میرے اسم پر رکھنا' تحقیق میرا نام علی (رضی اللہ عنہ) ہے۔ انہی ایام میں سرور کائنات احمد مجتبیٰ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی والدہ محترمہ کو عالم رویاء میں ارشاد فرمایا' جب تیرا بچہ پیدا ہو تو اس کا نام ''احمد'' ہمارے نام کی مناسبت سے رکھنا لٰہذا ولادت کے بعد آپ کا اسم گرامی علی احمد رکھا گیا۔ چند روز گزرنے کے بعد حضرت خضر علیہ السلام درویشانہ وضع میں تشریف لائے اور فرمایا کہ اس مولود مسعود کو علاؤالدین کے لقب سے پکارا جائے گا لٰہذا ایسا ہی ہوا۔ آپ کا اسم شریف حضرت سیدنا علاؤالدین علی احمد رحمۃ اللہ علیہ ہی مشہور ہوا۔ تحقیق جس لقب کے ساتھ آپ دونوں جہاں میں پکارے جاتے ہیں وہ ''صابر'' ہے جس کی تفصیل بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ باب پنجم میں آئے گی۔

عرصہ رضاعت میں صابر رحمۃ اللہ علیہ

ولادت باسعادت کے کافی عرصہ بعد تک آپ نے والدہ ماجدہ کا دودھ نہیں پیا۔ متواتر کئی روز تک حالت روزہ سے رہے۔ بالآخر ایک یوم آپ کے پدر انور نے آپ کا صبر و استقلال اور علامات بزرگی دیکھ کر چار رکعت نماز نفل شکرانہ ادا فرمائے اور آپ کی پرنور پیشانی پر بوسہ دینے کے بعد اکیس مرتبہ ''یا

Marfat.com

شیخ عبدالقادر جیلانی شی ء للہ المدد باذن اللہ" تلاوت کر کے آپ کے قلب پر دم فرمایا۔ پس اس اسم متبرک کی بدولت آپ نے اسی روز دودھ نوش فرمایا...... ایک برس تک مسلسل آپ کا یہ معمول رہا کہ دو یوم روزہ سے رہتے اور تیسرے روز شیر مادر نوش فرمالیا کرتے۔ دو برس کے بعد خود بخود ہی دودھ پینا چھوڑ دیا۔ بچپن ہی سے آپ کے چہرہ اقدس پر صبر و قناعت کے آثار نمایاں تھے۔ اس قدر کم خوراک کے باوجود بھی آپ کے حسن میں دن بدن اضافہ ہوتا گیا۔ بالخصوص پیشانی اقدس پر سرخ نورانیت کی لہر چلتی محسوس ہوتی۔

دیکھنے والے کہا کرتے ہیں اللہ اللہ
یاد آتا ہے خدا دیکھ کے صورت تیری

حضور صابر سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے عرصہ رضاعت میں صبر و استقامت کو دیکھ کر عقل انسانی حیران رہ جاتی ہے۔ بلاشبہ آپ کی زندگی کا ہر لحظہ بعید العقل ہے۔

مقامِ حضرتِ صابر سمجھ میں آ نہیں سکتا
تخیل آدمی کا تو وہاں تک جا نہیں سکتا

یہ وہ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے ہیں۔ جن کی ولادت سے لے کر وصال تک، زندگی کا ہر لمحہ اسرار و رموز سے لبریز ہوتا ہے۔ ہر آن نئی شان کے جلوے نمایاں ہوتے ہیں...... حقیقت منتظر کے انوار سایہ فگن رہتے ہیں۔ میرے خیال میں یہ اللہ تعالیٰ کے غائبانہ پیکر کی تابناک دلیل بن کر آتے ہیں، جہاں ان کی حیات طیبہ حقیقت توحید پر یقین محکم کرتی ہے وہاں رسالت کے پوشیدہ اوصاف بھی خوب نمایاں کرتی ہے تاکہ جہاں ذہن حقوق اللہ کی ادائیگی میں

Marfat.com

مستحکم ہونگے وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت سے بھی آگاہ ہو جائیں گے۔ بقول رومی رحمۃ اللہ علیہ:

چوں تو ذاتِ پیر را کردی قبول ہم خدا در ذاتش آمد ہم رسول
پیرِ کامل صورتِ ظلِ خدا یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا

انوکھا بچپن

حضرت شاہ عبدالرحیم عبدالسلام رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہر یوم دو چار خوارق عجیبہ علاؤالدین علی احمد (رحمۃ اللہ علیہ) سے ضرور صادر ہوتے تھے۔ ایک یوم بتاریخ ۷ ربیع الاول ۵۹۴ھ کو آپ کے والد نے بوقت فجر مراقبہ سے فارغ ہوکر دیکھا کہ ایک بھیانک اژدہا کے دو ٹکڑے زمین پر تڑپ رہے ہیں اور حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ قریب ہی بیٹھے ہوئے ہیں۔

یہ دیکھ کر آپ نے حضور صابر سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ کو جگایا اور مشاہدہ کرایا۔ جنہوں نے دیکھتے ہی فرمایا: یہ تو میں خواب میں دیکھ رہی تھی کہ علی احمد (رحمۃ اللہ علیہ) کہہ رہا تھا: آج میں نے سانپوں کے سردار کو مار ڈالا ہے اور تمام اہل زمین کے اژدہا خوفزدہ ہوکر مجھ سے وعدہ کر گئے ہیں کہ آئندہ ہم میں سے کوئی سانپ آپ کے اہل سلسلہ وخاندان کو نہیں ڈسے گا۔ اگر غلطی سے ڈسے گا بھی تو زہر اثر ہی نہ کرے گا۔ یہ خواب سننے کے بعد شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ اژدہا کے ٹکڑے اٹھا کر باہر لے آئے' جہاں پہچاننے والوں نے معائنہ ومشاہدہ کرکے بتایا کہ سانپوں کے بادشاہ ہونے کی جو علامات بتائی جاتی ہیں' وہ واقعی اس میں موجود ہیں۔

سانپ دو ٹکڑے کیا مخدوم نے
ہم کو ایمن کر دیا مخدوم نے

Marfat.com

تیسرا اور چوتھا برس

مختلف مورخین بیان کرتے ہیں کہ جب آپ کی عمر مبارک دو برس کو پہنچی تو آپ نے شیرِ مادر ترک کر دیا۔ حیات طیبہ کے تیسرے برس میں صبر و استقلال کی کیفیت میں مزید اضافہ ہو گیا...... اکثر اوقات دوسرے یا تیسرے روز جَو یا چنے کی روٹی کا معمولی سا ٹکڑا تناول فرما لیتے' اس کے علاوہ اور کچھ نہ کھایا کرتے۔ چوتھے سال کے شروع میں ہی آپ نے قبل از نماز فجر با آواز بلند ''لاموجود الا اللہ'' پکارا۔ اس وقت آپ کے پدر انور قریب ہی تشریف فرما تھے۔ یہ کلمہ سنتے ہی سجدہ شکر میں گر پڑے اور درگاہ وحدہٗ لاشریک میں عرض گزار ہوئے۔ اے پروردگار! تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ تو نے اس نونہال سے سب سے قبل اپنی موجودگی کا اظہار کرایا اور اپنی خصوصی عنایت سے مشرف فرمایا۔

گلشنِ تقدیس اِن کی سیر گاہ
تھا زباں پر اِن کی ہر دم لا اِلٰہ

شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک سال تک برابر اس کلمہ کا ورد علی احمد (رحمۃ اللہ علیہ) کی زبان پر جاری رہا۔ اسی کے سبب اکثر اوقات عالم جذب کی کیفیت میں محو ہو جاتا اور دن میں تقریباً سات مرتبہ قبلہ شریف کی جانب سجدہ کیا کرتا...... پوری پوری شب عالم بیداری میں گزار دیتا...... کبھی کبھی یکا یک چونک پڑتا جس کے ساتھ ہی آنکھوں میں ایک چمک سی پیدا ہو جاتی...... اور دل کی دھڑکن میں تیزی آ جاتی۔ ساتھ ہی ساتھ چہرے کا رنگ تبدیل ہو جاتا۔

اکثر صوفیائے کرام نے اپنے مکتوبات میں رقم کیا ہے کہ روزانہ آٹھ پہر

Marfat.com

میں دو چار دفعہ آپ کے چہرہ انور کی رنگت تبدیل ہو جاتی' کبھی انتہائی سرخ' کبھی سفید اور کبھی زرد ہو جایا کرتا اور ساتھ ہی آپ پر رقت طاری ہو جاتی۔ اس دوران اگر کوئی شخص آپ کے بدن مبارک پر ہاتھ لگا بیٹھتا تو اس کے جسم پر ایک انجانی سی کیفیت غلبہ ڈال لیتی اور ایک جھٹکے کے ساتھ تمام بدن پر لرزہ طاری ہو جاتا...... دل کی دھڑکن میں اسم اعظم کی برق چلتی محسوس ہوتی...... ہر قسم کی خواہشات فنا ہو کر رہ جاتیں۔ پھر کئی روز تک اس صورتحال سے دوچار رہتا۔

گر تو پیوندی بہ آں شاہِ شہ شوی
ذرہ گر بودی و لیکن مہ شوی

حالتِ یتیمی اور صبر و استقلال

جب حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک پانچ برس کے قریب پہنچی تو آپ کے پدر انور کا ظل شفقت سر اقدس سے اٹھ گیا۔

حیف. در چشمِ زدن صُحبتِ یار آخر شُد
روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شُد

آپ رحمۃ اللہ علیہ پدر انور کے وصال پر ملال کے تقریباً ایک سال بعد تک متواتر خاموش رہے۔ کسی سے کلام نہ کیا نہ کسی کے سوال کا جواب دیا۔ ہمہ وقت اپنے حجرہ کے کونے میں خاموشی کے ساتھ بیٹھے رہتے۔ اس دوران اگر کوئی شخص آپ کی پیشانی پر بوسہ دیتا تو اس پر وہی وجدانی و روحانی کیفیت طاری ہو جاتی' کئی یوم وہ اس کیفیت سے مسرور رہتا' بعض حضرات کا تو یہ معمول تھا کہ وہ اکثر آ کر آپ کی پیشانی اقدس کو بوسہ دیا کرتے تا کہ سکون قلب کے ساتھ ساتھ مجذوبانہ کیفیت کا سرور حاصل ہو۔ اولوالعزم صوفیائے کرام اور اہل باطن دور دور سے آپ کی زیارت وقدم بوسی کے لئے حاضر ہوا کرتے تھے۔

Marfat.com

چھٹے سال بھی مسلسل حالت جذب کا غلبہ رہا۔ اکثر اوقات عالم استغراق کی حالت میں پورا پورا دن گزر جاتا۔ کبھی کبھار کسی ضرورت کے پیش نظر والدہ ماجدہ سے ہمکلام ہولیا کرتے۔ اس کے علاوہ کسی سے گفتگو نہ فرماتے۔

آپ کی حیات طیبہ کا ساتواں برس انتہائی تنگدستی و غربت کا سال تھا۔ دو دو تین تین یوم تک کھانے کے لئے کچھ میسر نہ ہوتا لیکن حضرت ہاجرہ رحمۃ اللہ علیہا اپنے احوال کسمپرسی کی خبر کسی کو نہ ہونے دیتیں۔ حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ آٹھ پہر میں ایک دفعہ بعداز نماز مغرب دو گھونٹ پانی نوش فرما لیا کرتے' اس کم عمری اور استغراقی کیفیات کے باوجود بھی پوری طرح شریعی احکامات کی پاسداری کرتے' نماز پنجگانہ کی ادائیگی کے علاوہ بھی ہمہ وقت نفلی عبادت میں مصروف رہتے' رات کو نماز عشاء تک شغل نوری و نوافل میں محو رہتے...... یہاں تک کہ نماز ادا فرماتے اور دوبارہ نوافل و ذکر واذکار میں مگن ہو جاتے' اس دوران کچھ دیر کے لئے زمین پر بغیر بچھونا بچھائے استراحت بھی فرماتے اور نماز تہجد سے بہت پہلے اوراد و وظائف میں مشغول ہو جاتے۔ بعض اوقات نماز تہجد کے قریب آپ کے حجرہ سے ظہور اللہ ہوں کی مہیب صدائیں سنائی دیتی تھیں۔ اکثر اوقات یہ صدائیں حضرت ابوالقاسم گرگامی رحمۃ اللہ علیہ (جو کہ حضرت شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ کے دوست' معتقد اور پڑوسی ہونے کے علاوہ حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کے دینی قاعدہ کے استاد بھی تھے) سنتے اور حجرہ میں تلاش کرنے پر سوائے مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ کے کسی کو نہ پاتے تو حیرت زدہ ہو کر رہ جاتے۔ جب حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک سات برس مکمل ہوئی تو اس راز کے متعلق پوچھا گیا مگر آپ نے حسب سابق خاموشی کو قائم رکھتے ہوئے تبسم فرما دیا اور کسی قسم کا کوئی جواب نہ دیا۔

Marfat.com

مرداں ہزار دریا خوردند و تشنہ رفتند

عجیب کرامت

درحقیقت کرامت' اولیاء اللہ کی عظمت کی دلیل نہیں بلکہ ان کا مکمل سراپا ہی مولا کریم کی کرامت ہوتا ہے۔ ولادت سے لے کر واصل حق ہونے تک ان کی زندگی کا ہر لحظہ تمام عالم سے یکسر جداگانہ ہوتا ہے۔ یہ سرتاپاء ذات قدوس وحدہٗ لاشریک کی دلیل بن کر آتے ہیں اگر ان میں اور عام انسان میں یہ فرق نہ ہو تو میرے خیال میں ان کی پہچان کرنا بھی مشکل ہو جائے۔

ہر لحظہ ہے مومن کی نئی شان نئی آن
گفتار میں کردار میں اللہ کی بُرہان

صاحب حقیقت گلزار صابری تحریر فرماتے ہیں: ایک یوم شب جمعہ کو بعداز نماز عشاء حضرت ہاجرہ رحمۃ اللہ علیہا نے حضرت ابوالقاسم گرگامی رحمۃ اللہ علیہ کو بلا کر نہایت لذیذ اور خوشبودار پکے ہوئے چاول دکھائے اور تفصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھ پر عسرت کے باعث ایک دو وقت کا فاقہ بھی ہو جایا کرتا ہے۔ آج صبح علی احمد (رحمۃ اللہ علیہ) نے مجھ سے کہا: مجھ پر بھوک کا غلبہ ہے کچھ کھانا کھلا دیجئے۔ دوپہر تک میں نے حیلے بہانے سے وقت گزارا...... بہت کوشش کی کہ کچھ میسر آ جائے مگر اتفاق سے ایک دانہ تک دستیاب نہ ہوا' کسی کے آگے دست سوال بڑھانے کو طبیعت نہ چاہی۔ جب علی احمد (رحمۃ اللہ علیہ) نماز ظہر ادا کر کے میرے پاس آیا......تو بھوک کی شدت سے نہایت بے تاب تھا۔ میں نے اس کے اطمینان کے واسطے دیگچی میں پانی ڈال کر آگ پر رکھ دیا اور جب علی احمد (رحمۃ اللہ علیہ) مجھ سے کھانا طلب کرتا تو میں کہہ دیتی ابھی کھانا تیار نہیں ہوا۔ آخر کار علی احمد (رحمۃ اللہ علیہ) نے بعداز نماز مغرب مجھ سے نہایت

Marfat.com

بے چین ہو کر کہا: آپ جیسا پکا ہے ویسا ہی دے دیجئے...... یہ کہہ کر علی احمد (رحمۃ اللہ علیہ) خود دیگچی کے قریب گیا اور کہنے لگا: دیکھئے چاول پک گئے ہیں اب مجھ کو جلدی سے کھلا دیجئے۔ میں چاولوں کا پک جانا سن کر حیران ہوئی اور جا کر دیکھا تو واقعی چاول پکے ہوئے تھے۔

سچے مرد صفائی والے جے کچھ کہن زبانوں
مولیٰ پاک منیندا اوہو، پکی خبر اسانوں

بعدازاں مائی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا نے گرگامی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا: اب علی احمد (رحمۃ اللہ علیہ) کے واقعات اس پر مجبور کرتے ہیں کہ اس کو تعلیم ظاہری و باطنی دلوائی جائے۔ اگر آپ کی رائے ہو تو اس کو بھائی فرید الدین مسعود گنج شکر (رحمۃ اللہ علیہ) کے سپرد کر آؤں۔ یہ سنتے ہی حضرت ابوالقاسم گرگامی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے اظہارِ خیال سے اتفاق کیا۔

سفرِ پاکپتن شریف

مشورہ کے مطابق حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ و حضرت مائی صاحبہ اور مولانا ابوالقاسم گرگامی پاکپتن شریف (اجودھن) روانہ ہوئے...... دوران سفر آپ کی ملاقات حضرت علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی جو اس مختصر قافلہ کی طرف چلے آ رہے تھے۔ قریب آ کر حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کے آداب بجا لائے اور میرِ قافلہ مولانا ابوالقاسم گرگامی رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا۔ اگر آپ کی اجازت ہو تو آپ حضرات کی تشریف آوری کی خبر حضور بابا صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) کی خدمت میں عرض کروں؟ مولانا نے جواب دینے سے قبل دریافت کیا' اے علیم اللہ! تم یہ بتاؤ کہ حضرت شاہ عبدالرحیم عبدالسلام رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پرملال کے بعد تم کہاں رہے ہو؟ انہوں نے کہا: جناب! حضرت

Marfat.com

صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد مجھے حضرت علی احمد صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) (آپ کے اسم مبارک میں ابھی تک لقب صابر کا اضافہ نہیں ہوا تھا) کی پوشیدہ طور پر خدمت میں رہنے کا حکم تھا' جس کے مطابق میں آج تک مقرر کردہ خدمت انجام دیتا رہا ہوں...... اور آج بموجب حکم ہی حاضر خدمت ہوا ہوں' اب انشاء اللہ تعالیٰ تازیست سرکار کی خدمت میں دست بستہ حاضر رہوں گا۔

دیارِ پاکپتن شریف

بعض روایات اور مورخین کے مطابق یہ مختصر قافلہ بتاریخ ۲۵ شعبان ۶۰۰ھ بوقت نماز عصر پاکپتن شریف میں داخل ہوا اور اس سے دو برس قبل حضرت بابا فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ' حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ سے خرقہ خلافت و ولایت حاصل فرما چکے تھے۔

جب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اپنی ہمشیرہ کی آمد کی اطلاع ملی تو فوراً استقبال کے لئے تشریف لائے اور اپنے ہمراہ حرم میں لے گئے۔ اس وقت حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک نو برس کو پہنچ چکی تھی مگر چہرے پر بزرگی و اولوالعزمی کی علامات حقیقت الٰہیہ کا پتہ بتا رہی تھیں۔ تصوف کی صداقت کے راز و رموز فاش کر رہی تھیں۔

کسے خبر کہ ہزاروں مقام رکھتا ہے
وہ فقر جس میں ہے بے پردہ روحِ قرآنی

جس وقت آپ کی والدہ ماجدہ نے آپ کو حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی گود میں دیا تو آپ پر جذب کا انتہائی غلبہ ہوا' عالم سلوک میں آنے کے بعد فرمایا کہ آج سے تین برس بعد میرے دادا جان کا وصال ہو جائے گا۔ یہ الفاظ سن کر بابا صاحب نے فرمایا: بیٹا! تمہیں اس کا علم کیسے ہوا جبکہ تمہارے دادا

Marfat.com

جان (سید سیف الدین عبدالوہاب) بغداد شریف میں ہیں اور تم یہاں ہو؟ عرض کی: حضور! میں نے ابھی قلب کی طرف دیکھا ہے تو مجھے پدرانور شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ نظر آئے ہیں...... جنہوں نے داہنے ہاتھ کی تین انگلیاں میری طرف اٹھائیں' اس اشارہ سے دادا جان کا وصال معلوم ہوتا ہے۔ یہ سن کر حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو سینے سے لگا لیا اور لگاتے ہی بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر بھی وجدانی کیفیت طاری ہو گئی۔ جس کے ساتھ ہی آپ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ نکلے "مرحبا فرزند علی احمد' بطن الولی' بطن الولی" بعدازاں آپ نے دست راست کی تین انگلیاں صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کے سینہ پر بالائے قلب رکھ کر تین دفعہ ارشاد فرمایا: تجھ سے تین جمال ذات ہوں گے۔

جس وقت آپ (بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ) کو وجدانی کیفیت سے افاقہ ہوا تو حضرت ہاجرہ رحمۃ اللہ علیہا نے عرض کیا: بھائی جان! علی احمد (رحمۃ اللہ علیہ) یتیم ہو گیا ہے اور اب اس کی تعلیم و تربیت کا وقت ہے۔ مجھے آپ سے بہتر سرپرست اور مدرس ظاہر و باطن کہیں نظر نہیں آیا۔ اس لیے میں اسے آپ کے سپرد کرنے آئی ہوں اور امید کرتی ہوں' آپ اسے اپنی غلامی میں قبول فرما لیں گے۔ یہ سن کر بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں بے حد آپ کا ممنون و احسان مند ہوں کہ آپ نے علی احمد (رحمۃ اللہ علیہ) جیسا بے مثال ہونہار سعادت مند باطنی ولی فرزند مجھے عنایت کیا ہے لہٰذا جس کی امانت تھی اس کے پاس پہنچ گئی ہے بلکہ یہاں صاحب حقیقت گلزار صابری تحریر کرتے ہیں: "بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اگر ہر موئے بدن میری زبان ہو کر تمام عمر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے' تب بھی احسان منانے کا حق ادا نہ ہو سکے گا"۔

Marfat.com

رُیہسی دم بدم تخلیق جاری ثانی صابر دا پیدا نئیں ہو سکدا

بعدازاں فرمایا: مجھے علی احمد کے مقامات بلند سے آگاہ کر دیا گیا ہے۔ اب میں اس کے مرتبۂ عظیم سے پوری طرح شناسا ہوں...... انشاء اللہ ہر دو تعلیمات ظاہری و باطن سے حتی الامکان اس کو بہرہ ور کروں گا۔ اب آپ کو اس معاملہ میں فکرمند رہنے کی ضرورت نہیں۔ علی احمد رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم و تربیت میرے فرائض میں شامل ہے، جس کی ادائیگی کا مجھے بہت شدت سے انتظار تھا لہٰذا اب وہ وقت مقررہ آ چکا ہے۔

تعلیمِ ظاہری

بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ علی احمد (رحمۃ اللہ علیہ) کو میں نے تین برس تک علوم ظاہری کی تعلیم و تربیت دی...... اس عرصہ میں اس نے اتنا کچھ سیکھ لیا کہ دوسرے بچے چھ سال میں بھی اتنا نہیں سیکھ سکتے۔ اس دوران مولانا محمد ابوالقاسم گرگامی رحمۃ اللہ علیہ اور والدہ صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ وہیں (پاکپتن میں) مقیم رہے۔

بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف ''سرّالعبودیت'' میں تحریر فرماتے ہیں کہ جن تین سالوں میں علی احمد (رحمۃ اللہ علیہ) نے علوم ظاہری کی تکمیل کی۔ میں نے اس کے وہ حالات و واقعات جو اپنی ہمشیرہ اور دوسرے اشخاص سے سن رکھے تھے۔ اس عرصہ کے دوران باچشمِ دید خود مشاہدہ و معائنہ کر لیے...... میری طبیعت اس لیے بہت ہشاش بشاش اور مسرور ہوتی تھی کہ وہ اس سے بہت زیادہ تھا جو کچھ کہ میں نے اس کے متعلق سن رکھا تھا۔

خواب حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

اس ضمن میں مضمون سے قبل خواب کے متعلق مختصر تشریح ملاحظہ ہو۔ حضور

Marfat.com

پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نیک خواب (مبشرات) اور صالحین تمہاری رہنمائی کرتے رہیں گے مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا'' اور ایک دوسری حدیث مبارکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے بعد کوئی نبوت نہیں مگر مبشرات ہیں۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! مبشرات کیا ہیں؟ فرمایا: اچھے خواب یا فرمایا: نیک خواب (ابوداؤد' ۲' ص ۳۱۶)

مذکورہ احادیث سے ثابت ہوا کہ خواب بھی ایک درست رہنمائی کا ذریعہ ہیں جن سے مومنین مستفیض ہوتے ہیں اور ہوتے رہیں گے۔ یعنی صالحین کو خواب کی صورت میں ایسے اشارات ملیں گے جو ان کو رونما ہونے والی حقیقت کا عکس پیش کریں گے۔ احادیث کے مطابق ایک عام مسلمان کے خواب بھی بے معنی نہیں ہوسکتے تو پھر ولی اللہ کے خواب کس طرح بے معنی ہوسکتے ہیں۔ بقول میاں محمد بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ

باور کرو ایمان لیاؤ گل انہاندی اُتے
آیت وانگوں سچ کر منوں بھانویں پھُن سُتے

اگر باباصاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خواب کے حوالہ سے بات کی جائے تو ان کا ہر خواب مشاہدے وحضوری پر مبنی تھا۔ ان کی نظر سے کچھ پوشیدہ نہ تھا کیونکہ ان کی نگاہ خدا تعالیٰ کے نور سے روشن تھی۔ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

''مومن کی فراست نظر سے ڈرو کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے''۔

اب میرے خیال میں بات واضح ہے کہ جو نگاہیں نور الٰہی سے منور ہوں' ان سے بھلا کیا پوشیدہ ہوسکتا ہے۔ بصورت دیگر نور خدا کی توہین ہے۔ (خدا معاف فرمائے) بقول اقبال رحمۃ اللہ علیہ:

Marfat.com

حادثہ وہ جو ابھی پردۂ افلاک میں ہے

عکس اس کا میرے آئینۂ نمناک میں ہے

بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کا خواب ملاحظہ ہو

حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بتاریخ ۲۱ ماہ شوال ۶۰۳ھ کو عالم مثال میں میری ملاقات حضرت سید سیف الدین عبدالوہاب صاحب (صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کے دادا جان) سے ہوئی۔ انہوں نے فرمایا: ہم علی احمد کو آپ کے سپرد کرتے ہیں، اب آپ ہی علی احمد (رحمۃ اللہ علیہ) کے استاذ سرپرست اور پیر طریقت ہیں۔ میں نے بیدار ہو کر علیم اللہ ابدال کو بغداد شریف کی جانب حضرت عبدالوہاب (رحمۃ اللہ علیہ) کی مزاج پرسی کے لئے روانہ کیا اور خود اپنے حجرہ میں معتکف ہو گیا۔ بتاریخ ۲۵ ماہ شوال ۶۰۳ھ کو مولانا ابوالقاسم گرگامی صاحب -------- نے ملاقات پر ارشاد فرمایا: آج بعد از نماز تہجد میں سو گیا اور عالم مثال میں حضرت شاہ عبدالوہاب صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نماز جنازہ میں شریک ہوا ہوں...... اور آج تمام رات علی احمد -------- پر غلبۂ جذب شدت سے طاری رہا ہے، ظہر کی نماز کے بعد علیم اللہ ابدال بھی واپس پہنچ گئے۔ انہوں نے بھی حضرت شاہ عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ کے وصال مبارک کی اطلاع دی۔ جس سے خواب کی صداقت سب کے سامنے آ گئی۔

بیعت

بیعت ایک عہد کا نام ہے۔ یہ وہ عہد ہے جو وادی رضوان میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ۱۴۰۰ اصحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے لیا تھا۔ جس کا ذکر

Marfat.com

قرآن پاک نے ان الفاظ میں فرمایا ہے:

ان الذین یبایعونك انما یبایعون اللّٰہ ط ید اللّٰہ فوق ایدیھم ج (الفتح ۴۸' آیت ۱۰)

ترجمہ: وہ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں' وہ اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں' اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے۔

اس کے علاوہ احادیث مبارکہ سے بھی بیعت کی حقیقت واضح ہے جس میں کسی قسم کے کوئی شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ نمونہ ملاحظہ ہو:

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ابونعیم رحمۃ اللہ علیہ اور ابن عساکر روایت کرتے ہیں:

قال بایعت النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم بیدی ھذہ علی السمع والطاعۃ استطعت (حیاۃ الصحابہ' ا۔۲۳۲)

ترجمہ: فرماتے ہیں: میں نے اس ہاتھ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سمع وطاعت پر بیعت کی ان اشیاء کے بارے میں جن کی میں استطاعت رکھتا تھا۔

عتبہ بن عبد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

بایعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم سبع بیعات خمس علی الطاعہ واثنتین علی المحبۃ (حیاۃ الصحابہ' ا۔۲۳۲)

ترجمہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر سات بیعتیں کیں جن میں سے پانچ اطاعت اور دو محبت پر تھیں۔

اس کے علاوہ کتاب مقنون نے وسیلہ کا ذکر کیا' صادقین کے ساتھ وابستہ ہو جانے کا حکم دیا وغیرہ۔ درحقیقت یہ بھی بیعت ہی کا ذکر ہے کیونکہ وابستہ ہو

Marfat.com

جانا یا وسیلہ اختیار کرنا' ایک عہد ہے جس کی تصوف میں بنیادی حیثیت ہے۔ یوں سمجھ لیں کہ بیعت تصوف کا دروازہ ہے۔ بیعت کے معنی ''بیچنے کے'' لیے جاتے ہیں جس کی وضاحت ''عہد'' ہیں۔ یہ وہ عہد ہے جو شیخ کے وسیلہ سے خدا تعالیٰ سے کیا جاتا ہے۔ کیونکہ

دستِ اولیاء دستِ مصطفیٰ است
دستِ مصطفیٰ دستِ خدا است

حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کا بیعت ہونا

۲۵ شوال ۶۰۳ھ بمقام پاکپتن شریف بعد از نماز عصر حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کو اپنی ہمشیرہ کی موجودگی میں بلا کر دست حق پرست پر بیعت فرمایا۔ اس وقت سرکار صابر رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک تقریباً گیارہ برس تھی۔ حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کو بیعت فرمانے کے بعد تمام رموز باطنیہ سے آگاہ فرمایا اور سینے کے ساتھ لگا کر اسرار و معرفت و طریقت کے تمام مخزن اور علم حقیقت کے گنجینہ سے لبریز کر دیا۔

علمِ حق در سینہ می آید بطرف سینہ ہا

بعد ازاں آپ (بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ) نے اسی سلسلہ میں ایک محفل منعقد فرمائی جس میں حضرت خواجہ عزیز الدین رحمۃ اللہ علیہ' حضرت مظفر جمال بغدادی رحمۃ اللہ علیہ' عبدالقادر بغدادی رحمۃ اللہ علیہ' شیخ محمد بن عیسیٰ ملتانی' مولانا ابوالقاسم' خواجہ بدرالدین رحمۃ اللہ علیہ' شیخ عبداللہ بن مکارم' شیخ داؤد بن عثمان' شیخ عبدالرحیم بن غیاث' شہاب الدین شیرازی' شیخ الغیث یمنی' حضرت ابوالحسن جوسقی' حضرت علی بن ادریس اور حضرت یونس بن یوسف احمد رحمۃ اللہ

Marfat.com

علیہم شامل تھے۔ اس موقع پر تاجر وجیہہ الدین بن رکن الدین سیستانی مدینہ منورہ کی کھجوریں و دیگر اشیاء خوردنی' بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی نذر کے لئے لائے تھے۔ یہی خوردونوش کا سامان بعدازختم شریف تمام حاضرین محفل میں تبرکاً تقسیم کیا گیا۔ اس روز حضور صابر سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنا حصہ تناول فرمایا۔

حضرت مائی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا کی ہرات واپسی

جب حضرت مائی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا نے دیکھا کہ میری حسب منشاء علی احمد کی تعلیم وتربیت اور پرورش ہو رہی ہے تو آپ نے واپس ہرات جانے کا فیصلہ کر لیا۔ اس سلسلہ میں آپ نے حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات کی اور واپسی کی اجازت کے ساتھ ساتھ اپنے لخت جگر کے حوالہ سے دو باتیں گوش گزار کیں۔ آپ نے کہا: بھائی جان! میں یہاں سے مطمئن واپس جا رہی ہوں۔ اب علی احمد .... (انشاء اللہ) آپ کے زیر سایہ ہی پروان چڑھے گا۔ البتہ دو باتیں بالخصوص کہنا چاہتی ہوں۔ اول تو یہ کہ میرا بیٹا شرمیلا بہت ہے' کسی سے کوئی چیز خود مانگتا ہے اور نہ ہی بلا اجازت لیتا ہے۔ اس لئے اس کے کھانے پینے کی دیکھ بھال خود رکھئے گا۔ ایسا نہ ہو کہ وہ بھوکا رہے۔ یہ سن کر بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تبسم فرمایا اور سرکار صابر پاک (رحمۃ اللہ علیہ) کو اسی وقت بلا کر لنگر کا جملہ انتظام سپرد کر دیا۔ فرمایا: بیٹا علی احمد! اب سے تمام فقراء' مساکین اور غرباء تمہارے ہاتھ سے لنگر حاصل کریں گے۔ اب یہ ذمہ داری تمہاری ہے۔ یہ دیکھ کر مائی صاحبہ خوش ہوگئیں۔ اس کے بعد بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے دوسری بات دریافت کی' مائی صاحبہ نے کہا: میری دوسری آرزو یہ ہے کہ اب کی بار جب میں پاکپتن آؤں گی تو اپنی

Marfat.com

بھتیجی سے علی احمد---------کی شادی کروں گی۔ بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے دوبارہ تبسم فرمایا۔

بعدازاں مائی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا اطمینان کے ساتھ خوشی خوشی پاکپتن شریف سے ہرات کی جانب روانہ ہوگئیں۔

(حق اللہ حق محمد حق صابر رحمۃ اللہ علیہ)

باب چہارم بحوالہ: شہنشاہ کلیر، تذکرۂ جلیل، تذکرہ صابر رحمۃ اللہ علیہ، کلیر کا چاند۔

Marfat.com

باب پنجم

خدماتِ لنگر و استغراقی کیفیات

حضرت بابا فریدالدین کا لنگر خانہ

حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی تشریف آوری سے قبل سرزمین اجودھن (پاکپتن شریف) پر باطلی قوتوں کا راج تھا' ہر طرف کفر و شرک کی بدبو پھیلی ہوئی تھی' پورا شہر مسکن باطل بنا ہوا تھا...... ہر سو افعال بد کا راج تھا' توحید و رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی شخص قائل نہ تھا' بت پرستی سے لے کر نفس پرستی کے پیروکار نظر آتے تھے۔ اس باطل کے گھٹا ٹوپ اندھیرے میں حضرت بابا صاحب' حضرت خواجہ قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ کے حکم سے آفتاب حق بن کر طلوع ہوئے' آپ کے آتے ہی کفر کی شب دیجور اسلام کی ابدی روشنی میں تبدیل ہوگئی۔ بلاشبہ اجودھن کی تمام غلاظتیں دور ہوگئیں' باطل مع سامان ظلم و استبداد دفع ہونے پر مجبور ہوگیا' آپ نے نہ صرف خطۂ اجودھن کو نگاہِ فقر سے پاک و پوتر کر دیا بلکہ پاکپتن شریف بنا دیا۔

ع دھوئے گئے ہم ایسے کہ بس پاک ہوگئے

دلوں اور ذہنوں کے انتشار اور کدورتیں دور کر کے درس اسلام سے نوازنا شروع کر دیا۔ تعلیم ظاہری و باطنی سے مستفیض فرمایا۔ جہاں مسجدیں' عبادت خانے اور درسگاہیں تعمیر کروائیں' وہاں ہی غرباء' فقراء' مساکین و مسافروں کے لئے لنگر خانے بھی بنوائے۔ جہاں صبح و شام لنگر کا وسیع انتظام کروایا جاتا تھا۔

Marfat.com

تقسیم لنگر و صابر سرکار رحمۃ اللہ علیہ

جیسا کہ صفحاتِ گزشتہ تحریر کیا گیا ہے کہ آپ کی والدہ ماجدہ کی موجودگی میں قبلہ بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے لنگر کے تمام فرائض آپ کے سپرد کر دیئے' اس وقت آپ کی عمر مبارک گیارہ برس تھی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آپ نے ۲۶ ماہ شوال ۶۰۳ ھ کو پہلی دفعہ لنگر تقسیم فرمایا' آپ کے لنگر تقسیم فرمانے کا معمول یہ تھا' نماز فجر ادا کرنے کے بعد حجرہ میں مصروف عبادت ہو جاتے یہاں تک کہ نماز اشراق ادا کرتے...... پھر حجرہ سے باہر تشریف لاتے' درگاہ شریف میں موجود غرباء' فقراء' مساکین' مسافروں' مہمانوں اور دربار عالیہ کے خدامؑ میں اپنے دست مبارک سے لنگر تقسیم فرماتے۔ خدمات لنگر سرانجام دینے کے بعد دوبارہ حجرہ میں تشریف لے جاتے اور عبادت میں مشغول ہو جاتے۔ نفلی عبادت کے علاوہ استغراقی کیفیت کے تسلسل میں صرف فرض نمازوں کے وقت خلاء رونما ہوتا...... وگرنہ تمام دن اور رات یہ سلسلہ جاری رہتا۔ آپ دن میں دوسری مرتبہ لنگر تقسیم فرمانے کے لئے بعداز نماز مغرب تشریف لاتے' اس طرح دن میں دو مرتبہ اپنے دست مبارک سے لنگر تقسیم فرماتے۔ اول صبح کو اور دوسری مرتبہ مغرب کے بعد۔ پھر بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضری دیتے اور درس و تدریس سے مستفیض ہوا کرتے۔

حضرت شیخ فضل الرحمان (چچازاد حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ) اپنی تصنیف ''نظیر الخطیب'' میں تحریر فرماتے ہیں کہ علی احمد (رحمۃ اللہ علیہ) لنگر تقسیم فرما کر تنہا حجرہ میں چلے جاتے اور ذکر و فکر میں محو ہو جاتے...... شب و روز عبادت و ریاضت کیا کرتے کہ بوجہ صوم دائی جسم اطہر کمزور و نحیف ہوتا چلا گیا کیونکہ اس عرصہ کے دوران آپ نے لنگر کا ایک دانہ بھی اپنے منہ میں نہ ڈالا

Marfat.com

بلکہ کئی کئی روز حالت روزہ میں گزار دیتے...... جب بھوک کی شدت انتہا کو پہنچتی تو جنگل کی طرف نکل جاتے۔ وہاں جنگلی خودرو پھل، پھول، درختوں کی پتیاں اور برگ سبز توڑ کر کچھ تناول فرما لیتے۔ صاحب تذکرۂ جلیل بیان کرتے ہیں کہ صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ نے بارہ سال تک باورچی خانہ کی خدمت کو انجام دیا مگر خود ایک لقمہ بھی نہ کھایا صرف درختوں کی پتیاں کھا کر گزارہ کر لیا کرتے۔

نہ کھانا آپ نے کھایا، کھلایا کل زمانے کو
خدا نے اپنی رحمت سے انہیں صابر بنایا ہے

گریہ زاری

والدہ محترمہ کی ہرات واپسی کے بعد حضور مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ اپنے حجرے میں مسلسل ریاضت و مجاہدات میں مشغول ہو گئے۔ ۱۱ ذیقعد ۶۰۳ھ کو بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کو مکاشفۂ باطن سے معلوم ہوا کہ علی احمد صابر (رحمۃ اللہ علیہ) اپنے حجرے میں مصروف آہ و زاری ہیں۔ جب اگلے روز مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ لنگر تقسیم فرما کر اپنے حجرے کی جانب چل دیئے تو بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی ان کے ہمراہ ہو لئے اور حجرے میں پہنچ کر فرمایا: بیٹا علی احمد! تم گزشتہ شب گریہ زاری میں کیوں مصروف تھے؟ یہ سنکر سرکار صابر رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا: حضور! آپ سے کچھ حجاب نہیں، بلاشبہ آپ میری حقیقت سے آگاہ ہیں لیکن حکم کی تعمیل میں لب کشائی کی جسارت کرتا ہوں کہ مجھ کو اپنے سلوک کے حذف ہو جانے کا رنج ہے۔ خدا تعالیٰ نے مجھے تمام دنیا سے علیحدہ کر دیا ہے اب کوئی بھی بندگان خدا میں سے سوائے اولیاء اللہ، رجال الغیب اور والدہ صاحبہ (اور جسے خدا چاہے) کے میرے نزدیک نہ آ سکے گا۔ یہ سن کر بابا صاحب خاموشی کے ساتھ واپس تشریف لے گئے اور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

نے حجرے کا دروازہ معمور فرما لیا۔ "لی مع اللّٰہ وقت"

وفات پسران بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ و جلال صابر رحمۃ اللہ علیہ

اے جلالِ - حیدری شیرِ نیستانِ جلال
اے جمالِ ذاتِ مطلق مظہرِ شانِ جلال

حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف ''سرالعبودیت'' میں تحریر فرماتے ہیں کہ میں اکثر اوقات بسلسلہ تبلیغ احکام طریقت و حقیقت سفر کیا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ جب میں سفر سے واپس آیا تو معلوم ہوا ۲۷ محرم الحرام ۶۱۰ھ شنبہ کے یوم بوقت زوال میرا ایک فرزند نعیم الدین جس کی عمر تین برس تھی' کھیلتا کھیلتا علی احمد (رحمۃ اللہ علیہ) کے حجرہ کے پاس پہنچ گیا۔ دروازے کے راستے اندر کی طرف جھانکنے لگا...... بس جھانکنا ہی تھا کہ خون کی ایک قے آئی اور جاں بحق ہو گیا۔ دوسرا واقعہ جو مجھے سنایا گیا وہ یکم صفر ۶۱۰ھ کو پیش آیا۔ اس سے چھوٹا فرزند جس کی عمر ایک برس اور نام فرید بخش تھا جو نماز جمعہ سے قبل علی احمد (رحمۃ اللہ علیہ) کے حجرہ کے سامنے کھیل رہا تھا۔ اتفاقاً اس نے حجرے کی جانب کھڑے ہو کر پیشاب کر دیا...... اسی وقت ایک زہریلے بچھو نے اسے کاٹ لیا جس کے ساتھ ہی تمام بدن سے خون جاری ہو گیا...... ایک پہر بعد وہ بھی جاں بحق ہو گیا۔ میں نے یہ دونوں واقعات سن کے خداموں کو سخت ہدایت کی کہ تم نہیں جانتے ہو' علی احمد (رحمۃ اللہ علیہ) ایک برہنہ شمشیر ہے۔ جو کوئی اس سے بے ادبی یا گستاخی کرے گا' وہ ہلاک ہو جائے گا اور جس پر اس کی نظر جلال پڑ جائے گی' وہ ضرور شکارِ قضا ہو جائے گا لہٰذا جس وقت وہ حجرے سے باہر نکلے تو خبردار رہا کرو اور سامنے جانے سے گریز کیا کرو۔ اس چیز کا بھی خیال رکھو! کسی کو حجرہ علی احمد--------- کے قریب مت

Marfat.com

جانے دو۔ چنانچہ یہ سن کر تمام خُدام خائف ہو کر متنبہ ہو گئے۔

ان واقعات کے گیارہ روز بعد بتاریخ ۱۲ ماہ صفر ۶۱۰ھ دوشنبہ کے روز فرزند عزیز الدین جس کی عمر ۲۲ برس تھی...... جو علی احمد رحمۃ اللہ علیہ کی بغیر اجازت لنگر خانے میں چلا گیا اور ابوالقاسم بھنڈاری سے کہا کہ ہر روز علی احمد اللہ لنگر تقسیم کرتے ہیں...... آج لاؤ میں بانٹوں گا' مگر بھنڈاری نے منع کیا اور ادب کی حدود میں رہ کر سمجھایا کہ آپ مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ کے جلال سے واقف نہیں...... وہ ایک ننگی تلوار ہیں لہٰذا آپ ان کی بغیر اجازت یہ کام انجام نہ دیں وگرنہ نقصان ہوگا اور اب ان کے تشریف لانے کا وقت بھی ہو چکا ہے...... برائے مہربانی! آپ واپس چلے جائیں مگر عزیز الدین نے ایک نہ مانی اور جواب دیا: ہمارے باپ کا لنگر ہے تم ممانعت کیوں کرتے ہو' یہ کہہ کر لنگر تقسیم کرنا شروع کر دیا۔ ابوالقاسم بھنڈاری نے ایک حصہ چھپا کر رکھ دیا۔ جو بعد میں عزیز الدین نے زبردستی چھین کر تقسیم کر دیا اور واپس گھر جا کر اپنی والدہ و ہمشیرہ سے کہنے لگا۔ آج لنگر میں نے تقسیم کیا ہے۔ انہوں نے سوال کیا: کیا تم نے علاؤ الدین اللہ کی اجازت سے تقسیم کیا ہے یا بغیر اجازت کے؟ عزیز الدین نے کہا: لنگر میرے پدر انور کا ہے بھلا مجھے کسی کی اجازت کی کیا ضرورت ہے۔ یہ سن کر والدہ عزیز الدین بہت خائف ہوئیں اور کہا تو نے بڑا غضب کیا ہے۔ پہلے دو بچوں کا صبر کر چکی ہوں......اب خدا خیر کرے۔

اسی اثناء میں علی احمد (رحمۃ اللہ علیہ) حسب معمول حجرہ سے باہر نکلے اور ابوالقاسم بھنڈاری سے کہا: لاؤ لنگر تقسیم کریں۔ بھنڈاری نے دست بستہ عرض کیا: عالی جاہ! آج لنگر تو میاں عزیز الدین تقسیم کر گئے ہیں۔ علی احمد (رحمۃ اللہ علیہ) نے کہا: کیا کچھ حصہ باقی بچا ہے تو بھنڈاری کا نفی میں جواب دینا ہی تھا

Marfat.com

کہ علی احمد (رحمۃ اللہ علیہ) نے جلال میں آ کر کہا: کیا وہ ابھی زندہ ہے؟ یہ کہنا تھا کہ عزیزالدین کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ تمام گھر میں کہرام برپا ہو گیا۔ میں نے بھی سن کر کہا: وہ کیوں بے اجازت ان کی مقرر کردہ خدمت میں دخل دینے گیا تھا۔ بس اس نے اپنے کیے کا ثمر پایا ہے۔

کوئی تسبیح رولن دی
چپ کر مہر علی
ایہہ جاء نہیوں بولن دی

آمد پاکپتن شریف والدہ حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ

ان تینوں واقعات کے چند روز بعد حضرت علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ نے ہرات پہنچ کر حضرت مائی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا کو تمام تفصیل سنائی۔ جسے سنتے ہی آپ انتہائی مغموم ہوئیں اور تعزیت و معذرت کی خاطر پاکپتن شریف کا قصد کیا۔ چنانچہ آپ ہرات سے حضرت علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ پاکپتن کے لئے روانہ ہو گئیں۔ ۱۹ جمادی الاول ۶۱۰ھ بروز جمعہ بوقت نماز عصر پاکپتن شریف پہنچ گئیں اور اپنے بھائی سے اظہار افسوس کے ساتھ ساتھ معذرت خواہ ہوئیں مگر بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں، جو کچھ بھی ہوا ہے اس میں مشیت ایزدی تھی...... میں علی احمد (رحمۃ اللہ علیہ) کی حقیقت سے اچھی طرح واقف ہوں، اس میں اس کی کچھ خطا نہیں کیونکہ وہ اکثر و بیشتر مقام لاہوت پر فائز ہوتا ہے لہٰذا تمہیں ذہن پر ندامت سوار کرنے کی ضرورت نہیں۔

"سر تسلیم خم ہے جو مزاجِ یار میں آئے"

اس واقعہ کے کچھ روز بعد مائی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا نے بابا صاحب رحمۃ

Marfat.com

اللہ علیہ کی موجودگی میں اپنے لخت جگر کو دیکھنے کے لئے طلب فرمایا۔ اس وقت حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کو جسمانی خوراک ترک کئے ہوئے پورے سات برس (بعض مؤرخین کے مطابق بارہ برس[1] گزر چکے تھے)۔

آپ کا جسم مبارک انتہائی مختصر استخوان کا ڈھانچہ محسوس ہوتا تھا بلکہ نور کا ہیولہ سا دکھائی دیتا تھا۔ یہ حقیقت تو تقریباً ہر تذکرہ نویس نے رقم کی ہے کہ آپ کے چہرہ مقدس کی طرف عام نظر نہیں اٹھ سکتی تھی۔ اگر کوئی صاحب یہ جسارت کرتا تو فوراً استغراقی کیفیت سے ہمکنار ہو جاتا۔ بعض کمزور دل کے حضرات تو کئی کئی روز تک بے ہوش رہتے یا مجذوب ہو جاتے لیکن تصوف کی عملی دنیا میں کامل حضرات حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کے دیدار کی نعمت سے فیضیاب ہوتے تھے جن کی وساطت سے بیان کیا جاتا ہے کہ مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ کو خدمات لنگر کے دوران غذا ترک کرنے سے جسمانی کمزوری تو واقع ہوئی مگر اس صبر عظیم کا اندازہ آپ کے چہرہ انور سے لگانا' مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن تھا...... یوں محسوس ہوتا جیسے آپ کا چہرہ مقدس انوار الٰہیہ کا مرکز ہے...... جسمانی نقاہت کے باوجود جسم میں چستی بھری ہوئی تھی...... اور رخسار نورانیت سے تابناک تھے۔

زندگی بھر کچھ نہ کھایا' خود پڑھی اپنی نماز
کوئی دنیا میں نہیں ہے تیرا ہمسر' السلام

جب مائی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا نے آپ کی جسمانی حالت دیکھی تو تڑپ اٹھیں اور بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے اس طرح مخاطب ہوئیں۔ بھائی صاحب! میں نے جو جاتے وقت آپ سے عاجزانہ درخواست کی تھی کہ میرا علی احمد ------- انتہائی شرمیلا ہے۔ جب تک آپ خود اسے کھانے کو نہ پوچھیں گے' وہ کچھ کھائے گا نہ پئے گا مگر افسوس! آپ نے اسے بھوکا مار ڈالا۔ بابا

---

[1]...... نکتہ چیں حضرات اصحاب صفہ وحضرت عُزَیر علیہ السلام کے حالات زندگی سے آگاہی حاصل فرمائیں۔

Marfat.com

صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے یہ سن کر فرمایا: میں نے تو اسی روز سے تمام لنگر خانے کا انتظام علی احمد (رحمۃ اللہ علیہ) کے سپرد کر دیا تھا۔ اس سے پوچھو کہ اس نے کھانا کیوں نہیں کھایا؟ جب والدہ نے دریافت کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: مجھے لنگر تقسیم کرنے کی خدمت پر مامور فرمایا گیا تھا...... جس میں اپنے کھانے کا حکم شامل نہیں تھا تو بھلا میں بلا اجازت کیسے خود کھاتا۔ یہ سنتے ہی بابا صاحب نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو سینے سے لگا لیا اور تین مرتبہ فرمایا: میرا صابر بچہ' میرا صابر بچہ' میرا صابر بچہ' بعدازاں فرمایا: انشاء اللہ اب دونوں جہاں اسے صابر (رحمۃ اللہ علیہ) کے نام سے یاد کریں گے۔

"ان اللّٰہ مع الصابرین"

نہ کھانا آپ نے کھایا' کھلایا کل زمانے کو
خدا نے اپنی رحمت سے انہیں صابر بنایا ہے

تب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ہمشیرہ کی طرف دیکھ کر فرمایا: بہن! علی احمد اللہ کو خدا تعالیٰ نے کھانے کے لئے پیدا نہیں فرمایا۔ حالانکہ ایام شیر خواری میں علی احمد (رحمۃ اللہ علیہ) کے صبر و استقلال سے تم بھی اچھی طرح واقف ہو' تم سے علی احمد (رحمۃ اللہ علیہ) کی حقیقت پوشیدہ نہیں اور تم عالم رویاء کے بھی تمام احکام سے شناسا ہو۔ تمہیں علی احمد (رحمۃ اللہ علیہ) کی فضیلت و عظمت سے آگاہ کر دیا گیا ہے۔ اب میں پھر تمہیں بعضے احوال (جو ابھی ظہور پذیر ہوئے) اور جلال صابر (رحمۃ اللہ علیہ) سے مطلع کرتا ہوں۔

(حق اللّٰہ حق محمد حق صابر رحمۃ اللّٰہ علیہ)

باب پنجم بحوالہ: حقیقت گلزار صابری' تذکرہ علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ (از سخاوت مرزا)' تذکرۂ جلیل۔

Marfat.com

باب ششم

عالمِ شباب

عظمتِ سرکار صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ

یہ حقیقت ہے کہ آپ کی شان و مقام عقل وخرد کی دسترس سے بہت اولیٰ ہے۔ جہاں آپ کی عظمتوں کا باب اول شروع ہوتا ہے' وہاں تک عقلِ ناتواں کی رسائی نہیں۔ بلاشبہ آپ کی ذاتِ مقدس مظہرِ شانِ ذوالجلال ہے جو عقلی مشاہدے کی پہنچ سے بہت بلند ہے۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کوہ طور پر کھڑے ہو کر جلوے کی تمنا ظاہر کی تو جواب آیا: "لن ترانی" (تو مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکے گا) اور جب ایک تجلی نے بے حجاب ہونا چاہا...... تو کیا ہوا؟ کسی سے پوشیدہ نہیں مگر یہاں صورتحال ہی کچھ اور ہے جسے قلندر لاہوری نے خوب فاش کیا۔

چھپایا حُسن کو اپنے کلیم اللہ سے جس نے
وہی ناز آفریں ہے جلوہ پیراء نازنینوں میں

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسے خاص وقت کی طرف اشارہ فرمایا: "لی مع اللہ وقتٌ" یعنی یہ وہ وقت ہے جب عبد اپنے معبود میں اس طرح محو ہو جاتا ہے جیسے قاب قوسین کی مثال ہے۔ دوئی نام کی کوئی چیز نہیں رہتی۔ وفی انفسکم ط افلا تبصرون (۲۱:۵۱) کے درمیان حائل جسمانی ونفسانی

Marfat.com

تمام قالب ہٹ جاتے ہیں اور طالب کو حبل الورید کی قربت اپنی اندر ضم کر لیتی ہے۔ پھر کہہ سکتا ہے کہ

رانجھا رانجھا کر دی نی میں آپے رانجھا ہوئی
سدو نی مینوں دھیدو رانجھا' ہیر نہ آکھے کوئی

عین اسی طرح حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کی حیات طیبہ کا ہر ایک لمحہ اسی قربت اور مقام پر فائز نظر آتا ہے۔ بچپن سے لے کر عالمِ شباب تک زندگی کا ہر لحظہ فنا فی اللہ کے رنگ میں رچا ہوا تھا۔

صاحب مراۃ الاسرار تحریر کرتے ہیں کہ حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کمال عظمت کے حامل تھے۔ بلند حال اور قوی ہمت تھے۔ آپ ابتدائے سلوک سے ہی اس قدر ریاضت' مجاہدہ اور ترک و تجرید پر عمل پیرا ہوئے کہ احباب آپ کی قربت کی تاب نہ لا سکتے تھے اسی لیے آپ ہمیشہ خلوت میں رہا کرتے تھے۔ آپ تمام صوری و مصنوعی قیود سے آزاد اور بے نیاز تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تمام دہر و آفاق سے بے پروائی' ہمہ وقت عالم استغراق میں محویت' اس بات کی عین دلیل ہے کہ آپ کو عہد طفلی سے ہی اس قدر بلند و بالا مقام حاصل ہوا جس کی مثال نہیں ملتی۔

"بے مثل عمراں اخیر آکھاں ملے جد نہ کوئی نظیر تیری"

آپ کی حیات طیبہ کا ہر موضوع ہی مصور ازلی کے اعلیٰ کمالات سے درخشاں ہے۔ آپ کی سیرت کے تمام باب مجموعہ اوصاف الٰہیہ کا پرتو ہیں۔ آپ کی تمام سوانح عمری مصور حقیقی کا عکس ہے۔ بقول شاعر:

جس کسی مصور کے شاہکار ہو تم
اس نے صدیوں تمہیں سوچا ہو گا

Marfat.com

کسی کی کیا مجال جو آپ کے مقامات بلند تک رسائی حاصل کر سکے بلکہ آپ کی عظمتوں کو دیکھ کر ملائک وقدسی بھی حیران وششدر ہیں۔آپ فرماتے ہیں:

اِمروز شاہِ شاہاں مہماں شُدست مارا

جبرائیل با ملائک درباں شُدست مارا

غلام معین الدین عبد اللہ الخویشگی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ آپ عظیم المرتبت اور بلند ہمت تھے۔ ابتداء ہی میں ریاضت و مشقت اور مجاہدات میں اپنا وقت بسر کرتے رہے۔آپ جن اوصاف کے حامل تھے بے شک ان کی نظیر نہیں ملتی۔

سرمایۂ فیض فضل نموں، گل چیں بہارِ کُن فیکوں

کشاف دقائق لم یزلی، مخدوم علی احمد صابر

نکاح وجلالِ مخدوم صابر رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مائی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا جو کہ ابھی پاکپتن شریف میں ہی مقیم تھیں، سوچا کہ اب میرا علی احمد صابر (رحمۃ اللہ علیہ) پوری طرح عالم شباب میں پہنچ چکا ہے۔کیوں نہ اب اس کی شادی کر دی جائے۔ بے شک آپ کی والدہ کی سوچ شفقت مادرانہ کی متقاضی تھی مگر آپ کے حالات وکیفیات سے بالکل متضاد تھی کیونکہ جن کیفیات جذب میں آپ ہمہ وقت محو رہتے تھے وہاں کسی دوسرے کی رسائی بھلا کیسے ممکن ہو سکتی تھی۔ بہرحال مائی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا نے آپ کی شادی کے بارے میں حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کی: بھائی جان! اب آپ علی احمد (رحمۃ اللہ علیہ) کو اپنا بیٹا بنالیں اور اپنی صاحبزادی کے ساتھ اس کی شادی کر دیں۔

یہ سن کر بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اے بہن! علی احمد کی کیفیات و

Marfat.com

مقامات کو سمجھنے کی کوشش کرو...... وہ شادیوں سے پاک ہے اس پر ہر وقت حالت جذب کا غلبہ رہتا ہے اور اکثر اوقات مقام لاہوت پر ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں علی احمد کی شادی کرنا نقصان اٹھانے کے مترادف ہے۔

یہ سنتے ہی مائی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا نے آزردہ خاطر ہو کر کہا: ممکن ہے یہ وجہ بھی ہو لیکن بڑی وجہ تو یہ ہے کہ علی احمد یتیم ہے اور میں بیوہ ہوں' اس لئے آپ اپنی بیٹی کا ہاتھ دینے سے پہلوتہی کر رہے ہیں۔ یہ سن کر بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ہمشیرہ کو تسلی و تشفی دے کر فرمایا کہ اگر یہ بات ہے تو تمہیں اختیار ہے' جس دن چاہو نکاح پڑھوا دو' مجھے کوئی عذر نہیں۔

چنانچہ ۲۱ شوال بروز بدھ بعد از نماز عصر ۶۱۳ھ کو حضور مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ کا نکاح بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی صاحبزادی سے کر دیا گیا۔ رات کے وقت مائی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا نے آپؒ کے حجرے میں چراغ روشن کر کے دلہن کو حجرہ میں پہنچا دیا اور خود باہر تشریف لے گئیں۔

اس وقت سرکار صابر رحمۃ اللہ علیہ مراقبہ میں مصروف تھے اور آپ کی دلہن تمام شب دست بستہ باادب ایک کونے میں کھڑی رہیں' بوقت تہجد جب آپ نے مراقبہ سے سر اٹھایا تو دلہن کو دیکھ کر شان جلال میں آ کر فرمایا:

تم کون ہو؟

دلہن نے جواباً عرض کیا:

حضور کی زوجہ ہوں......

سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہاں بشریت نام والی کوئی چیز نہیں' یہاں جو ہے وہ ان تمام بکھیڑوں سے پاک ہے۔[1]

---

[1]...... یہ وہ مقام بلند ہے جب عبد اپنے معبود میں سما جاتا ہے' تمام بشری خصلتیں فنا ہو جاتی ہیں جس طرح حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسی کیفیات میں بے ساختہ فرمادیا کرتے (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

Marfat.com

بس اتنا فرمانا تھا کہ ایک شعلہ نمودار ہوا جس نے دلہن کو جلا کر راکھ کا ڈھیر بنا دیا۔ ادھر حجرہ میں یہ حادثہ ہوا ادھر بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اچانک آہ بھری اور فرمایا: وہی ہوا جس کا مجھے خدشہ تھا۔

بہن نے پوچھا:

بھائی کیا ہوا ہے؟

فرمایا: خود جا کر صابر کے حجرہ میں دیکھ لو لہٰذا مائی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا نے اندرون

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ سے

"انا احمد بلا میم وانا عرب بلاعین"۔ اسی طرح حضرت منصور رحمۃ اللہ علیہ نے نعرہ ''انا الحق'' لگایا' جس کے متعلق خواجہ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

من نمی گویم انا الحق' یار می گوید بگو

(یعنی! میں نہیں کہتا کہ میں حق ہوں مگر میرا محبوب (اللہ) کہتا ہے کہ تو کہہ دے)

اسی ضمن میں حدیث قدسی صلی اللہ علیہ وسلم ملاحظہ ہو:

فکنت سمعه الذی یسمع به وبصربه ویده التی یبطش بها وان سالنی لاعطینه

(مشکوٰۃ' ص ۱۹۷' بخاری' ص ۹۶۳' ج ۲)

''تو پھر میں اس کے کان بن جاتا ہوں' وہ ان کانوں سے سنتا ہے' میں اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں' وہ ان آنکھوں سے دیکھتا ہے' میں اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں' وہ ان سے پکڑتا ہے اور میں اس کے پاؤں بن جاتا ہوں' وہ ان سے چلتا ہے اور جب کوئی مقرب خدا' اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کا سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو وہ چیز عطا فرما دیتا ہے''۔

اسی طرح ارشاد خداوندی ہے: "فاذکرونی اذکرکم" یعنی! تم مجھ کو یاد کرو میں تم کو یاد کروں گا' پھر جس کی زندگی کا ہر ایک لحظہ خدا تعالیٰ کی یاد میں مستغرق ہو تو اس کے بارے میں کیا کہا جا سکتا ہے۔

بقول میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ:

قطرہ وچ پیا دریاوے وت اوہ کون کہاوے
جس تے اپنا آپ گواوے آپ اوہ بن جاوے

Marfat.com

حجرہ کے پہنچ کر دیکھا کہ صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ تنہا مراقبہ میں مصروف ہیں اور ایک طرف راکھ کا ڈھیر پڑا ہوا ہے۔ آپ نے انتہائی غصہ میں آ کر صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کی پشت پر دونوں ہاتھ مارے اور کہا: آہ' اب میں تیرے ماموں کو کیا جواب دوں گی؟ مگر حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ نے تمام واقعہ سے لاعلمی کا اظہار کیا کہ مجھے کچھ علم نہیں' یہ کیسے اور کب ہوا؟ تب مائی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا نے نکاح کی جملہ تفصیل بیان فرمائی...... مگر سرکار صابر رحمۃ اللہ علیہ نے وہ ہی جواب دیا' مجھے اس واقعہ کا بالکل علم نہیں ہے۔

پاؤں اُٹھ سکتے نہیں منزلِ جاناں کے خلاف
یوں اگر ہوش کی پوچھو تو مجھے ہوش نہیں

وصالِ پُرملال حضرت مائی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا

حضرت مائی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کی پشت مبارک پر ہاتھ مارتے ہی علیل ہو گئیں...... ساتھ ہی ساتھ بہو کی اچانک موت نے دل پر اتنا گہرا اثر ڈالا' جس کے باعث آپ مرض دق کا شکار ہو گئیں اور ''مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی'' کے مصداق دن بہ دن یہ بیماری طول پکڑتی گئی۔ تمام جسم مرض دق کے اثر سے انتہائی لاغر ہو گیا۔

یکم محرم الحرام ۶۱۴ھ کو شدید بے چینی اور گھبراہٹ کا سامنا رہا' اس کے باوجود شرعی احکام کی بجا آوری مقررہ وقت پر فرماتی رہیں۔ آخر کار ۲ محرم ۶۱۴ھ اس دار فانی سے عالم حقیقی کی طرف کوچ کر گئیں۔

(اناللہ وانا علیہ راجعون)

جب والدہ صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا کے وصال کی خبر صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کو ملی' تو انہوں نے اسی وقت حجرہ کا دروازہ معمور فرمالیا اور مسلسل نو برس تک عالم

Marfat.com

استغراق میں محو رہے۔

عالمِ استغراق

مائی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا کے وصال کے بعد حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کی استغراقی کیفیات شدت اختیار کر گئیں۔ آپ متواتر نو برس تک حجرہ میں بند رہے۔ صرف تقسیم لنگر کے لئے باہر تشریف لاتے...... لنگر تقسیم فرما کر پھر حجرہ میں اسی کیفیت میں محو ہو جاتے۔ کبھی کبھار تو لنگر بھی مولوی ابوالقاسم بھنڈاری رحمۃ اللہ علیہ (جنہیں آپ نے اجازت دے رکھی تھی) کو تقسیم کرنا پڑتا تھا۔

حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کا نو سال تک مسلسل حجرہ میں معتکف رہنا' اصحابِ کہف کے واقعہ کی یاد کو تازہ کرتا ہے۔ کہاں سے خوراک ملی؟ کیسے زندہ رہے؟ کتنا وقت گزر گیا؟ وغیرہ' ہر سوال کا جواب قرآن پاک کی وضاحت پر مشتمل ہے۔ جس وضاحت کے سامنے دنیا کی ہر کتاب اور عقل ہیچ تر ہے...... کوئی اعتراض قابل یقین نہیں' اس ضمن میں حضرت عُزَیر علیہ السلام کا واقعہ بھی قرآن پاک (سورہ بقرہ) میں وضاحت کے ساتھ آیا ہے جس کے مطابق حضرت عُزَیر علیہ السلام نے سو سال تک حالت نیند میں گزارے۔ مختصراً قرآنی وضاحت ملاحظہ ہو۔

> ترجمہ: ''فرمایا: تو یہاں کتنا ٹھہرا۔ عرض کی: دن بھر ٹھہرا ہوں گا یا کچھ کم فرمایا نہیں تجھے سو برس گزر گئے اور اپنے کھانے اور پانی کو دیکھ کہ اب تک بو نہ لایا اور اپنے گدھے کو دیکھ کہ جس کی ہڈیاں تک نہ سلامت رہیں اور یہ اس لیے کہ تجھے ہم لوگوں کے واسطے نشانی کریں''۔ (البقرہ' تلک الرسل)

Marfat.com

حجرہ سے باہر تشریف لانا و بیعت حوالت

آپ کا استغراق اس قدر قوی تھا کہ نو برس کا طویل عرصہ گزر گیا مگر استغراقی کیفیات میں خلاء رونما نہ ہوا۔ ''سر العبودیت'' میں حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ علی احمد صابر (رحمۃ اللہ علیہ) اپنی والدہ محترمہ کی وفات کے نو برس بعد تک ایک ہی پہلو سے ایک ہی جگہ اپنے حجرہ میں عالم استغراق میں رہ کر محویت فنائے تامہ کے حصول میں مشغول رہا۔ ۱۷ محرم الحرام ۶۲۳ھ بعداز نماز اشراق بموجب حکم باطن میں نے علی احمد صابر (رحمۃ اللہ علیہ) کا حجرہ کھولا...... اور بائیں کان میں سات مرتبہ کلمہ اثبات (کلمہ طیبہ حصہ توحید) بلند آواز سے تلاوت کیا جس کے باعث علی احمد صابر (رحمۃ اللہ علیہ) نے آنکھیں کھول کر دیکھا اور آداب بجا لایا۔ یہاں تک کہ وقت عصر عالم امکان کے اثرات طبیعت پر جلوہ بخش ہوئے۔ بعداز نماز عصر ایک محفل حاضرین سے ترتیب دے کر علی احمد صابر (رحمۃ اللہ علیہ) کو اپنے ہاتھ پر بیعت توبہ اور حوالت سے خاندان چشتیہ عالیہ میں مشرف کر کے کیفیت باطن و مرتبہ سلوک کی تعلیم سے فیض یاب کیا اور کلاہ فضیلت پہنا کے خرقہ اوڑھا دیا۔ اس روز سے علی احمد صابر (رحمۃ اللہ علیہ) ہر شب کو عالم استغراق میں محو رہتا اور دن بھر میری صحبت سے تعلیم تصوف' آداب' آثار' احکام' اصلاح حسنات' اذکار' اشغال افکار اور اسرار وغیرہ سے فضیاب ہوتا' متواتر ستائیس برس تک اسی طرح مجاہدات اور میری تعلیم لسانی پر دل و جان سے عمل پیرا رہا۔

عالمِ مثال و حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ ''سر العبودیت'' میں تحریر فرماتے ہیں کہ ۲۴ رمضان المبارک ۶۵۰ھ کو بعداز نماز تہجد میں نے عالم مثال میں اپنے شیخ

Marfat.com

کامل حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ علی احمد صابر اللہ کو جلد از جلد میرے ساتھ لے چلو۔ میں نے عجلت کے باعث (عالم مثال ہی میں) حجرہ کھولا' علی احمد صابر (رحمۃ اللہ علیہ) کو ہمراہ لیا اور دست بستہ اپنے شیخ کامل کے پیچھے پیچھے روانہ ہوا۔ تھوڑی دیر میں عالم ملکوت سے عالم جبروت کی طرف رجوع ہوا۔ وہاں پہنچ کر دیکھا' چاروں سمت سرخ یاقوت کی مانند انوار کے ابر منڈلا رہے ہیں اور ایک عالیشان دربار منعقد ہے جس میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فخر موجودات و دیگر تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم رونق افروز ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم و دیگر متقدمین و متاخرین کی ارواح مقدسہ حسب مراتب متمکن ہیں...... میں نے بحکم شیخ کامل علی احمد صابر (رحمۃ اللہ علیہ) کو بحضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پیش کیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کمال محبت و شفقت کے ساتھ علی احمد صابر (رحمۃ اللہ علیہ) کے شانہ کو بوسہ دیا اور فرمایا: "ھذا ولی اللّٰہ" پھر میں نے اسی جگہ بوسہ دیا اور کہا: "ھذا ولی اللّٰہ" پھر میرے شیخ کامل خواجہ قطب رحمۃ اللہ علیہ نے اور تمام صحابۂ کبار رضی اللہ عنہم و اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم نے اسی طرح بوسے دیئے اور کہتے گئے "ھذا ولی اللّٰہ" بعد میں اس قدر زیادہ مبارکباد کی آوازیں گونجنے لگیں کہ بے اختیار میری آنکھ کھل گئی۔ جب آنکھ کھلی تو میں نے دیکھا کہ اس قدر روشن و منور رات ہے...... جیسے لیلۃ القدر ہو۔ میں اسی وقت علی احمد صابر (رحمۃ اللہ علیہ) کے حجرہ کی طرف گیا تو دیکھا' حجرہ کا دروازہ خلاف معمول کھلا ہوا ہے اور یوں محسوس ہوا جیسے تجلیات الٰہیہ کے ابر طواف کر رہے ہوں۔ میں نے دیکھا علی احمد صابر (رحمۃ اللہ علیہ) عالم استغراق میں مصروف

Marfat.com

ہے اور تمام ملائکہ' اقطاب' ابدال' اغیاث' رجال الغیب' نقباء' نجباء' بادشاہ جنات وغیرہ علی احمد صابر (رحمۃ اللہ علیہ) کی پشت کو بوسے دے رہے ہیں اور بآوازِ بلند "ھذا ولی اللّٰہ" کہہ رہے ہیں۔

جانِ زُہد الانبیاء صابر علی احمد ولی
نیست پیغمبر ولیکن ہے فدا پیغمبری

مجلس اولیاءِ کرام رحمۃ اللہ علیہم

حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے روحانی الہام اور ظاہری مشاہدے سے یہ بات تو ثابت ہوگئی کہ حضور صابر سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی ولایت کے متعلق عالم ارواح میں خوشیاں منائی گئیں...... اور مہر ولایت کو بوسے دیئے گئے۔ جس میں انبیاء کرام سے لے کر جملہ صحابہ کرام' اہل بیت عظام (رضی اللہ عنہم)' اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم وغیرہ حضرات نے شمولیت اختیار فرمائی لیکن روحانی کانفرنس کے ساتھ ساتھ عوام الناس اور زمانہ حال کے اولیاء کرام کو بھی مشاہدہ کروانا از حد ضروری تھا۔ اس لیے بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے سب سے قبل اولیاء اللہ کی مجلس ترتیب دی تھی۔ جس میں اولوالعزم صوفیائے کرام نے شرکت فرمائی مثلاً حضرت شیخ ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ' حضرت شیخ حمیدالدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ' حضرت شاہ منور علی رحمۃ اللہ علیہ' حضرت شاہ بدیع الدین قطب رحمۃ اللہ علیہ' حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ' حضرت شیخ ابوالعیث بن جمیل رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ شامل تھے۔ بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کو سامنے بٹھا کر تمام حاضرین محفل کے روبرو مہر ولایت کا انکشاف بموجب حکم باطن فرمایا اور تمام حضرات نے یکے بعد دیگرے مہر ولایت کو بوسے دیئے اور "ھذا ولی اللّٰہ" کہہ کر بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو مبارکباد پیش کی۔

Marfat.com

دوسری مجلس و بیعت خلافت

حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں: ۱۴ ماہ ذوالحجہ ۶۵۰ ھ کو دوبارہ ایک خاص مجلس کو ترتیب دیا گیا جس میں' میں نے تمام حضرات موصوفہ بالا کی جانب خطاب کیا کہ اس فقیر (فقیر کا اشارہ بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی طرف فرمایا ہے) کو پوری طرح یاد نہیں کہ میری روح نے عالم ارواح میں ایک سجدہ کیا یا دو سجدے کیے تھے۔ یہ سن کر تمام بزم پر سکوت چھا گیا۔ اس وقت علی احمد صابر (رحمۃ اللہ علیہ) معمول کے مطابق میری نعلین لئے مجلس سے باہر باَدب کھڑا تھا اور نظام الدین (رحمۃ اللہ علیہ) ان کے پیچھے دست بستہ کھڑا تھا۔ علی احمد صابر (رحمۃ اللہ علیہ) نے نظام الدین (رحمۃ اللہ علیہ) سے دریافت کیا کہ بابا صاحب-------کیا ارشاد فرما رہے ہیں۔ نظام الدین (رحمۃ اللہ علیہ) نے بیان کیا تو علی احمد صابر-------نے مجھ سے لب کشائی کی اجازت طلب کی اور بعد از اجازت گویا ہوا۔

اس خادم (صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ نے یہ لفظ اپنی ذات کے لئے استعمال کیا ہے) کو اچھی طرح یاد ہے کہ جس وقت ارواح خاص صف بہ صف کھڑی ہوئی تھیں۔ یہ خادم جناب کی سیدھی جانب کھڑا تھا۔ جب "فاسجدوا" کا حکم ہوا تو یہ خادم بزور ولایت صف انبیاء میں داخل ہو کر حضرت اسماعیل علیہ السلام کے پاس پہنچ کر سجدہ کرنا چاہتا تھا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اپنے پروں پر اٹھا کر آپ کے پاس کھڑا کیا' جب دوسری مرتبہ سجدے کا حکم ہوا تو یہ خادم پھر حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس پہنچا ہی تھا۔ جبرائیل علیہ السلام نے دوبارہ پروں پر بٹھا کر جناب کے پاس پہنچا دیا۔ اسی طرح تین مرتبہ یہ واقعہ ہوا۔ یہ بیان کر کے علی احمد صابر خاموش ہو گئے۔ پھر میں نے علی احمد صابر

Marfat.com

سے کہا۔ کیا تمہارے پاس اس واقعہ کا کوئی ثبوت ہے؟ (باباصاحب رحمۃ اللہ علیہ کا یہ دریافت کرنا درحقیقت مقام صابر رحمۃ اللہ علیہ سمجھانا مقصد تھا) یہ سن کر علی احمد صابر نے جبرائیل علیہ السلام کے پروں کے نشان دونوں شانوں کے درمیان موجود دکھائے۔ میں نے دیکھا نیچے سیدھے شانہ کی پشت پر مرتبہ فنا فی اللہ تحریر ہے اور ساتھ ہی ھذا ولی اللہ بھی کندہ ہے۔ اول میں نے اس مہر ولایت کو بوسہ دیا اور زبان سے ھذا ولی اللہ کہہ کر حاضرین محفل سے خطاب کیا کہ یہ نسبت سلطان الہند خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ سے منتقل ہو کر آئی ہے۔ پھر تمام حاضرین مجلس نے مہر ولایت کو بوسے دے کر ھذا ولی اللہ کہا۔ یہ دیکھ کر بعض حضرات پر رقت طاری ہو گئی۔ جب تمام حاضرین مجلس فیضیاب ہو چکے تو میں نے علی احمد صابر --------- کو امامت' ارشادات خاندان چشتیہ عالیہ سے مستفیض کیا اور سر پر اپنا سبز عمامہ باندھ دیا' سند خلافت جس میں شہر کلیر کی ولایت اور ہندوستان کی غوثیت کا حوالہ تھا۔ تمام حاضرین مجلس کو سنا کر عطا کر دی اور اس سند نامہ پر علی احمد صابر --------- کا ظاہری اسم تمام القاب حقیقی سے تحریر کیا مثلاً بادشاہ دوجہاں' ختم اللہ الارواح' سلطان الاولیاء علاؤ الدین علی احمد صابر' جس کے ساتھ ہی میری زبان سے بے ساختہ نکلا' آج میرا تمام علم ظاہری و علم باطنی علی احمد صابر لے چلا ہے۔

چمن میں پھول کا کھلنا تو کوئی بات نہیں
زہے وہ پھول جو گلشن بنائے صحرا کو

ذوقِ سماع

اس سے بیشتر کہ حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کے حوالہ سے سماع کے متعلق بات کی جائے۔ مناسب ہے کہ اس مضمون کی ابتداء بھی بہترین نمونہ

Marfat.com

عمل یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کی جائے تاکہ اس ضمن میں قارئین کرام کسی الجھن کا شکار نہ ہوں۔ اس حوالے سے عرض ہے: ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کلام الٰہیہ ونعتیہ کلام کے علاوہ دیگر شعراء کا بھی طاہر کلام پسند فرماتے...... اور شوق کے ساتھ سماعت فرمایا کرتے تھے جیسے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے نعتیہ کلام سنتے اور باقاعدہ بزم کا انعقاد فرماتے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی میں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لئے منبر بچھواتے جس پر وہ کھڑے ہوکر نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے فخر کرتے یا مدافعت کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: بے شک اللہ تعالیٰ روح القدس کے ذریعے حسّان (رضی اللہ عنہ) کی مدد فرماتا ہے جب تک کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے فخر کرتے رہیں یا (فرمایا) مدافعت کرتے رہیں''۔

اس کے علاوہ مدینہ شریف میں بنونجار کی بچیوں کا دف بجا کر گانا...... اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا محبت کے ساتھ سننا' یہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا سماع کو پسند کرنے کا واضح ثبوت ہے۔

یہاں طوالت کے خدشہ کو مدنظر رکھتے ہوئے مختصراً عرض ہے کہ نہ اچھے کلام پر پابندی ہے اور نہ ہی اچھی آواز پر' جہاں اچھا کلام خدا تعالیٰ کی عطا ہے وہاں سریلی آواز بھی حضرت داؤد علیہ السلام پر عطا ہوئی ہے۔ اس لیے مختلف بزرگان دین نے سماع کو پسند کیا ہے...... اور محافل کا خصوصی اہتمام فرماتے رہے ہیں...... جس کی وساطت سے عشق الٰہیہ کی حدت میں اضافہ محسوس کرتے رہے

Marfat.com

ہیں اور نفس امارہ کی خواہشات کو مغلوب ہوتا دیکھتے رہے ہیں۔ اسی لیے اہل ذکر حضرات نے ہمیشہ اس ذوق کو بحال رکھا اور دوسروں کو بھی مستفیض فرمایا۔

بالخصوص چشتیہ سلسلہ میں سماع کو ایک عبادت کا درجہ حاصل ہے کیونکہ دوران سماع جہاں حمد و نعت سنی جاتی ہے وہاں انبیاء کرام و اولیاء کرام کے ذکر خیر سے بھی دلوں کو منور کیا جاتا ہے اور یہ ذکر و اذکار عبادت میں شامل ہیں۔ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ملاحظہ ہو۔

ذکر الانبیاء عبادۃ وذکر الاولیاء کفارۃ

یعنی ''انبیاء کا ذکر خیر عبادت اور اولیاء اللہ کی یاد گناہوں کا کفارہ ہے''۔

حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ و ذوقِ سماع

آپ خاندان چشتیہ کے دستور کے مطابق محافل سماع میں ضرور شمولیت فرماتے تھے۔ عبادت و شغل نوری اور لنگر کی خدمات کے علاوہ محفل سماع میں آپ کی دلچسپی تمام مؤرخین نے رقم کی ہے۔ صاحب جواہر فریدی تحریر کرتے ہیں کہ آپ توحید باری تعالیٰ سے بے انتہاء الفت رکھنے کے علاوہ سماع کا ذوق بھی رکھتے تھے۔ اسی طرح حضور سیدن سرکار رحمۃ اللہ علیہ (آستانۂ عالیہ کلس شریف) نے بھی سماع کے متعلق آپ کی توجہ خاص کا کثرت سے ذکر فرمایا کہ حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ سماع سے انتہائی الفت رکھتے تھے۔ اگر راگ کی آواز کان پڑ جاتی تو خلوت کو ترک فرما دیتے اور محفل میں تشریف لے آتے۔ کبھی کبھار دوران محفل ایسا وجد طاری ہوتا' جس کا اثر محفل میں شامل ہر فرد پر ہوتا۔ اس وقت تک کسی شخص کو عالم کیف و سرور سے رہائی نہ ملتی جب تک کہ آپ کی کیفیات کا مقناطیسی اثر کم نہ ہوتا۔ اسی لیے اکثر اوقات بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ آپ کی موجودگی میں محفل سماع کو موقوف فرما دیتے اور دوبارہ

Marfat.com

خلوت میں منعقد فرماتے۔ جس کا ذکر بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیف ''سر العبودیت'' میں ایک جگہ ان الفاظ میں فرمایا ہے ''جس یوم علی احمد صابر اللہ کو سند نامہ وخلافت و دیگر انعامات سے نوازا گیا۔ اسی یوم ختم شریف کے بعد محفل سماع منعقد کی گئی' جب قوالوں نے راگ الاپنا شروع کیا تو علی احمد (رحمۃ اللہ علیہ) پر کیفیت حال کا غلبہ جلوہ بخش ہونے لگا' میں نے مصلحتاً اس وقت سماع موقوف کر دیا اور شب کو مجلس تخلیہ میں سماع دوبارہ سنایا گیا''۔

(حق اللہ حق محمد حق صابر رحمۃ اللہ علیہ)

باب ششم بحوالہ: حقیقت گلزار صابری' تذکرہ علی احمد صابر کلیری (از عالم فقری)

Marfat.com

باب ہفتم

سفرِ ہانسی وجلالِ صابر رحمۃ اللہ علیہ

کون اِس باغ سے اے بادِ صبا جاتا ہے
رنگ رُخسار سے پھولوں کے اُڑا جاتا ہے

ہانسی کی طرف روانگی

بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کو خلافت و دیگر انعامات عطا کرنے کے بعد فرمایا: "اے علی احمد! میں نے عرصہ دراز سے ایک دستور بنا رکھا ہے کہ جس کو بھی سند خلافت عطا کرتا ہوں...... تو جمال الدین ہانسوی کے دستخط اور مہر کے لئے ہانسی بھیجتا ہوں۔ یہ بات اپنی جگہ حقیقت ہے کہ تم کو اس کی ضرورت نہیں مگر میں اپنے تیار کردہ منشور خلافت کو قائم رکھنے کے لئے...... تم کو ہانسی جانے کے لئے کہتا ہوں۔ یہ سن کر صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ نے تعمیل میں سر جھکا دیا اور عرض کیا: جیسے حضور کی مرضی ہو...... اس غلام کو کسی قسم کا عذر نہیں، میں ابھی ہانسی کے لئے روانہ ہو جاتا ہوں۔

لہٰذا بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حکم کے مطابق دوسرے دن بتاریخ ۱۵ ذوالحجہ ۶۵۰ھ بروز دوشنبہ بعد از نماز فجر ہانسی روانگی کے لئے تیار ہو کر باہر نکلے۔ تمام اہلیان پاکپتن شریف و دیگر مسافرانِ سلوک آپ کو الوداع کرنے آئے۔ اس عرصہ میں پاکپتن شریف کے تمام غرباء و فقراء و مساکین، مسافروں کو آپ سے انتہائی قلبی لگاؤ ہو گیا تھا کیونکہ جب آپ عالم سلوک میں ہوتے تو ہر قسم

Marfat.com

کے پریشان حال لوگوں کی معروضات (بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی غیر موجودگی میں) سنتے اور دعا و عطاء سے تشفی فرماتے جس سے سائلان کی جائز دلی حاجات فوراً پوری ہو جاتیں...... اس کے علاوہ صبح و شام ہزاروں لوگ آپ کے دست مبارک سے لنگر کھاتے تھے۔ یہی وجہ تھی جب لوگوں کو آپ کے الوداع (پہلے ہانسی پھر کلیر شریف) ہونے کی خبر ملی تو انتہائی مغموم حالت میں آئے۔ آپ کی سواری کو رخصت ہوتے دیکھ کر ہر آنکھ فراق کی گرمی سے پرنم اور ہر دل بوجھل نظر آ رہا تھا مگر جانے والے کو روک بھی نہیں سکتے تھے اسی لیے زبان پر خاموشی کے پہرے بیٹھے ہوئے تھے۔ بقول شاعر:

ہر ایک نظر میں کوئی اجنبی سی آہٹ ہے
ہر ایک دل میں کوئی خوف ہے سمایا ہوا
غمِ حیات کی تنہا اداس راہوں میں
ترے خیال کو سینے سے ہے لگایا ہوا

مختصراً آپ پاکپتن شریف سے روانہ ہو کر متواتر سفر کرتے رہے، راستہ میں کسی جگہ قیام نہ فرمایا۔ جب آپ وہاں پہنچے تو شیخ جمال الدین آپ کے استقبال کے لئے باہر دروازہ تک تشریف لائے ہوئے تھے۔ حضور صابر سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے استقبال اور تشریف آوری کو تسلیم کیا لیکن آپ سواری (گھوڑے) سے نیچے نہ اترے...... یہاں تک کہ سواری پر سوار ہی لب فرش تک تشریف لے گئے۔ یہ بات اگرچہ شیخ صاحب پر ناگوار گزری مگر پھر بھی انہوں نے ضبط سے کام لیا اور مخدوم صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کی تعظیم و تکریم اور مہمانداری کے تمام فرائض انجام دیئے۔ نماز مغرب ادا کرنے کے بعد حضور صابر سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا خلافت نامہ شیخ صاحب کے آگے پیش کیا۔

Marfat.com

ساتھ ہی اسی وقت دستخط کر دینے کی درخواست کی مگر شیخ جمال نے کہا کہ اس قدر جلدی کیا ہے؟ اس وقت آپ آرام کریں کیونکہ آج مطلع غبار آلود ہے اور آفتاب بھی غروب ہو چکا ہے۔ اندھیرے کی وجہ سے کچھ بھی لکھا پڑھا نہیں جا سکتا لہٰذا صبح ہوتے ہی مہر و دستخط کر دیئے جائیں گے۔ مخدوم صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کے اصرار فرمانے پر چراغ جلایا گیا۔ اتفاقاً اس روز ہوا زور سے چل رہی تھی جس کے باعث چراغ گل ہو جاتا تھا یہ دیکھ کر حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی انگلی اوپر اٹھائی جو مثل شمع روشن ہو گئی۔ شیخ جمال صاحب نے اس عمل کو اپنی توہین سمجھ کر پھونک ماری، جس کے باعث انگلی سے نکلتی روشنی کافور ہو گئی...... اب کی بار حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ نے پورا ہاتھ اوپر اٹھا دیا جس سے سارا احاطہ روشن ہو گیا۔

آنکھیں اگر ہیں بند تو پھر دن بھی رات ہے
اِس میں قصور کیا ہے بھلا آفتاب کا

جونہی آپ نے اپنا دست مبارک روشن کیا تو شیخ جمال جامہ سے باہر ہو گئے۔ قوت بشری نے ایسا غلبہ کیا کہ عنان صبر ہاتھ سے جاتی رہی۔ بلا پس و پیش بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے عطا کردہ خلافت نامہ کو پھاڑ دیا۔ حضور مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ جو عین مظہر جلال تھے، اس حرکت و توہین کی تاب نہ لا سکے۔ صابری تلوار نمودار ہو گئی، جلال میں آ کے فرمایا:

''تو سندِ ما چاک کردی من سلسلہ ترا بریدم''

یعنی تم نے میری سند کو چاک کر ڈالا میں نے تیرے سلسلہ کو ہی قطع کر دیا۔ الغرض حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ اسی وقت پاکپتن شریف روانہ ہو گئے اور بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حضور پیش ہو کر تمام واقعہ عرض کر دیا۔ بابا

Marfat.com

صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے یہ واقعہ سماعت فرما کر مخدوم صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت فرمایا: جب شیخ جمال نے تمہارا خلافت نامہ چاک کیا تو اس وقت تمہاری زبان سے کیا الفاظ ادا ہوئے؟ حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا: جس وقت انہوں نے میرے خلافت نامہ کو پھاڑ دیا تو میں نے کہا: میں نے تمہارے سلسلۂ قطبیت کو جلا کر نیست و نابود کر دیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اوپر سے یا نیچے سے' تو صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ نے جواباً عرض کیا: نیچے سے یعنی ان کے بعد سلسلہ آگے ختم ہو گیا ہے۔ یہ سن کر بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کامل مردوں کا تیر خطا نہیں جایا کرتا۔

اولیاء راہست قدرت از اِلٰہ

تیر جستہ باز گردانند زِ راہ

بعدازاں بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: تم نے یہ اچھا کیا جو اس کا سلسلہ نیچے سے ختم کیا' اوپر سے نہیں کر دیا...... وگرنہ اس کا خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق ہی منقطع ہو جاتا۔ مجھے اس بات کی قدر ہے کہ شیخ جمال نے میری بہت خدمت کی ہے اس لیے تم اسے معافی کے ساتھ ساتھ دوبارہ اپنے سلسلہ میں ضم کر لینا تاکہ تمہارے سلسلہ کی قوت سے وہ باقی رہے۔

یہ حکم سن کر سرکار صابر رحمۃ اللہ علیہ نے تعمیل میں سر جھکا دیا۔

مرد اونیندے مرد تنیندے کردے مرد لویراں

سیون مرد پوشاک بناون شاد کرن دلگیراں

مرداں دے ہتھ کارج سارے آپ خداوند سٹے

دُنیا باغ ولی وچہ مالی بوٹے لادے' پٹے

اس واقعہ کے بعد حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حضور صابر پاک

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ کو کلیر شریف کی دوبارہ سند تحریر کر دی اور فرمایا کہ اب تمہیں میرے سوا کسی کی اجازت کی ضرورت نہیں۔ میں نے تمہیں کلیر کی سلطنت اور ہندوستان کی غوثیت عطا کر دی ہے۔

بعدازاں فرمایا: اے علی احمد صابر! تمہیں کلیر بھیجنے میں یہ حکمت پوشیدہ ہے کہ وہاں بسنے والے کثیر لوگ بت پرستی کا شکار ہیں۔ ہر طرف باطلہ فسادات کا غلبہ ہے۔ تمام اسلامی احکامات (جو کہ دیگر بزرگانِ دین کی وساطت سے کلیر تک پہنچے تھے) ماند پڑ گئے ہیں۔ مجھے معلوم ہوا کہ وہاں کے لوگ نماز تو پڑھتے ہیں مگر بتوں کو آگے رکھ کر...... اور اسی طرح دیگر اسلامی احکامات کو بھی بھول چکے ہیں لہٰذا انتہائی صبر و تحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان لوگوں کو حق کی طرف بلانا...... اور اصل اسلامی روح سے آگاہ کرنا اور اس دوران مجھ سے علیم اللہ ابدال کی وساطت سے رابطہ رکھنا' میں انشاءاللہ تعالیٰ تمہاری رہنمائی کرتا رہوں گا۔

نقل خلافت نامہ

الحمدللہ الذی قوم احسانہٗ علی نعمتہٖ ھوالاخر والظاھر والباطن لاھز مقدم لما اخر ولا معلن لما ابطن ولا مخفی لما اطھر ولا یکاد ینطق الا وائل والا واخر علی ایمانہ اعتبارا وتقائلا والصلوۃ علی رسولہ المصطفی محمد ولہ اھل الودو الا رتضی اما بعد! فاعلموا ایھا الحاضرون والغائبون ان اللہ تعالیٰ اعطی خرقۃ وقلنسوۃ فی المعراج الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو اعطی السیدنا علی اسداللہ الغالب رضی اللہ عنہ' وھو اعطی السید خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ' وعن

Marfat.com

اعطی الخواجه عبدالواحد بن زید قدس سرہ' وھو الاعطی الخواجه فضیل بن عیاض نوراللّٰه ضریحه وھو اعطی الخواجه ابراھیم بن ادھم نوراللّٰه قبرالاکرم کرم وھو اعطی الخواجه حذیفة المرعشی رحمة اللّٰه العلی الولی وھو اعطی الخواجه ھبیر البصری قدس سرہ' اللّٰه تعالی القوی وھواعطی الخواجه مُمشاد علی دینوری رحمة اللّٰه العلی الباری مع ولایته دینور' وھواعطی الخواجه قطب الدین ابواسحق نور قبر اللّٰه الرزاق مع ولایته شام' وھواعطی الخواجه ا.و احمد ابدال رحمة اللّٰه الجلال مع ولایته سیستان' وھواعطی ابو محمد محترم نور قبر اللّٰه الصمد الاکرم وھواعطی الخواجه ناصر الدین ابو یوسف قدس سرہ اللّٰه الروف' واعطی الخواجه قطب الدین مودودنور ضریحه اللّٰه الودود' وھو اعطی الخواجه حاجی شریف زندنی قدس سرہ اللّٰه العلی' وھو اعطی الخواجه عثمان ھارونی قدس سرہ اللّٰه القوی وھواعطی الخواجه سید معین الدین حسن سنجری رحمة اللّٰه الباری مع ولایته ھند' وھو اعطی الخواجه قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ اللّٰه تعالیٰ مع ولایته الدھلی وھواعطی لاضعف الفقیر فرید ارحمنی اللّٰه المجید' وانا اعطیت خرقته قلنسوۃمقراضا وعصاء وکاسا ومصلی ' وسلمت مافی قلبی و روحی د

Marfat.com

ظاہری و باطنی مع نظامۃ کلیر لولد الرشید قرۃ العین الامام المتقی المرتضی قطب المشائخ زین الائمۃ والعلماء مفتخر الاجلۃ والاتقیاء علاء الملۃ والدین سید علاؤ الدین علی احمد صابر سرہ اللّٰہ تعالیٰ ابدا وفرحہ اللّٰہ تعالی فی الدارین و عظمۃ اللّٰہ اھان من اھانہ واعانہ اللّٰہ تعالی ابتغاء مرضاۃ اللّٰہ وانا لہ المتھی رحمۃ واعلی درجاتہ‘ سبقا بعد سبق من اولہ الی اخرۃ بشرط بذل الجدوالاجتہاد فی الصحیح والشقیح من اللّٰہ وعلیہ المحول واللّٰہ الموافق والمیسر جوارت ھذا السطور بیدہ الفقیر فرید کان۔ ذالک فی یوم الجمعۃ سنۃ اثنی و خمسین و ست مائۃ من ھجری النبوی۔(۶۵۲ھ)

یہ اس خلافت نامہ کی نقل ہے جو حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دست مبارک سے رقم فرمایا اور پھر چار اولوالعزم اولیاء اللہ کے دستخط ثبت کروائے۔ بعدہٗ حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کو عطا فرما دیا۔

(حق اللّٰہ حق محمد حق صابر رحمۃ اللّٰہ علیہ)

بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کو کلیر شریف کی خلافت کن وجوہات پر عطا فرمائی‘ اس سوال کا باقی حصہ آئندہ باب میں ملاحظہ فرمائیں۔

باب ہفتم‘ سفر ہانسی کی روایت بعض مؤرخین کے مطابق ضعیف ہے۔

(تذکرۃ صابر وغیرہ)

Marfat.com

باب ہشتم

کلیر شریف

کلیر شریف کا تاریخی پس منظر

قصبہ کلیر شریف کا تاریخی پس منظر صاحب تذکرہ علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کچھ یوں بیان کرتے ہیں کہ یہ گاؤں ہردوار کے ملحقات میں ہے۔ ۲۸۳ھ میں راجہ کرم پال نے اسے آباد کیا' اس کا نام "ہردوار گڈھی بگ" رکھا۔ آہستہ آہستہ اس کی آبادی بڑھتی چلی گئی اور دریائے گنگا کے کنارے کنارے کوسوں تک آباد ہوتا چلا گیا مگر یہاں کی تمام آبادی غیر مسلم دیوتا پرستوں کی تھی' جنہوں نے کچھ عرصہ گزرنے کے بعد ایک بہت بڑا مندر تعمیر کروا دیا جس میں سینکڑوں دیوتے سونے اور چاندی کے نصب کئے گئے تھے۔ راجہ کرم پال کے مرنے پر راجہ بکرم پال تخت نشین ہوا جس نے اس بت خانہ کی وسعت و رونق میں مزید اضافہ کیا اور ایک مہنت کہ جس کا نام گوکل چند تھا' اس میں مقرر کر کے تمام انتظام اس کے حوالے کر دیا۔ کئی سو برس تک مختلف راجہ سلطنت کرتے رہے' آخر میں ایک کلیان پال نامی راجہ تخت نشین ہوا جس نے اس قصبہ کا نام اپنے نام کی نسبت سے کلیان رکھ دیا جو کہ بعدازاں عرف عام کلیر مشہور ہو گیا۔ قبل از اسلام یہ کفر کا مرکز بنا ہوا تھا۔ کم وبیش ۳۳ کروڑ دیوتاؤں کی مورتیاں یہاں رکھی گئی تھیں جن پر حیوانوں کے علاوہ انسانوں کا بھی خون و گوشت بطور نذرانہ

Marfat.com

چڑھاوا چڑھایا جاتا تھا۔ جرائم پیشہ افراد و عیش پرستوں کا عام راج تھا جو اپنے دیوتاؤں کو عیاشیوں کی تمثیل میں پیش کر کے عیاشی کو بجائے گناہ کے کار ثواب ظاہر کرتے تھے۔ جہالت کا گھٹا ٹوپ اندھیرا اس قدر بڑھا ہوا تھا کہ شراب نوشی اور قمار بازی ہر وقت کا مشغل عام تھا' عورت کی کوئی عزت و قدر نہ تھی بلکہ محض خدا کی طرف سے ایک آلہ عیش سمجھی جاتی تھی۔ جن مہاتماؤں کے پاس وہ حصول برکات کے لئے جاتیں تھیں' وہ ان کو خدا کی طرف سے بھیجی ہوئی نعمت سمجھ کر محفل نشاط گرم کیا کرتے تھے۔ غرضیکہ ان تمام جہالتوں اور حماقتوں کا نام مذہب تھا اور یہ تمام مذموم افعال عبادت سمجھے جاتے تھے۔ مسلمانوں کو ملیچھ نجس سمجھنا' آفتاب' ماہتاب' ستاروں' درختوں' پہاڑوں' جانوروں کی پرستش کرنا' حصولِ بیکنٹھ (بہشت) کا ذریعہ سمجھے جاتے تھے۔ ناچنا گانا بھی عبادت کا ایک جزو خاص تھا کیونکہ اس کے بغیر کوئی دیوتا راضی نہ ہوتا تھا۔

دوبارہ باطل کا غلبہ

گزشتہ حالات و واقعات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ قبل از اسلام کلیر ہر طرح کی برائی و بے حیائی کا گہوارہ بنا ہوا تھا۔ تمام جرائم جن کا ذکر تاریخ عرب میں قبل از اسلام ملتا ہے وہ یہاں بھی بکثرت پائے جاتے تھے' اسی سراجاً منیر تاجدار عرب صلی اللہ علیہ وسلم کی درخشاں شعاعیں جب یہاں بھی بواسطت اولیاء کرام پہنچیں تو تمام باطل و کفر کے گھٹا ٹوپ اندھیرے چھٹ گئے۔ اسلام کی ابدی روشنی ظہور پذیر ہوئی۔ بت خانے' ایوان ظلم گرا دیئے گئے۔ مساجد تعمیر ہونے لگیں جس میں توحید و رسالت کے نعرے بلند ہوئے۔ کلیر میں بھی جب مسلمانوں کی کثرت ہوئی تو مساجد تعمیر کروائی گئیں۔ یہاں تک کہ ایک بہت بڑی مسجد تعمیر ہوئی' جس کا نام جامع مسجد رکھا گیا لیکن بدقسمتی سے ایک عرصہ

Marfat.com

گزرنے کے بعد پھر وہی کفر کے جراثیم زندہ ہونے شروع ہو گئے جو کہ اولیاء کرام کی آمد سے نیم مردہ ہو گئے تھے۔

ع بارشِ رحمت ہوئی لیکن زمیں قابل نہ تھی

جن کے آباؤ اجداد کو ان غلط اور گھناؤنی رسومات و جرائم سے اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم نے دور ہٹایا تھا اور دلوں کی کدورتیں دھو کر اسلام کی روشنی عطا کی تھی۔ ان کی نااہل نسلوں نے دوبارہ وہی بدافعال و باطلی رواج اپنا لئے۔ بظاہر کلمہ شریف و دیگر ارکان اسلام کی پاسداری کرتے نظر آتے مگر حقیقت اسلام سے کوسوں دور چلے گئے۔ روح اسلام سے ناآشنائی پیدا ہو گئی۔ یہاں تک کہ مسجدوں میں دوران نماز اپنے آگے چھوٹے چھوٹے بت رکھ لیتے اور کہتے: ہم انہی کی عبادت و بندگی کرتے ہیں اور انہی سے مدد مانگتے ہیں۔ بقول اقبال رحمۃ اللہ علیہ:

؎ بیاں میں نکتۂ توحید آ تو سکتا ہے
ترے دماغ میں بت خانہ ہو تو کیا کہیے

جب ان حالات کی خبر شیخ الاسلام بابا فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کو ہوئی تو انہوں نے فوراً مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ کو دیار کلیر بھیجنے کا فیصلہ فرما لیا تاکہ ان لوگوں کو متنبہ کر کے صراط مستقیم پر گامزن کیا جائے جیسا کہ ان کے آباؤ اجداد کو سیدھے راستے پر چلایا گیا تھا۔

بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مخدوم صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کو ہدایت فرمائی کہ جا کر اہلیان کلیر کو ان غلط و جاہلانہ افعال سے روکو' ان کو حقیقت اسلام و درس توحید سے اچھی طرح متعارف کراؤ اور سمجھاؤ کہ وہ کسی کو خدا کا شریک نہ ٹھہرائیں اور احمقانہ ومشرکانہ رسومات سے باز آ جائیں' ایک خدا کے آگے سجدہ

Marfat.com

ریز ہوں اور خبردار مساجد کو بت خانے نہ بنائیں۔

موجودہ کلیر کا محل وقوع

ضلع سہارن پور میں رُڑکی سٹیشن کے قریب ہی نہر گنگا ہے اور نہر کے کنارے کنارے تقریباً ۳ یا ۴ میل کے فاصلے پر کلیر شریف نظر آتا ہے۔ نہر کے شرقی طرف کلیر شریف کی آبادی ہے اور مغربی جانب ڈیرہ دون کا وسیع عریض جنگل ہے۔ اسی نہر گنگا کے مغربی کنارے پر حضور صابر سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی مقدس درگاہ ہے۔ رڑکی سٹیشن سے کم وبیش ۲ میل کے فاصلے پر نہر کا وسیع پل ہے جس کے چاروں اطراف راہگذار ہے۔ پچھم کی جانب ایک بڑے احاطہ میں کاٹن کی فیکٹری ہے' شمال کی جانب آگے بڑھ کر رڑکی کی آبادی شروع ہو جاتی ہے۔ پہلے پل سے تقریباً ایک میل کے فاصلے پر ایک دوسرا پل ہے...... جو کہ نہایت شاندار وخوبصورت بنا ہوا ہے اور اس کے دونوں اطراف خاصی آبادی ہے۔

پل پر کھڑا ہونے سے چار سڑکیں نظر آتی ہیں جو پل کے دونوں جانب واقع ہیں۔ شمال کی طرف دونوں سڑکیں کلیر جاتی ہیں۔ اس پل سے تقریباً تین میل کے فاصلے پر داہنی جانب کلیر شریف گاؤں ہے اور بائیں جانب درگاہِ مقدس ہے۔

کلیر شریف میں تشریف آوری

کلیر شریف میں حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کی تشریف آوری کے متعلق ''سرالعبودیت'' اور ''مقاطیس الوحدت'' میں تحریر ہے۔ ۱۵ ماہ ذوالحجہ ۶۵۲ھ دوشنبہ کے روز بعد از اجازت حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ' حضرت علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ بطرف کلیر شریف

Marfat.com

روانہ ہوئے' اس وقت آپ کی عمر مبارک ۵۵ برس تھی۔

کلیر شریف میں آپ کی تشریف آوری کے متعلق صاحب حقیقت گلزار صابری ''سر العبودیت'' اور ''مقاطیس الوحدت'' کے حوالے سے تحریر فرماتے ہیں کہ آپ پاکپتن شریف سے روانہ ہونے کے ایک یوم بعد بتاریخ ۱۶ ذوالحجہ ۶۵۲ھ کو کلیر شریف میں پہنچ گئے۔ یہ سب اسم اعظم چشتیہ کو تلاوت کرنے کی برکت تھی...... کہ آپ نے کئی یوم کی مسافت صرف ایک دن میں طے کی۔ دوسرے دن بعداز نماز ظہر کلیر میں داخل ہوئے اور وہاں ایک مکان میں سکونت اختیار کی جو کہ مسمات گلزاری بیگم بنت عبدالصمد انصار (بعض مورخین نے مائی گلزاری کا نام گل زادی بیگم تحریر کیا ہے) کا تھا۔ جس کے پڑوس میں جمال نامی ایک روغن گر رہتا تھا اور جنوب کی طرف نعمت بن محمد یار کا مکان تھا۔ شمال کی طرف قاضی شہر مسمی تبرک (جو کہ نہایت مکار اور مرتد تھا) کا ایک عظیم الشان بنگلہ تعمیر تھا۔ مسماۃ گلزاری بیگم و جمال اور ان کے بچے آپ کو دیکھتے ہی معتقد ہو گئے' آپ کی خدمت کرنے لگے' آپ کو اپنے ہاں رہنے کی دعوت دی۔ چنانچہ آپ نے ان کی دعوت منظر فرما لی اور مکان کے ایک گوشہ کو بطور حجرہ اپنا لیا' حسب سابق عبادت و ریاضت میں مصروف ہو گئے۔

اگلے روز بوقت نماز عصر کلیر شریف کی جامع مسجد میں تشریف لے گئے اور لوگوں کو وعظ و نصیحت و روح اسلام سے آگاہ فرمانے لگے۔ اس وقت مسجد میں کم و بیش دو ہزار افراد موجود تھے۔ آپ کے ہمراہ جمال روغن گر' حضرت علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ' کچھ اور لوگ بھی تھے۔ جنہوں نے حاضرین مسجد کو آگاہ کیا کہ اے لوگو! یہ قطب الہند ہیں' ہم لوگوں کی اصلاح کے لئے بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بھیجے ہیں۔ ہم سب کو چاہئے کہ ان کی ہدایات سے مستفیض ہو کر

Marfat.com

فلاح دارین حاصل کریں اور جملہ برے افعال سے تائب ہو کر ان کے دست حق پرست پر بیعت کر لیں...... مگر تمام حاضرین میں سے کسی ایک نے بھی لبیک نہ کہی اور خاموشی کے ساتھ اٹھ کر چلے گئے۔

دوسرے دن ہدایت و تبلیغ

دوسرے دن بوقت نماز فجر حضور صابر سرکار رحمۃ اللہ علیہ دوبارہ جامع مسجد میں تشریف لے گئے اور وعظ و نصیحت فرمانے لگے:

اے لوگو! تم شرک جیسے گناہ کبیر میں مبتلا ہو کر اپنی آخرت گندی نہ کرو اور مساجد میں بوقت نماز بتوں کو آگے رکھ کر پرستش کرنے سے باز آ جاؤ' صرف ایک خدا کی عبادت کرو جو کہ واحدہ لاشریک ہے' اس کا کوئی شریک نہیں...... وہ ہر عیب سے پاک ہے' تم اس مختصر سی زندگی کو شرک جیسے گناہ کبیر سے داغدار مت کرو' میرا اور تمہارا خدا تو وہ ہے جس کی کوئی مثال نہیں۔ وہ ہر ایک کا مالک و خالق ہے' اس کا کوئی ہمسر نہیں لہٰذا تم ان مذموم حرکات سے توبہ کر لو اور ان مورتیوں کو اٹھا کر مسجد سے باہر پھینک دو۔

اس وقت کم و بیش پانچ ہزار افراد کا جم غفیر مسجد میں حاضر تھا جنہوں نے آپکا وعظ سننے سے انکار کر دیا اور جواباً کہا کہ یہ (بت) ہمارا وسیلۂ آخرت ہیں' ہمارا پیر قرآن مجید ہے اور امام قاضی تبرک کوفی بن ہوتک (اس کا نسب نامہ اولاد یزید سے مشتق ہے) ہے جس نے ہمیں یہ سب تعلیم دی ہے۔ ہم بغیر اس کی اجازت کے آپ کی بات کیسے مان لیں اور تمام پرانے عقائد کیسے بدل ڈالیں؟ یہ سن کر حضور صابر سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں اپنے شیخ کامل (بابا فرید سرکار رحمۃ اللہ علیہ) کے حکم سے تم لوگوں کی ہدایت و اصلاح کے لئے آیا ہوں۔ بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے امامت و خلافت کی سند عطا فرمائی

Marfat.com

ہے اور زبان مبارک سے مجھے قطب الہند کا خطاب عطا کیا ہے' کیا اس دلیل کو تم لوگ کافی نہیں سمجھتے؟ لیکن تمام لوگ گزشتہ دن کی طرح خاموشی کے ساتھ مسجد سے نکل گئے اور اس خبر کو تمام شہر میں پھیلا دیا۔

قاضی تبرک کا غصہ

جب قاضی تبرک کو آپ کے متعلق تمام خبر ملی تو وہ انتہائی پریشانی میں مبتلا ہو گیا اور سوچنے لگا کہ یہ شخص کہیں میرے جال میں پھنسے ہوئے تمام لوگوں کو حقیقت اسلام سے روشناس نہ کرا دے...... کہیں لوگ میرے فریب سے آگاہ ہو کر میری مخالفت پر کمربستہ نہ ہو جائیں یہ سوچ کر وہ آگ بگولا ہو گیا اور سر عام آپ کی مخالفت کرنے لگا۔ حتیٰ کہ جو لوگ آپ کے دست حق پرست بیعت ہو چکے تھے یا جو آپ کا شہرہ سن کر آتے تھے قاضی تبرک نے ان کو طرح طرح سے بہکانا شروع کر دیا...... ان پر تمام اثر ورسوخ استعمال کر کے آپ کی صحبت سے دور ہٹانے میں مصروف ہو گیا...... کیونکہ اس کو یہ خدشہ لاحق تھا کہ جب لوگ آپ کی (مخدوم صابر سرکار رحمۃ اللہ علیہ) تعلیم و تربیت کے سبب حقیقت اسلام سے آگاہ ہو گئے تو میرا فریب سب پر روشن ہو جائے گا' لوگوں کو معلوم ہو جائے گا...... کہ بتوں کو آگے رکھ کر نماز پڑھنا تو شرک ہے' نہ تو پھر غریبوں کو اپنا غلام بنائے رکھنا ممکن ہو گا اور نہ ہی طرح طرح کے ظلم گرائے جا سکیں گے لہٰذا اسے عوام کو آپ کی تعلیم و محفل سے دور رکھنے میں ہی اپنی نجات نظر آئی۔ اس سلسلہ میں اس نے بھرپور تگ و دو کی' جس کے باعث بہت سے لوگ آپ تک نہ پہنچ سکے اور باقی ماندہ افراد نے آپ کی قربت سے کنارہ کشی اختیار کر لی...... اس امتحان میں چند ایک افراد ثابت قدم رہے' جن میں شیخ بہاؤالدین' شیخ جمال الدین' مائی گلزاری اور اس کا بیٹا و خاوند شامل تھے۔

Marfat.com

؎ عمراںؔ اُٹھاتے ہیں وہ لطف حضوری کا
اِس سفرِ طریقت میں ثابت جو قدم نکلے

رفتہ رفتہ قاضی تبرک کے حسد و مخالفت میں اضافہ ہوتا چلا گیا یہاں تک کہ اس نے رئیس کلیر قیام الدین سے جا کر کہا کہ ایک شخص گزشتہ چند دنوں سے کلیر میں نظر آ رہا ہے جو کہ امامت کا مدعی ہے' مسجد میں جا کر لوگوں کو ورغلاتا ہے۔ اپنی بزرگی و برتری کا دعویٰ کرتا ہے' ہر وقت اسی قسم کے وعظ اور تلقین کرتا رہتا ہے۔ بالخصوص ہمارے وسیلہ (بتوں) کو مساجد سے باہر پھینکنے کے لئے کہتا ہے...... جس کے باعث نمازی پریشان ہوتے ہیں اگر بروقت اس کا تدارک نہ کیا گیا تو عین ممکن ہے کہ وہ کسی دن ہمارے مراتب اور اقتدار کے لئے نقصان دہ ثابت ہو۔ رئیس کلیر نے جب قاضی تبرک کی چرب بیانی سنی تو اس پر بھی بہت گہرا اثر ہوا' اسے اپنے اقتدار کی فکر لاحق ہوئی۔

ستیزہ کار رہا جہاں میں ازل تا ابد
چراغِ مصطفوی سے شرارِ بولہبی

لاپتہ بکری کا واقعہ۔

قاضی تبرک کی چکنی چپڑی باتیں سن کر رئیس کلیر قیام الدین نے کہا کہ تم جمعہ تک خاموش رہو کیونکہ اس کا یہ معمول تھا' ہر جمعہ کی نماز قاضی کی امامت میں ادا کیا کرتا تھا لہٰذا وہ جمعہ کے روز بوقت نماز جمعہ مسجد میں آیا۔ اس کی آمد سے قبل حضور صابر سرکار رحمۃ اللہ علیہ تشریف لا چکے تھے۔ اس نے آتے ہی دریافت کیا: قاضی صاحب وہ کون سا شخص ہے جو امامت کا خواستگار ہے اور بتوں کو سامنے رکھ کر نماز پڑھنے کو شرک قرار دیتا ہے؟ قاضی تبرک نے حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کی طرف اشارہ کر کے بتایا کہ وہ صاحب ہیں۔ رئیس

Marfat.com

کلیر نے آگے بڑھ کر آپ سے دریافت کیا: اگر آپ اپنے دعوئ میں سچے ہیں اور ولی اللہ ہیں تو میری چوری شدہ بکری کا سراغ بتائیں؟ جس کا حلیہ یہ ہے "سبز رنگ کی نہایت خوبصورت اور قد آور بکری جو کہ عرصہ تین ماہ سے گم ہوئی ہے" اگر آپ بتا دیں گے تو ہمیں یقین ہو جائے گا کہ آپ واقعی قطب الہند ہیں' اس کے علاوہ آپ کے ہاتھ پر بیعت کر کے آپ کو اپنا امام و پیشوا تسلیم کر لیں گے...... اور آپ کے جملہ احکامات پر دل و جان سے عمل پیرا ہو جائیں گے۔

یہ سن کر سرکار نے فرمایا: ویسے تو فقیر ہر کس و ناکس کا پردہ پوش ہوتا ہے مگر دین کے فروغ کے لئے تمہیں بتا دیتے ہیں ۔ یہ کہہ کر آپ نے ایک ذرا سی توجہ عالم ارواح کی طرف فرمائی اور ساتھ اپنا دست مبارک اوپر اٹھا کر فرمایا: اے بکری کھانے والے لوگو! نکل آؤ' ایک آن کی آن میں ستائیس آدمی عالم پریشانی میں صحن مسجد میں داخل ہوئے جن کو دیکھتے ہی مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: تم لوگوں نے رئیس شہر کی بکری کیسے پکڑ کر کھائی ہے' اس کا مفصل حال بیان کرو؟ جب ان لوگوں نے قریب ہی رئیس کو کھڑے دیکھا تو خوفزدہ ہو کر صاف انکار کر دیا کہ ہمیں کچھ معلوم نہیں' ہم پر سراسر بہتان لگایا گیا ہے۔

حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: بہتری اسی میں ہے کہ تم لوگ خود ہی تمام احوال بیان کر دو ورنہ کچھ دیر بعد پردہ فاش ہو جائے گا پھر تم لوگوں کو بہت شرمندہ ہونا پڑے گا۔ مگر وہ لوگ مسلسل انکار کرتے رہے۔ تب آپ نے رئیس شہر کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا: تم اپنی بکری کا نام لے کر پکارو...... رئیس نے فوراً "حرمنہ" کہہ کر بکری کو آواز دی تو ہر شخص کے پیٹ سے جدا جدا آوازیں سنائی دینے لگیں کہ میں ان لوگوں کے شکم میں ہوں' ان لوگوں نے نصف شب

Marfat.com

کے قریب چاہِ صدرق کے کنارے مجھے ذبح کر کے میرا گوشت بھون کر کھایا تھا اور تمام ہڈیاں، سینگ اور کھر، کھال میں لپیٹ دیئے، ان کے اوپر ایک پتھر باندھ کر کنویں میں پھینک دیا، یہ کنواں چاہ صدرق کے نام سے مشہور تھا جو رئیس نے بہت گہرائی میں کھدوایا تھا، جس پر عتاب مقصود ہوتا اسے کنویں میں ڈال دیا جاتا تھا جب کنویں میں تلاش کیا گیا تو بکری کے سینگ، کھال، کھر اور ہڈیاں وغیرہ دستیاب ہو گئیں اور مجرمین نے اقبال جرم کر لیا۔

توڑا نہیں جادو میری تکبیر نے تیرا
ہے تجھ میں مکر جانے کی جرات تو مکر جا

اب رئیس شہر کو پوری طرح یقین ہو گیا اور اس نے آپ سے دست بستہ عرض کیا: آپ بلاشبہ اقطاب میں سے ہیں۔ چاہتا تھا کہ آپ کے دست حق پرست پر توبہ کے بعد بیعت کر لے مگر مکار قاضی نے بھانپ لیا کہ معاملہ ہاتھ سے نکل رہا ہے اور میری بزرگی وعظمت سب خاک میں مل کر رہ جائے گی لہٰذا اس مکار نے ایک نئی چال چلتے ہوئے رئیس کے کان میں کہا: اس کے دھوکے میں نہ آیئے گا یہ بہت بڑا جادوگر معلوم ہوتا ہے۔ رئیس اس کے ورغلانے میں آ گیا اور سرکار سے مخاطب ہو کر کہنے لگا: تمہارا یہ معاملہ سراسر جادو معلوم ہوتا ہے...... تم قطب نہیں ہو بلکہ ایک جادوگر ہو۔ یہ سنتے ہی مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ نے تبسم کے ساتھ فرمایا کہ الحمدللہ آج یہ سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس عاجز پر ادا ہو گئی ہے۔

جی سنتِ احمد ادا ہو گئی ہے
میری مکمل دُعا ہو گئی ہے

قاضی تبرک چونکہ انتہائی مکار اور حاسد شخص تھا...... بے عمل عالم ہونے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کے مقبول ترین بندوں سے کینہ اور عداوت بھی رکھتا تھا

Marfat.com

چنانچہ اس نے ہر معاملہ میں آپ کی مخالفت کی انتہا کر دی مگر آپ انتہائی صبرو تحمل کا مظاہرہ کرتے رہے جسے قاضی آپ کی کمزوری سمجھتا رہا جو کہ سراسر غلط فہمی کا شکار تھا۔

خط بطرف بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ

جب قاضی تبرک نے بغض و عناد کی وجہ سے نت نئی شرارتوں اور مخالفتوں کی انتہا کر دی، بجائے رئیس کلیر اسے سمجھاتا یا بدعملی سے روکتا بلکہ وہ خود اس کا رفیق بن گیا اور ہاں میں ہاں ملانے لگا۔ چنانچہ حضور صابر سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے تمام صورتحال کا اچھی طرح مشاہدہ کرنے کے بعد قبلہ بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حضور ایک نامہ مبارک حضرت علیم اللہ ابدال کی وساطت سے روانہ کیا، جس میں کلیر میں پیش آنے والے جملہ حالات و واقعات کی تفصیل رقم تھی۔

جب حضرت علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ نے نامہ مبارک بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حضور پیش کیا تو آپ نے پڑھ کر ارشاد فرمایا: الحمد اللہ! میرے صابر نے تو کلیر والوں کی ہر بیوقوفی کے سامنے صبرو استقلال کی مثال قائم کر دی ہے...... کاش وہ لوگ سمجھ جاتے اور میرے صابر (رحمۃ اللہ علیہ) کی پیروی کرتے ہوئے خدا و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات پر کاربند ہو جاتے لیکن بدبختی و قاضی تبرک کی نحوست ان لوگوں کے سروں پر سوار ہے جو انہیں ہرگز بھلائی کی طرف راغب نہیں ہونے دے گی۔ یہ فرما کر آپ خاموش ہو گئے۔

؎ خرد واقف نہیں ہے نیک و بد سے
بڑھی جاتی ہے ظالم، اپنی حد سے

دوسرے دن حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حاضرین محفل کی موجودگی میں قاضی تبرک کے نام ایک نامہ مبارک تحریر کیا جو کہ بہت حکیمانہ و

Marfat.com

عالمانہ انداز میں مائل و قائل کرنے کی کوشش میں تھا' جس میں آیات قرآنی و احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں اسے سمجھایا گیا تھا کہ وہ پیغام حق سے روگردانی نہ کرے اور کفر و شرک کی رسم و رواج سے باز آ کر مخدوم صابر پاک (رحمۃ اللہ علیہ) کے دست حق پرست پر بیعت کر لے' اسی میں اس کی سلامتی ہے۔

آپ نے یہ نامہ مبارک تحریر فرما کر حضرت علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ واپس کلیر بھیج دیا۔ تیسرے روز علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مخدوم صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر ہدایت نامہ پیش کر دیا جسے پڑھنے کے بعد آپ نے قاضی تبرک کی جانب بھجوا دیا جسے کم بخت و شقی القلب قاضی نے پڑھنے کے بعد چاک کر ڈالا اور نامہ مبارک کی پشت پر تحریر کیا' میرا پیشواء و پیر کلام مجید ہے اور امامت عرصہ دراز سے ہماری نسل میں چلی آ رہی ہے لہٰذا ہمیں کسی اور پیشوا کی ضرورت نہیں ہے...... اور جنہیں آپ کافرانہ رسومات کہتے ہیں' وہ ہماری آباؤ اجداد کی رسمیں ہیں جنہیں ہم ہرگز نہیں چھوڑ سکتے۔ چنانچہ ہمیں نئی بیعت کی حاجت ہے نہ ضرورت ہے ہم آپ کے کہنے کے مطابق کیونکر یقین کر لیں کہ آپ پر اللہ تعالیٰ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام ہمارے لیے صادر ہوا ہے اگر خدا تعالیٰ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو حکم دیں تو ہم آپ کے مقرر کردہ خلیفہ کو امام و قطب الہند تسلیم کر لیں گے اور اس کے احکام پر دل و جان سے عمل پیرا ہو جائیں گے وگرنہ یہ خط کافی نہیں ہے۔ یہ لکھ کر قاضی نے صفرت بن قحوان کی وساطت سے حضور صابر سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں واپس کر دیا۔

حضور صابر سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مرشد کے نامۂ مبارک کی کھڑے

Marfat.com

ہو کر تعظیم کی لیکن اس کو ٹکڑے ٹکڑے دیکھ کر آپ جلال میں آ گئے اور فرمایا:
اے شخص! بدبخت قاضی سے جا کر کہنا کہ نامہ مبارک چاک کرنے سے تمہیں کیا وصول ہوا ہے' اگر تم یونہی واپس کر دیتے تو اس میں تمہاری بہتری تھی' خیر تم نے میرے شیخ کامل کا ارسال کردہ ہدایت نامہ چاک کیا ہے' میں اس کی جزاء میں تم سب لوگوں کے نام لوحِ محفوظ سے چاک کرتا ہوں اور یاد رکھو فقیر کے کلمات' تم اسی زمین کلیر میں زندہ جلائے جاؤ گے...... اور محشر تک جلتے رہو گے' تمہیں کہیں بھی پناہ نہ ملے گی۔

تا دلِ صاحب دلِ نامد بہ درد
ہیچ قومِ را خدا رُسوا نہ کرد

حضور صابر سرکار رحمۃ اللہ علیہ کا دوسرا خط

اُسی روز حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ نے بتاریخ ۲۴ بروز چہار شنبہ کو بعداز نماز ظہر بجانب شیخ کامل اپنا دوسرا خط تحریر کیا جس کے ہمراہ پہلے نامۂ مبارک کے چاک شدہ ٹکڑے اور قاضی کی تحریر بھی بدست حضرت علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ پاکپتن شریف بھیج دی۔

جب علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ نے یہ نامہ مبارک پاکپتن شریف پہنچ کر بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں پیش کیا تو انہوں نے بغور پڑھ کر ارشاد فرمایا کہ ابھی ٹھہر و جواب دیا جائے گا' یہ فرما کر آپ حجرہ میں تشریف لے گئے اور تیرہ یوم تک بوجہ عالمِ اِستغراق باہر تشریف نہ لائے۔ چودھویں روز بتاریخ ۷ ماہ محرم الحرام ۶۵۱ھ کو بوقت نماز فجر حجرہ سے باہر تشریف لائے اور ایک نامۂ مبارک بنام رئیس کلیر تحریر فرمایا جس میں رقم تھا کہ خدائے بزرگ و برتر نے تجھے کلیر کی ریاست عطا فرمائی ہے مگر علی احمد صابر کو دو جہان کی ولایت عطا

Marfat.com

فرمائی ہے تجھے چاہئے' ان کی اطاعت کر کیونکہ تو ان کی بزرگی و عظمت سے ناواقف ہے اگر تم نے ان کی اطاعت و بیعت حاصل کرلی اور تمام جاہلانہ اور کافرانہ حرکات سے باز آ گیا تو تمہیں زیارت کے ساتھ ساتھ احکام بھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار ذی وقار سے آیا کریں گے مگر بغیر توبہ و بیعت کے یہ مرتبہ قطعی ہاتھ نہ آئے گا۔ قاضی صاحب کی خدمت میں بھی فقیر یہی عرض کرتا ہے کہ میرے مخدوم صابر کی اطاعت کریں اور ان کے بتائے ہوئے راستہ پر چلیں کیونکہ میرے صابر کی اطاعت عین خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہے اور اگر تم روگردانی کرو گے تو عنقریب خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر شمار کیے جاؤ گے۔ کیا تمہیں نہیں معلوم کہ میرے علی احمد صابر کے پدر انور شاہ عبدالرحیم عبدالسلام رحمۃ اللہ علیہ جیسے عالی مرتبت بزرگ اور دادا شاہ عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ ولی برحق اور جد امجد جناب قطب ربانی' غوث اعظم الصمدانی' محبوب یزدانی' حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی حسنی وحسینی ہیں۔

بڑے افسوس کی بات ہے کہ تم لوگ قرآن پاک کو تو اپنا پیر بتلاتے ہو اور احکام قرآن و آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر ہو اور ان کی موجودگی میں غیروں کو امام بناتے ہو' آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر دوسروں کو فوقیت دیتے ہو...... اور کچھ نہیں تو علی احمد صابر (رحمۃ اللہ علیہ) کو اولادِ علی و آلِ رسول (رضی اللہ عنہم) سمجھ کر ان کی عزت اور اطاعت کرو...... ورنہ یاد رکھو! اگر تم ان سے انحراف کرو گے تو ضرور نیست و نابود ہو جاؤ گے اور تمہارا انجام باعث عبرت ہوگا۔

حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے یہ نامہ تحریر کرنے کے بعد مہر لگا کر علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد کر دیا اور واپس کلیر شریف جانے کا حکم دے

Marfat.com

دیا لہٰذا حضرت علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ نے کلیر شریف پہنچ کر حکم کے مطابق نامہ مبارک رئیس شہر کو پہنچا دیا جو کہ ایک مجلس میں قاضی تبرک کے ہمراہ بیٹھا ہوا تھا۔ رئیس نے حضرت علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ سے خط وصول کرتے ہی دریافت کیا' تم کس وقت پاکپتن سے روانہ ہوئے تھے؟ آپ نے فرمایا: میں نے ظہر کی نماز بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی امامت میں پڑھی اور عصر دیارِ کلیر میں مخدوم صابر پاک کے پاس ادا کی ہے۔ حاضرین محفل کو نہایت تعجب ہوا اور کہنے لگے: یہ تیز رفتاری انسانی سکت کے خلاف ہے' یہ کیسے ممکن ہے؟ آپ نے جواباً فرمایا: مجھے یہ مقام و مرتبہ حضور صابر پاک (رحمۃ اللہ علیہ) کی خدمت کی بدولت حاصل ہوا ہے اگر آپ لوگ بھی ان کے فرمانبردار ہو جائیں گے تو بڑے اعلیٰ سے اعلیٰ درجات پا جائیں گے۔ یہ سنتے ہی قاضی تبرک نے تمام مجلس کو مخاطب کر کے کہا تم لوگ نہیں جانتے' یہ سب سحر و باطل کا کمال ہے اگر آپ لوگوں نے اطاعت کی تو آپ کی تمام ریاست چھن جائے گی۔

تب رئیس شہر نے حضرت علیم اللہ ابدال سے کہا' ہم آباؤ اجداد کے بتائے ہوئے طریقہ کار کو نہیں چھوڑ سکتے...... ہم کو لوح محفوظ سے ڈراتے ہو اگر ہم سب کے نام لوح محفوظ سے مٹ گئے ہوتے تو ہم کب کے نیست و نابود ہو جاتے' ہم کو ایسی دھمکیوں کی پروا نہیں ہے۔ قاضی نے کہا: اس تحریر نامہ کو پھاڑ دو اور لکھ دو' ہمیں آپ کی اطاعت و امامت قبول نہیں...... اور نہ ہی ہم بتوں کو مساجد سے نکالیں گے کیونکہ وہ ہمارے پیشوا ہیں اور خدا تک رسائی حاصل کرنے کا بہترین وسیلہ ہیں لہٰذا جیسا ہوگا' ہم دیکھ لیں گے۔

چنانچہ رئیس شہر نے ایسے ہی کیا اور تحریر حضرت علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کی جانب واپس کر دی۔

Marfat.com

آخری خط بطرف بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ

جب آپ نے چاک شدہ نامہ مبارک دیکھا تو انتہائی صدمہ ہوا اور اسی رات نماز تہجد کے بعد حضرت علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ بطرف بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ آخری نامہ ارسال کیا۔ خط کا مضمون ملاحظہ ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حق حق حق

بارگاہ فلک پناہ ملجائے بے کساں، شیخ المشائخ قطب العالم عالی جاہ!

اس فقیر پر انتہائی صدمہ گزر رہا ہے، فتویٰ و فرمان عالی کے ٹکڑے دیکھ کر دل پاش پاش ہوتا ہے، ژولیدہ حال دیکھ کر ہر شخص نفرت کرتا ہے، یہاں لوگوں کی آنکھیں کھلی ہیں مگر دل اندھے ہیں، ہر کس و ناکس مخالفت پر آمادہ ہے اور کافرانہ رسومات و رواج کو راہ راست سمجھے ہوئے ہیں، اب قوت برداشت و تحمل جواب دے چکی ہے، ہر وقت الہام ہوتا ہے، حضور پر تمام حال روشن ہے، جلد اس صدمۂ عظیم سے نجات دلایئے ورنہ فقیر کی بیماری طول پکڑ جائے گی اور علاج مشکل ہو جائے گا آئندہ جو ارشاد ہو فقیر بجا لانے کو تیار ہے، حضور مختارِ کل ہیں۔

فقط

خادمِ خادماں، فقیر و کمترین

علاؤ الدین

بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے احکام

حضرت علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ پاکپتن شریف پہنچتے ہی حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ چاک شدہ نامہ

Marfat.com

مبارک اور حضور صابر سرکار رحمۃ اللہ علیہ کا عریضہ خدمت اقدس میں پیش کر دیا۔ حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تاسف کیا اور علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا: تم واپس کلیر جا کر رئیس و قاضی کے نسب نامے لے آؤ۔

چنانچہ علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ نے کلیر پہنچ کر درگاہ مخدوم میں عرض کیا کہ حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے قاضی و رئیس شہر کے نسب نامے طلب فرمائے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسی وقت بہاؤالدین کو بلا کر فرمایا: تم جا کر کسی طرح رئیس شہر و قاضی کے نسب نامے دستیاب کر کے لے آؤ۔ چنانچہ وہ حکم کے مطابق دفتر قضا میں گیا اور متعلقہ شخص سے نسب نامے دریافت کیے مگر اس شخص نے خفیہ طور پر یہ اطلاع قاضی کو پہنچا دی۔ قاضی نے فوراً بہاؤالدین کو گرفتار کروا کے قید کرا دیا۔ جب اس بات کی خبر حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کو ہوئی تو آپ نے علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ کو فرمایا: تم اسی وقت جا کر تمام شہر کلیر کے نسب نامے دفتر سے اٹھا لاؤ اور بہاؤالدین کو بھی قید خانہ سے چھڑوا لاؤ۔ چنانچہ علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ نے فوراً حکم کی تعمیل کی اور قوت ولایت سے سب کو زیر کر کے کامیاب واپس لوٹے۔

حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ نے علیم اللہ ابدال کو دونوں نسب نامے دے کر بابا صاحب کی خدمت اقدس میں روانہ فرما دیا۔ علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ نے بابا صاحب کے دربار اقدس میں دونوں نسب نامے پیش کر دیئے اور اپنی واپسی کے متعلق دریافت کیا کہ میرے لئے کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: تم اس قدر پریشان کیوں ہو؟ تب علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ نے دست بستہ عرض کیا: حضور! میری پریشانی کی وجہ یہ ہے مجھے اِلقا ہوا ہے کہ کلیر پر عنقریب عذاب الٰہی نازل ہونے والا ہے مجھ کو یہ فکر لاحق ہے کہیں میں بھی قہرِ الٰہی میں مبتلا نہ

Marfat.com

ہو جاؤں مجھے اس سے قبل اتنا خوف و ہراس کبھی نہیں ہوا' حضور باطفیل خواجہ قطب رحمۃ اللہ علیہ میری تشفی فرمائیں۔ قبلہ بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے یہ سن کر تبسم فرمایا اور علیم اللہ ابدال کی پشت پر دست رحمت پھیر کر ارشاد فرمایا: تم فکر نہ کرو میرے صابر کی تائید وحمایت تجھ پر سایہ فگن رہے گی۔ ان دو پیار بھرے کلمات سے حضرت علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ کو دولت تسکین میسر آئی جس کے ساتھ ہی وہ خوش ہو گئے۔ اس کے فوراً بعد آپ نے نماز مغرب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی امامت میں ادا کی۔

بعد از نماز مغرب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جواب نامہ بطرف حضور صابر سرکار رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرما کے علیم اللہ کو دے کر روانہ کر دیا اور اسی یوم بوقت نماز عشاء حضرت علیم اللہ حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ مقدس میں حاضر ہو گئے اور نامہ متبرکہ پیش کر دیا۔ آپ نے وصول فرماتے ہی بوسہ دے کر دونوں آنکھوں سے لگایا۔

ع ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں

مضمون نامۂ مبارک۔

''میرے علی احمد صابر! کلیر کی سلطنت میں نے خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق تمہارے سپرد کر دی ہے لہٰذا مجھے ہر حالت میں زمین کلیر کفر و باطل سے پاک نظر آنی چاہئے' یہ تمہیں اختیار ہے کہ تم جیسے چاہو اسے کفر سے طاہر و مصفا کرو' خواہ جلا کر کرو...... یا یونہی' یہ تمہاری مرضی ہے'' بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اس آخری نامہ مبارک میں یہی مختصر اور فیصلہ کن تحریر تھی۔

نامۂ مبارک پڑھنے کے بعد حضور صابر سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ''بزور اللّٰه الواحد القهار'' کے ظہور کا وقت مقررہ آ چکا ہے۔ حضرت علیم

Marfat.com

اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا: حضور! اس قہر الٰہی میں میرے لیے کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: تم میرا دامن مت چھوڑنا' اسی میں تمہاری سلامتی ہے اگر تم علیحدہ ہو جاؤ گے تو ضرور قہر الٰہی کی زد میں آ جاؤ گے۔

"لاخوف" زمانے میں وہ لوگ ہی پھرتے ہیں
جن کو دیا تو نے' نسبت کا سہارا ہے

آمدِ عذابِ الٰہی

حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ نے بہت جلد یہ سمجھ لیا تھا کہ یہ لوگ گفتار و پیار سے کبھی نہیں سمجھیں گے کیونکہ یہ آنکھوں سے دیکھنے کے باوجود بھی اندھے ہیں لیکن یہ جاننے کے باوجود بھی آپ نے...... صبر و تحمل سے کام لیا اور شیخ کامل کے حکم کا انتظار رکھا' اب جبکہ بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا بھی آخری فیصلہ کن نامہ مبارک مل گیا تو آپ نے فرمایا: اب ان لوگوں کا علاج عذاب الٰہی میں پوشیدہ ہے اور انشاء اللہ بہت جلد یہ منکر اسلام اسی سرزمین میں جلائے جائیں گے...... ان کو کہیں پناہ نہ ملے گی۔

عقل گو بِتاں سے دُور نہیں
اِس کی تقدیر میں حضور نہیں
دلِ بینا بھی کر خدا سے طلب
آنکھ کا نور' دل کا نور نہیں

لہٰذا سرکار نے بتاریخ ۹ محرم الحرام ۶۵۱ھ بروز پنجشنبہ بعد از نماز فجر ورد سیف اللہ' حرزِ مرتضوی حرزِ یمانی شریف کو بہ ترکیب قیومی روحی تلاوت فرمایا اور چہرہ آسمان کی سمت اٹھا کر دم فرما دیا' اسی طرح دوسرے یوم بھی سلطان الاوراد کو بہ ترکیب معنوی تلاوت فرما کر زمین کی طرف دم کر دیا۔ اسی لحظہ زمین

Marfat.com

میں جنبش ولرزہ پیدا ہوگیا' آہستہ آہستہ اس جنبش ولرزہ میں اضافہ ہوتا چلا گیا اور ایک پہر دن گزرنے کے بعد پھر تیسری مرتبہ زمین متحرک ہوئی جس میں زلزلہ کے سخت ترین جھٹکے محسوس کیے گئے۔ رئیس شہر نے خائف ہو کر قاضی تبرک کو طلب کر کے دریافت کیا' قاضی صاحب! آج کیا بات ہے کہ صبح سے اس وقت تک تین بار سخت ترین زلزلہ آ چکا ہے؟ قاضی تبرک خود بھی اسی کشمکش کا شکار تھا' اس نے جواباً کہا کہ خود میری سمجھ میں بھی کچھ نہیں آ رہا' معلوم نہیں کیا وجہ ہے۔

یہ سن کر رئیس شہر نے اپنی قلبی الجھن کو قاضی کے روبرو پیش کر دیا کہ مجھے یہ قہر خداوندی معلوم ہوتا ہے جو شاید قطب الہند علی احمد صابر کی ناراضی کے باعث ہم پر نازل ہونے والا ہے' اس سے قبل کہ ہم صفحہ ہستی سے مٹا دیئے جائیں' آؤ مل کر ان سے معافی مانگ لیں' اور ان کے ہاتھ پر توبہ کے بعد بیعت کر لیں مگر قاضی لعین نے کہا: اے رئیس کلیر! آپ تو معمولی سی بات پر خوفزدہ ہو گئے ہیں' یہ سب سحر کی وجہ سے ہے اور اگر آپ سحرِ باطل کا مقابلہ کرنا چاہتے ہیں تو میں نے بھی ایک ساحرہ (جس کا نام جفلہ نصرت ہے) کی تلاش کر رکھی ہے۔ زموان (رئیس شہر) نے خوش ہو کر حکم دیا' اسے فوراً بلاؤ...... چنانچہ وہ جادوگر عورت تھوڑی دیر بعد رئیس کے روبرو پیش کی گئی۔ زموان نے اس سے دریافت کیا' اے جفلہ نصرت! سب سے پہلے مجھے اس بات کی خبر دو کہ آج کیا وجہ ہے جو تین چار مرتبہ زلزلہ آ چکا ہے؟ ابھی یہ گفتگو جاری تھی کہ پھر شدید زلزلے کے جھٹکے آئے اور ساری سلطنت لرز کے رہ گئی۔ ہر شخص پر خوف و ہراس طاری ہو گیا۔

کافی دیر سارے لوگ خاموشی کے ساتھ بیٹھے رہے آخرکار ساحرہ نے خاموشی کو توڑتے ہوئے کہا: بادشاہ سلامت! آپ پریشان نہ ہوں یہ تو معمولی

Marfat.com

سحر کا کھیل ہے اگر حکم ہو تو کنیز بھی ابھی زمین متزلزل کر دے اور ایک بار نہیں جتنی دفعہ آپ چاہتے ہیں میں ایسا کر سکتی ہوں۔ رئیس شہر نے آزمائش کے لئے حکم دیا' چنانچہ اس نے گیارہ مرتبہ سحر کے مختلف منتر پڑھ کر مخصوص احاطہ کو معمولی سی جنبش دی لیکن حقیقت میں یہ سحر (جادو) کی وجہ سے حاضرین کے قلوب کو جنبش تھی جس سے ان کو زمین کا ارتعاش معلوم ہوا۔ غرضیکہ اس ساحرہ کی اس باطلہ حرکت سے رئیس شہر و حاضرین مجلس کی تسکین ہو گئی اور سب نے یہی خیال کیا' یہ زلزلے سحر کی کرشمہ سازی ہیں۔ چنانچہ جمعہ کی نماز تک سات آٹھ مرتبہ زمین کو جنبش ہوئی۔ یہاں تک کہ جمعہ کی اذان کا وقت ہوا اور تمام اہلیان کلیر جامع مسجد کی طرف روانہ ہوئے۔ حضور صابر سرکار رحمۃ اللہ علیہ مع علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ' شیخ بہاؤالدین رحمۃ اللہ علیہ و دیگر معتقدین' عام مجمع سے قبل ہی مسجد میں تشریف لا چکے تھے۔ حضور صابر سرکار رحمۃ اللہ علیہ مصلّیٰ ءِ امامت پر جلوہ افروز تھے کہ اتنے میں رئیس شہر و قاضی تبرک بھی پہنچ گئے۔ اس وقت مسجد میں کم و بیش تیرہ (۱۳) ہزار افراد کا مجمع تھا۔

آخری خطبہ و مسجد کا رکوع کرنا

جس وقت قاضی تبرک مصلّیٰ ءِ امامت کے نزدیک پہنچا تو مخدوم صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ نے تمام حاضرین مسجد کو بآواز بلند مخاطب کر کے فرمایا: آج صبح سے قہر ذوالجلال وقہار کا نزول شروع ہو چکا ہے اور اے لوگو! ابھی وقت ہے کہ تم سمجھ جاؤ اور نور اسلام میں کفر کا شر شامل کرنا ترک کر دو' تمام کافرانہ روشوں سے باز آ کر صحیح اسلامی روح اپنا لو' جب تک تم لوگ میری بیعت کر کے اسوۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل پیرا نہیں ہوتے تب تک تمہاری بندگی' بندگی نہیں اور جیسے تم لوگ بت (مورتی) سامنے رکھ کر نمازیں پڑھتے ہو یہ سجدے اور

Marfat.com

نمازیں دربار خداوندی میں ہرگز قابل قبول نہیں ہوتیں کیونکہ یہ سراسر شرک ہے لہٰذا تم راہ راست پر آ جاؤ اور کسی کو وحدہ' لاشریک کا شریک مت ٹھہراؤ' اسی میں تمہاری سلامتی و بھلائی ہے۔

نہ سمجھو گے تو مِٹ جاؤ گے اے ہندوستاں والو
تمہاری داستاں تک نہ ہوگی داستانوں میں

یہ سن کر قاضی تبرک لعین نے جواب دیا: تم ہم کو بار بار کیوں دھمکیاں دیتے ہو۔ ہم تمہارے سحر و ساحری سے بخوبی شناسا ہو چکے ہیں اور تمہارے سحر کے توڑ کے لئے ہم نے ایک ساحرہ کا انتظام کر لیا ہے لہٰذا ہم تمہیں اپنا امام بنائیں گے نہ ہی تمہارے ہاتھ پر بیعت کریں گے' نہ ہی اپنے عقیدہ اور طریقہ میں تبدیلی لائیں گے۔ یہ ہمارا آخری فیصلہ ہے۔ تم جو کچھ بھی کرنا چاہتے ہو' کر گزرو...... ہمیں کسی کی کوئی پروا نہیں ہے۔

یہ سن کر آپ مصلّیٰ ءِ امامت سے اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ اس وقت دو افراد جو کہ ضعیف العمر تھے (ایک جانبِ شمال اخیر صفِ اوّل اور دوسرا بجانبِ جنوب اخیر صفِ اوّل) کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے کہ حضور! ہم اولیاء کرام میں سے ہیں اور جناب کی امامت کا اقرار کرتے ہیں مگر دوسروں کی طرح ہمارے پاؤں بھی زمین مسجد نے پکڑ لیے ہیں۔ فرمایا: اس سے پہلے (ولی اللہ) ہو گے' مگر تم دونوں نے حق کی اور مستند ولی اللہ کی بروقت تصدیق مصلحتاً نہیں کی لہٰذا تمہیں صف ولایت سے خارج کر دیا گیا ہے' اب تمہارے ساتھ بھی وہی سلوک ہوگا جو دوسروں کے ساتھ ہوگا۔ یہ فرما کر علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے ہمراہ لیے ہوئے مسجد سے باہر تشریف لے آئے...... اور مسجد سے دور چند قدم کے فاصلے پر کھڑے ہو گئے۔ ادھر مسجد میں نماز جمعہ کے لئے جماعت کھڑی ہو گئی۔ ہر ایک

Marfat.com

فرد نے اپنے سامنے بت (مورتی) رکھا ہوا تھا۔

جس وقت تمام لوگ رکوع میں گئے تو آپ نے بآواز بلند مسجد کو حکم دیا: اے مسجد! تو بھی رکوع کر اور ایک ولی اللہ کے روبرو ان مشرکوں کو تباہ و برباد کر کے تحت الثریٰ میں پہنچا دے اور یوم محشر ان سے ضرور جواب طلب کیا جائے گا کہ تم نے میرے علی احمد صابر کی کیوں نافرمانی کی تھی؟ اور یقیناً یہ ہاویے دوزخ میں جلائے جائیں گے۔ پس یہ فرمانا تھا' مسجد نے رکوع کر دیا اور تمام لوگوں کو صفحہ ہستی سے مٹا کر اَسفل السافلین کی طرف منتقل کر دیا۔ مسجد کے زیرزمین گرتے ہی تمام شہر میں انتہائی شدید زلزلہ آیا۔

ایک اشارے میں کیا کلیر کی مسجد نے رکوع
ذرّہ ذرّہ تھا زمیں کا زیرِ فرمانِ جلال

اس وقت آپ کی زبانِ اقدس پر یہ کلمات جاری تھے:

"یا ھو من ھو یا من لیس لھو الا ھو حق حق حق"

جو لوگ مسجد سے باہر تھے اس ہیبت خیز واقعہ کو دیکھ کر انتہائی خوفزدہ حالت میں شہر کی جانب بھاگ نکلے اور تمام لوگوں کو اس واقعہ کی خبر دی۔ جب گلزاری بیگم نے یہ سنا تو روتی چلاتی ہوئی آ کر حضور صابر سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں گری' عرض کرنے لگی: حضور! میرا بہاؤالدین بھی مسجد میں تھا...... خدارا اسے بچا لیجئے۔ یہ سنتے ہی آپ نے فرمایا: آخری سیڑھی کے ملبہ کے نیچے دبا ہے جا کر نکال لے۔

اس نے عرض کیا: حضور! بھلا مجھ سے سیڑھی کا ملبہ کیسے اٹھے گا؟ آپ نے فرمایا: تم پریشان نہ ہو وہ بالکل محفوظ ہے۔ تب علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ کی طرف اشارہ فرمایا کہ تم جا کر نکال دو۔ چنانچہ حضرت علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

نے حکم کے مطابق سیڑھی کا ملبہ اٹھایا تو اس کے نیچے سے بہاؤالدین صحیح و سالم برآمد ہوا جسے مسماۃ گلزاری بیگم کے حوالے کر کے آپ نے ارشاد فرمایا: دیکھو میں تم کو آگاہ کرتا ہوں کہ بارہ پہر تک مجھ کو عبدیت خاص حاصل ہے، تم اس عرصہ کے اندر اندر شہر سے بارہ کوس کے فاصلے پر اپنے عزیز اقارب کو لے کر نکل جاؤ یہاں قہر خداوندی کا نزول ہونے والا ہے......اور بارہ کوس کے اندر کسی شے کو پناہ نہ ملے گی۔ اس کے بعد آپ اپنی جائے قیام یعنی مائی گلزاری کے مکان پر تشریف لے آئے وہاں لوگوں کا ہجوم کثیر جمع ہو گیا ہر شخص خائف ہو کر معافی کا خواستگار تھا مگر حضرت علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ نے حضورؒ صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کے حالت جذب و جلال کو مدنظر رکھتے ہوئے کسی فرد کو نزدیک نہ جانے دیا......اور یہ کہہ کر ٹالتے رہے کہ اب (سر سے پانی گزر چکا ہے) وقت گزر چکا ہے۔ اس وقت حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ سراپائے جلال ہیں لہٰذا تم یہاں سے بھاگ جاؤ مگر جب مخلوق شہر نے زیادہ شور و غل برپا کیا تو سرکار نے وہاں سے اٹھ کر کسی دوسری جگہ قیام فرمایا۔ بقول بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ:

اَب پچھتائے کیا ہوت   جب چڑیاں چگ گئیاں کھیت

جامع مسجد کا نقشہ

مذکورہ جامع مسجد بالکل شہر کے وسط میں تھی جس کی اونچائی زمین سے فرش نماز تک ۳۴ فٹ تھی اور وہاں تک پہنچنے کے لئے کم و بیش اکہتر (۷۱) سیڑھیاں بنائی گئی تھیں، ان سیڑھیوں پر ایک انتہائی بلند و بالا دروازہ تھا اور دروازے پر ایک بہت بلند نشان زریں کھڑا کیا گیا تھا، مسجد کے فرش میں سنگ یشب کے مصلے بنائے گئے تھے۔ مصلوں کے وسط میں سنگ مقصود تک خطوط بنائے گئے تھے، مسجد کا صحنِ فرش طولاً دو سو گز نو گرہ اور عرضاً سو گز تیرہ گرہ تھا، دالانِ مسجد کی

Marfat.com

لمبائی چھیانوے گز تیرہ گرہ اور چوڑائی پچاسی گز تھی' منبر سوا گز کی چوڑائی میں تین گز بلند سنگ یشب یاقوت نگار طلائی مرصع مینا کار تھا اور مسجد کے احاطہ میں محراب نما تیرہ دروازے تھے' چھت پر تین بہت بڑے گنبد تھے جن کے کلس بھی نقرئی و طلائی مینا کار تھے اور چھت پر چاروں اطراف چھوٹے بڑے ایک سو پانچ کنگرے تھے جن کے کلس بھی نقرئی و طلائی مینا کار تھے' در و دیوار و سقف مسجد میں رنگیں قیمتی ماربل کی منبت کاری تھی' ایک حوض سات گز لمبا اور چار گز چوڑا صحن کے درمیان بنایا گیا تھا' تین غسل خانے مسجد کے فرش کے پہلو میں بنائے گئے تھے اور سو ظروف غسل و وضو کے لئے زرّیں سرخ پتھروں سے تیار کردہ رکھے گئے تھے۔

حضور صابر پاک کا نامۂ مبارک بطرف بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اس کے بعد آپ نے علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ ایک نامہ مبارک بطرف پاکپتن شریف بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ارسال کیا جس میں مسجد کے انہدام سے لے کر دیگر تمام حالات رقم تھے...... ساتھ ہی علیم اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ واپسی پر بارہ کوس کی حدود میں داخل ہوتے ہی میرے نام کا ورد شروع کر دینا اور یہاں پہنچ کر میرے سامنے ہرگز نہ آنا بلکہ پس پشت رہنا ورنہ جل کر خاک سیاہ ہو جاؤ گے۔ یہ ہدایات سن کر علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ آداب بجا لائے اور پاکپتن شریف کو روانہ ہو گئے۔ جب آپ (علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ) پاکپتن شریف بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حضور پہنچے تو نماز عشاء کا وقت ہو چکا تھا' اس یوم ٹھیک اسی وقت جب کہ کلیر میں مسجد منہدم ہوئی' یہاں حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دربار اقدس پر حضرت قطب الدین بن جمیل یمنی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہو گیا' جن کی نماز جنازہ کے

Marfat.com

سلسلہ میں حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں بہت سے حضرات جمع تھے اور قبلہ بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کر رہے تھے یا حضرت! جب سے کلیر کی جامع مسجد کے الٹ جانے کا بذریعہ کشف والہام ہمیں معلوم ہوا ہے' اس وقت سے قلب پر ایک باطنی کیفیت کا غلبہ ہے۔ کسی کا حال سن کر سکون نہیں ملتا سوائے اس کے کہ حضرت مخدوم علاؤالدین علی احمد صابر (رحمۃ اللہ علیہ) کا تذکرہ کیا جائے۔

حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ واقعہ میرے صابر (رحمۃ اللہ علیہ) کے عروج واولوالعزمی کا باعث ہے اور جب تک تم لوگ جا کر میرے صابر کی حاضری ومزاج پرسی نہ کرو گے' تب تک کسی اہل باطن کو اس سے رستگاری حاصل نہیں ہو سکتی اور اسی وقت آپ نے اپنے اٹھائیس خلفاء کو باوساطت ابدال کے طلب فرمایا جس کے ساتھ ہی حضرت علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ نے حضور صابر سرکار رحمۃ اللہ علیہ کا نامۂ مبارک بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حضور پیش کر دیا۔

آپ نے خوش ہو کر نامہ کو کھولا' ملاحظہ فرمایا اور تمام حاضرین محفل سے ارشاد فرمایا: تم لوگ علیم اللہ سے کلیر کے صحیح حالات و واقعات معلوم کر کے اپنے اپنے مکتوبات میں قلمبند کر لو' تاکہ ان (مکتوبات) کی وساطت سے میرے صابر (رحمۃ اللہ علیہ) کے خلفاء کو اول سے آخر تک تمام حالات سے آگاہی حاصل ہو سکے۔ یہ سنتے ہی حضرت علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ نے تمام حالات کلیر اول تا آخر سب بیان کر دیئے جو کہ حاضرین محفل نے تحریر کر لئے' اس کے بعد تمام حضرات نے عشاء کی نماز بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی اقتداء میں ادا کی۔

اَولیاءِ کرام وخُلفاءِ بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی روانگی

۱۱ ماہ محرم الحرام ۶۵۱ھ بروز شنبہ بعد از نماز فجر حضرت بابا فرید الدین گنج

Marfat.com

شکر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی جگہ حضرت بدرالدین اسحاق صاحب رحمۃ اللہ علیہ (فرزند اکبر حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ) و دیگر اٹھائیس خلفاء اور اٹھارہ حاضرین محفل کو بغرض حاضری و مزاج پرسی کلیر شریف تیار فرمایا۔ بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء میں سے چند ایک مشہور و معروف کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

حضرت شیخ علی حسین سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ' حضرت شیخ نجم الدین متوکل صاحب رحمۃ اللہ علیہ (برادر حقیقی حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ) حضرت شیخ شہاب الدین غزنوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ' حضرت سلیمان نیشاپوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ' حضرت شیخ صدرالدین دیوانہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ' حضرت شیخ احمد زکریا سندھی صاحب رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ شامل تھے۔

حاضرین محفل میں بالخصوص حضرت شاہ شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ (مصنف قصیدہ بردہ شریف)' حضرت شاہ ابواسحاق مغربی رحمۃ اللہ علیہ' حضرت شیخ سیف الدین ماخرزی صاحب رحمۃ اللہ علیہ' شیخ نورالدین بن عبدالرحمٰن اسفری صاحب رحمۃ اللہ علیہ' حضرت حسام الدین حنبلی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا جلال الدین رومی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (جو کہ اس واقعہ کو اپنے مکتوب بیاض الوحدت میں تحریر فرماتے ہیں[1])

وغیرہ چند ایک حضرات کے اسمائے گرامی بوجہ طوالت یہاں درج نہ ہو سکے۔

---

[1] ...... بزرگان دین کی مذکورہ فہرست جو کہ مختلف مؤرخین نے رقم فرمائی ہے (بالخصوص صاحب حقیقت گلزار صابری نے) میں تھوڑا سا الجھاؤ ہے کیونکہ اس میں شامل حضرات میں سے بعض کا زمانہ حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت سے قبل گزرا ہے اور بعض کا بعد میں' یہ فرق چند بزرگان دین تک محدود ہے لیکن یہ ممکن ہے کہ ان بزرگان دین کی ارواح مقدسہ نے شمولیت کی ہو کیونکہ

اولیاء راہست قدرت ازالٰہ تیر جستہ باز گردانند زِ را

جب یہ اولیاء کرام کا قافلہ بجانب کلیر شریف روانہ ہونے لگا تو بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ راستہ میں اسم اعظم چشتیہ و اسم صابر (رحمۃ اللہ علیہ) تلاوت کرتے ہوئے جانا اور میرے صابر کے پسِ پشت رہنا وگرنہ خاکستر ہو جاؤ گے کیونکہ اب وہاں (یعنی صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کے لبادہ میں) بشریت نام والی کوئی چیز نہیں......اس لیے ہر قدم پر محتاط رہنا۔

چنانچہ اس تمام قافلے نے پوری طرح ہدایات پر عمل کیا۔

کہتا ہے زمانے سے یہ دُرویشِ جوانمرد
جاتا ہے جدھر بندۂ حق تُو بھی اُدھر جا

علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ کی واپسی

حضرت علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ جو کہ ابھی پاکپتن شریف میں موجود تھے۔ بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حکم کے مطابق کلیر شریف میں پیش آنے والے جملہ واقعات اہل قلم حضرات کو تحریر کروا کر...... بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مزید ہدایات و اجازت کے ساتھ کلیر شریف روانہ ہو گئے اور بوقت نماز تہجد حضور صابر سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر پاکپتن شریف کے تمام حالات و واقعات آپ کے حضور دست بستہ عرض کر دیئے لیکن مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اب ہم سے عالم امکان میں کلام مت کرنا' اگر کچھ کہنا مقصود ہو تو عالم وجوب میں کہہ لینا......وگرنہ خاموشی ہی بہتر ہے۔

مائی گلزاری رحمۃ اللہ علیہا کی روانگی

جب حضور صابر سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے مائی گلزاری کو بارہ کوس کی حدود سے نکل جانے کا حکم دیا تو وہ چھ افراد پر مشتمل مختصر قافلہ لے کر حضور صابر سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی جسے جاتے ہی مع سنگت حضرت

Marfat.com

علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ نے حضور رحمۃ اللہ علیہ کی جائے قیام تک پہنچا دیا' سرکار نے دیکھتے ہی پیار سے دستِ شفقت سر پر رکھا (مائی گلزاری رحمۃ اللہ علیہا کی روانگی کے وقت حضور صابر سرکار رحمۃ اللہ علیہ عالم سلوک میں تھے) اور اس کے ہمراہ قافلہ میں شامل ہر فرد کو خصوصی محبت سے نوازا' بعدازاں حضور نے مائی سے فرمایا: دیکھو! کسی وقت بھی غافل نہ رہنا بلکہ ہمیشہ اپنے مالک و خالق کو یاد کرتے رہنا۔ میری دعا و مدد تیری اور تیرے اہل خانہ و رفقاء کی نگہبانی کرتی رہے گی اور اب تم جلد از جلد یہاں سے روانہ ہو جاؤ لہٰذا مائی گلزاری رحمۃ اللہ علیہا قدم بوسی کے بعد روانہ ہوگئی اور اپنے قافلے کے ہمراہ مقرر کردہ حدود سے باہر نکل گئی۔

حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کا چار اشیاء کے متعلق دُعا فرمانا

۱۲ محرم الحرام ۶۵۱ھ کو آپ کی عبدیت خاص والی تمام کیفیات میں یکا یک انقلاب آنا شروع ہو گیا۔ عالم جمال پر جلالی کیفیات نے آہستہ آہستہ غلبہ ڈالنا شروع کر دیا۔ چنانچہ آپ عین تہجد کے وقت مسماۃ گلزاری بیگم والے مکان پر تشریف لے آئے (یہ وہی جگہ ہے جہاں آج کل حضور صابر سرکار رحمۃ اللہ علیہ کا دربارِ مقدس ہے' یہ جگہ آپ کو شروع ہی سے پسند تھی) اور نماز تہجد ادا فرمانے کے بعد اسی جگہ پر کھڑے ہو گے۔ علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ بھی پسِ پشت دست بستہ کھڑے تھے۔

اس عرصہ میں کچھ لوگ آپ کو تلاش کرتے رہے مگر کہیں بھی آپ سے ملاقات نہ ہو سکی۔ بقول صاحبِ حقیقتِ گلزارِ صابری...... دیارِ کلیر کی چار اشیاء نے بزبانِ حال آپ سے استدعا کی کہ وہ قہرِ الٰہی سے محفوظ و مامون رہیں۔ سرکار نے ان چار چیزوں کی التجا منظور فرما کر دعا فرمائی (بعض تذکرہ نویسوں کے مطابق ان چار اشیاء کے متعلق التجاء حضرت علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ و روانگی سے

Marfat.com

قبل مائی گلزاری رحمۃ اللہ علیہا نے کی تھی) وہ چاروں چیزیں درج ذیل ہیں۔

(۱) درختِ گولر جواب بھی مزار اقدس کے قریب موجود ہے۔

(۲) ایک فاختہ جو اسی گولر کے درخت پر آشیانہ رکھے ہوئے تھی۔

(۳) ایک قطعہ زمین جو سرکار کے جائے قیام سے کچھ فاصلہ پر تھی۔

(۴) مزار مبارک حضرت سیدنا امام ابو صالح محمد عرف امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو کہ حضور غوث الاعظم پیران پیر دستگیر شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں سے تھے۔ خواجۂ خواجگان خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پرست پر بیعت تھے اور ہنگامِ فتح کلیر جام شہادت نوش فرما کر یہیں مدفون ہوئے تھے۔

اِبتداءعذابِ آتش

ان چاروں اشیاء کے تحفظ کی دعا فرما کر آپ شجر گولر کے نزدیک روبقبلہ ہو کر کھڑے ہو گئے۔ علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ بھی خاموشی کے ساتھ پسِ پشت باَدب کھڑے تھے۔ یکا یک حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی پشت مبارک گولر کے درخت سے لگا دی اور بائیں دست اقدس سے گولر کی شاخ پکڑ لی' دست راست کی مٹھی بند کر کے انگشت شہادت کھڑی کی اور ہاتھ قلب کی جانب بڑھا کر آسمان کی سمت نگاہ کی' کچھ دیر تک آپ استغراقی حالت میں رہے۔ پھر اچانک چشم جلال اٹھا کر دیکھا تو نظر مثل برق زمین پر پڑی اور آپ کے پائے مبارک سے سات قدم کے فاصلہ پر زمین سے آگ نکلنا شروع ہوگئی جو کہ چاروں اطراف بڑھتی چلی گئی اور انہیں چاروں چیزوں (مذکورہ الصدر) کو چھوڑ کر باقی ہر ایک چیز کو جلانے لگی۔ تمام درخت حیوانات' مکانات و دیگر تمام مخلوق شہر جلنے اور مرنے لگی۔ آگ کے شعلے زمین سے انتہائی بلندی تک جاتے اور

Marfat.com

ہر ایک چیز کو اپنی لپیٹ میں لے لیتے' آگ مسلسل بڑھتی رہی' یہاں تک کہ بارہ کوس کی حدود میں پھیل گئی' تمام شہر جل بھن کر خاک سیاہ میں تبدیل ہو گیا۔ آگ لگے ہوئے چار یوم کا عرصہ گزر چکا تھا' زمین تنور کی مانند گرم تھی' انسان تو درکنار جنگلی جانور و پرندے بھی اس بارہ کوس کی حدود سے ہٹ کر گزرتے تھے۔

خلفاءِ بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کلیر شریف آمد

اسی اثناء میں بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء و عشاق آپ کی مزاج پرسی کے لئے قریب حد بارہ کوس زمین سوختہ کے پہنچ گئے۔ انہوں نے مذکورہ حدود بارہ کوس کو مثل تنور گرم پایا اور کسی کو بھی پاؤں آگے بڑھانے کی جرأت و ہمت نہ ہو سکی۔ چنانچہ سب نے بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حکم کے مطابق حضور صابر سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے اسم مبارک کا بآواز بلند ورد شروع کر دیا۔ اسی لمحے حضرت علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ بحکم حضور صابر سرکار رحمۃ اللہ علیہ بغرض رہنمائی حد بارہ کوس پر حاضر ہو کر تمام مہمانوں کو ہمراہ زیر گولر لے آئے۔ انہوں نے دیکھا کہ حضور صابر سرکار رحمۃ اللہ علیہ کا چہرہ انور بطرف آسمان ہے اور زبان مبارک پر وہی کلمات:

"یَاھُوْ مَنْ ھُوْیَا مَنْ لَیْسَ لَھُوْ اِلَّا ھُوَ حَق حَق حَق"

جاری ہیں اور بعض اوقات شدت جذب میں لا' لا' لا وِردِ زبان ہو جاتا ہے۔ حضرت علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ نے خدمت اقدس میں عرض کیا: حضور! بابا صاحب اللہ کے خلفاء بغرض مزاج پرسی و شرف اندوزی حاضر خدمت ہیں۔ آپ نے بآواز بلند فرمایا: الحمدللہ یاحق' فرمایا: لا' لا اور نظر جھکا کر بلند فرمالی۔ یہ کلمات سن کر علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ نے تمام حضرات کی خدمت میں گزارش کی' اب آپ یہاں سے تشریف لے جائیں کیونکہ سرکار

Marfat.com

نے اجازت دے دی ہے۔ میں آپ کو حد بارہ کوس تک چھوڑ آتا ہوں۔ چنانچہ تمام حضرات آپ کی کیفیات باطن سے فیضیاب و متاثر ہو کر حضرت علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ کی معیت میں حد بارہ کوس کی جانب روانہ ہو گئے۔ اسی طرح دیگر اولیاء کرام و مسافرانِ اہلِ سلوک مختلف اوقات میں آ کر تسکینِ باطن سے مستفیض ہوتے رہے۔

جب خلفاء کی جماعت پاکپتن شریف پہنچ کر بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حضور حاضر ہوئی تو آپ نے کلیر شریف کے تمام احوال دریافت فرمائے لہٰذا ان حضرات نے دست بستہ تمام تفصیل عرض کر دی۔ سنتے ہی بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے دو رکعت نماز شکرانہ (نفل) ادا فرمائی۔ الحمدللہ فرما کر ستر مرتبہ "یا ھادی" تلاوت کیا۔ تمام حضرات سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ کلیر شریف میں پیش آنے والے تمام حالات و واقعات اپنے اپنے مکتوبات میں قلمبند کر لو۔

پیش خبری جناب غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ

غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیف "کربۃ الوحدت" میں یہ پیش خبری رقم فرمائی ہے کہ علاؤ الدین علی احمد صابر اللہ کا ظہور ۵۹۲ھ میں ہوگا اور بعد از پرورش سلسلۂ چشتیہ میں خلافت حاصل کر کے بت پرستوں کے شہر میں قائم ہو جائے گا۔ اس کے جلال و قہر سے وہ ساری زمین جل کر خاکستر ہو جائے گی۔ پھر وصال (وفات) کے بعد تقریباً ۶۹۰ھ تک اس کا جسم دو پتھروں کے درمیان قائم رہے گا۔ جو صاحب نطاب قاری حرز مرتضوی قیومی روحی کا ایک معجزہ ہوگا اور حضرت عُزیر علیہ السلام کے بدل میں یہ کرامتِ عُزیری شمار کی جائے گی۔ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ (جو کہ علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کے غلامان میں سے مجدد زمانہ ہونے کے علاوہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ

Marfat.com

علیہ کی اولاد میں سے ہوگا) تقریباً ۹۰۰ھ کے لگ بھگ اپنے ہاتھ سے علی احمد صابر (رحمۃ اللہ علیہ) کا دفینہ کرے گا۔

سلطان ناصرالدین کا خط

۳۰ ماہ صفر ۶۵۱ھ روز پنجشنبہ والیءِ دہلی سلطان ناصرالدین نے حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں ایک عرضی بھیجی، جس میں تحریر تھا کہ عالی جاہ! میں واقعۂ کلیر سے انتہائی خائف و پریشان ہوں، کسی وقت بھی چین و سکون نہیں ملتا، ہر وقت یہی خیال میرا طواف کرتا رہتا ہے کہ کہیں زموان رئیس کلیر قیام الدین کی طرح میں بھی عذاب الٰہی میں گرفتار نہ ہو جاؤں۔ خدارا! میری حفاظت وحمایت فرمایئے اور وہ تدابیر بتلایئے کہ جس کے باعث میں قہرِ الٰہی سے مامون ومحفوظ رہ سکوں۔

والیءِ دہلی کو بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا خط

سلطان ناصرالدین کا خط جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ملاحظہ فرما کر، ایک واپسی کا جواب نامہ تسکین آمیز اور تسلی بخش تحریر فرمایا، جس کا مضمون ملاحظہ ہو۔

''وہ لوگ قابل مبارک ہیں جو قہرِ الٰہی سے قبل خائف رہتے ہیں۔ اگر تمہاری طرح زموان رئیس کلیر کو بھی قہر الٰہی کا خوف ہوتا تو یقیناً آج اس کی یہ حالت نہ ہوتی، تم تسلی رکھو اور کسی طرح کا خوف و ہراس دل میں نہ پیدا ہونے دو لیکن اس بات کا انتظام کر دو کہ تم میں سے کوئی شخص بھی سرزمین کلیر کی جانب نہ جائے تاوقتیکہ علی احمد صابر (رحمۃ اللہ علیہ) حالت جذب ومحویت سے سلوک میں نہ آ جائے اور میں بھی باطناً اس امر کا خاص خیال رکھوں گا، مطمئن رہو''۔

Marfat.com

اولیاءِ کرام کی حاضری

اس عرصہ کے دوران کم وبیش تین ہزار چار سو پچھتر (۳۴۷۵) اولیاء کرام (صغیروکبیر) حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور کیفیت باطن و دیگر انعامات نوری سے فیضیاب ہو کر اپنے مسکن کو یکے بعد دیگرے تشریف لے جاتے رہے۔ ایک روایت کے مطابق ان اولیاء کرام میں حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ بھی شامل تھے لیکن بعض تذکرہ نویسوں نے کہا ہے کہ غوث بہاؤالحق زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے کلیر شریف جانے کے بظاہر شواہد نہیں ملتے۔ اگر آپ روحانی طور پر تشریف لے گئے ہوں تو یہ عین ممکن ہے۔

حضرت حمیدالدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ

صاحب حقیقت گلزار صابری تحریر فرماتے ہیں کہ ۶۵۲ھ میں حضرت حمیدالدین سعدی ناگوری اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ بھی حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کی حاضری کے لئے کلیر شریف تشریف لے گئے جو کہ اسم اعظم چشتیہ کی بدولت تیرہ روز میں حد بارہ کوس زمین سوختہ پر پہنچ گئے اور علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ کے آنے سے پیشتر اپنے شیخ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کا اسم مبارک تلاوت کرتے ہوئے حد بارہ کوس کے اندر داخل ہو گئے۔ کچھ دیر بعد جب حضرت علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ پہنچے تو انہوں نے دیکھا آپ کی شبیہ بالکل سوختہ ہوگئی ہے مگر روحانی قوت سے چلے آ رہے ہیں۔

حضرت علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو ہمراہ لے جا کر سرکار صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کیا: حضور! شیخ حمیدالدین ناگوری صاحب بغرض مزاج پرسی حاضر ہوئے ہیں۔ مخدوم صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ نے

Marfat.com

ارشاد فرمایا: ''الحمدللّٰہ یاحق'' پھر علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا کہ شیخ صاحب اپنے مرشد کامل خواجہ قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ کا اسم تلاوت کرتے ہوئے حد بارہ کوس میں چلے آئے تھے' جس کے باعث ان کی شبیہ جل گئی ہے۔ یہ سن کر مخدوم صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: حد بارہ کوس کے باہر ان کو دوبارہ شبیہ عنایت کر دی جائے گی لہٰذا حضرت علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ جب شیخ حمیدالدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو حد بارہ کوس پر لے آئے تو شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا جسم پہلے کی مانند صحت مند ہو گیا۔ چنانچہ اس واقعہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے شیخ حمید الدین ناگوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے مکتوب ''نعیم اسود'' میں تحریر فرماتے ہیں کہ مجھ کو یہ زندگی دوبارہ مرحمت ہوئی ہے۔

؎ یہ مَقتلِ عُشّاق ہے یا تیری گلی ہے
جو آتا ہے، آتا ہے کفن باندھ کے سر سے

احوالِ خلافت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ

مختلف مؤرخین بیان فرماتے ہیں کہ بتاریخ ۲ ماہ محرم الحرام ۶۵۷ھ بروز چہار شنبہ بوقت نماز عصر حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے دست حق پرست پر بیعت حوالت و امامت سے مشرف فرما کر اپنی ٹوپی پہنا دی اور سبز عمامہ اوپر باندھ کر خرقہ اوڑھا دیا اور دہلی کے لئے خلافت نامہ تحریر فرما کر محمد افضل ابدال رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ مخدوم صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کے ملاحظہ کے لئے کلیر شریف روانہ فرما دیا۔ جب محمد افضل ابدال رحمۃ اللہ علیہ کلیر شریف پہنچے تو آپ کی ملاقات حضرت علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی۔ آپ نے تمام تفصیل

Marfat.com

علیم اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے گوش گزار کی...... جنہوں نے حسبِ معمول حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا:

اے بادشاہِ کلیرا قبلہ بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے خواجہ نظام الدین اولیاء کی مثالِ خلافت آپ کے معائنہ کے لئے ارسال فرمائی ہے۔ یہ سن کے حضور صابر سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: الحمدللہ اور مثال خلافت کی پیشانی پر دستِ راست سے لفظ ''الف'' تحریر فرما دیا جو کہ سبز رنگ میں نمایاں چمکنے لگا۔ علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ نے تمام احوال بیان کرنے کے بعد خلافت نامہ محمد افضل ابدال رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد کر دیا لہٰذا محمد افضل ابدال رحمۃ اللہ علیہ نے اسی شب بوقت نماز تہجد بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت عالی میں حاضر ہو کر مثال خلافت پیش کر کے تمام تفصیل بھی عرض کر دی۔

بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے خلافت نامہ کے اوپر برنگ سبز ''الف'' لکھا ہوا دیکھ کر بوسہ دیا اور اسی وقت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کو پاس بلا کر خلافت مرحمت فرما دی۔ بعد ازاں انہیں دہلی جانے کا حکم صادر فرمایا' خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے خلافت نامہ وصول کرتے ہی انتہائی مسرت و عقیدت میں بوسہ دے کر سر پر رکھ لیا۔

؎ قدم میرے لگتے نہیں ہیں زمیں پہ
نسبت کا تیری فخر بے بہا ہے

بارہ برس کا استغراق

حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کا استغراق اس قدر طویل تھا کہ بارہ (۱۲) برس کا عرصہ گزر گیا مگر استغراقی کیفیات میں کمی واقع نہ ہوئی' اس مدت کے دوران زمین کلیر پر برابر آتش جلال برستی رہی' تمام آبادی جل کر خاک سیاہ میں

Marfat.com

تبدیل ہوگئی یہاں تک کہ زمین کلیر کی رنگت بھی کوئلے کی مانند ہوگئی' دور دور تک زندگی کے آثار ناپید ہو کے رہ گئے...... بڑی بڑی عمارتوں میں استعمال شدہ فولاد و پتھر بھی اپنی پہچان کھو چکے تھے۔ موجودہ کلیر شریف کے رہائشی بیان کرتے ہیں کہ اگر آج بھی زمین کو گہرائی میں کھودا جائے تو عذاب الٰہی کے آثار نمایاں نظر آتے ہیں یعنی نچلی سطح کی زمین انتہائی سیاہ اور جلی ہوئی ہے۔

کیسی گرم آنکھوں سے دیکھا تھا اُسے مخدوم نے
مدتوں کلیر میں چمکی برقِ تابانِ جلال
چشمِ صابر میں تھی اے سیمابؔ ! کیسی برہمی
آج تک کلیر کا ہر ذرہ ہے ویرانِ جلال

مگر اس دوران حضور صابر سرکار رحمۃ اللہ علیہ ایک جگہ پر مقیم یادِ خدا میں مستغرق کھڑے رہے یہاں تک کہ گولر کی شاخ پکڑے بارہ برس کا عرصہ طویل گزر گیا۔ تمام جسم سوکھ کر پرانی شاخ کی مانند ہوگیا' ہاتھ پیروں کے تمام رگ و پٹھے اکڑ گئے' ہڈیوں کے جوڑ ساکت ہو گئے' تمام اجزاء جسم خشک اور بے حرکت ہو گئے' فقط آپ کی دونوں آنکھیں جمالِ دلربا میں محو رہیں۔[۱]

''تیری عظمت سے ملائک حیرتوں میں کھو گئے''

بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا حاضرین محفل کو فرمان

جب بارہ برس کا عرصہ طویل بیت چکا تو ایک یوم بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ بعد از نماز اشراق حلقہ مریدین میں آتے ہی اپنے روحانی فرزند ارجمند کے متعلق محو گفتگو ہو گئے۔ فرمایا کہ میرا علی احمد صابر بارہ برس سے شاخِ گولر ہاتھ میں تھام کر کھڑا ہے' تم میں سے وہ کون ہے جو اس کو جا کر بٹھلا دے؟ لیکن یہ

[۱]...... باب ششم میں عالم استغراق کے موضوع پر کی گئی تشریح پر غور فرمائیں۔

Marfat.com

سن کر باصفاء صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کے جلال کو مدنظر رکھتے ہوئے تمام محفل پر خاموشی چھا گئی' کسی کو جرأت نہ ہوئی کہ اپنے آپ کا نذرانہ پیش کر دیتا۔ آخرکار کافی دیر کے بعد حضرت حافظ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی خواہش پر عمل پیرا ہونے کا اظہار کیا لیکن...... ساتھ ہی آپ نے دست بستہ عرض کیا: حضور! اگر میں آپ کے کرم سے اس امتحان میں کامیاب ہو گیا تو مجھے اس کامیابی پر کیا انعام ملے گا؟ یہ سن کر بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تبسم کے ساتھ فرمایا: اے شمس! اگر تو میرے صابر کو عالم سلوک میں لے آیا تو میں تمہیں ہمیشہ کے لئے علی احمد صابر کی غلامی میں دے دوں گا۔ حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس انعام کی فضیلت سے پوری طرح شناسا تھے' یہ سنتے ہی خوشی سے جھوم اٹھے اور وجد میں چلے گئے اور بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں سے لپٹ کر شکریہ ادا کرنے لگے۔

الحمد للہ' الحمد للہ یہ تیری نوازش
محبوب اپنا جو مجھ کو دیا ہے

حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا مختصر تعارف

اب چونکہ آئندہ اکثر مقامات پر حافظ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ آئے گا' قبل اس کے مناسب ہے کہ آپ کا مختصر تعارف کرا دیا جائے۔

لہٰذا ''سیر الاقطاب'' میں آپ کو حضرت محمد بن الحنفیہ رضی اللہ عنہ کی اولاد قرار دے کر علوی ثابت کیا گیا ہے' آپ کے پدر انور کا اسم گرامی سید احمد تھا' آپ کا شجرہ نسب یوں بیان کیا جاتا ہے۔

حافظ شمس الدین شمس الاولیاء ترک بن سید احمد بن سید عبدالمومن بن سید عبدالملک بن سید سیف الدین بن خواجہ درعنا بن بابا قرعنا (رحمۃ اللہ علیہم)

Marfat.com

آپ کا آبائی وطن ملک ترکستان میں شہر طراز تھا اسی وجہ سے آپ ترک کے لقب سے مشہور تھے' آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے آبائی شہر سے حاصل کی۔ مختلف مؤرخین کا کہنا ہے کہ آپ باسٹھ (۶۲) برس کی عمر میں مع متعدد اصحاب راہ حق میں نکلے۔

اس وقت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کی تشریف آوری کی وجہ سے تمام ہندوستان اہل تصوف کا گہوارہ بنا ہوا تھا' ہر طرف خاندان چشتیہ کے نعرے لگائے جا رہے تھے۔ جب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے دہلی کو اپنا مسکن بنایا......تو ہر سمت خواجگانِ چشتیہ کی دھوم مچ گئی۔ پھر آپ کے خلیفہ و فرزند باطن حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی روحانی قوت و فیضانِ علم و حکمت سے دنیائے تصوف میں ہندوستان کو ایک خاص مقام بخش دیا' اس لیے تمام اکناف و اطراف سے تشنگان بادہ حقیقت و طالبان راہ طریقت جوق در جوق ہندوستان کی طرف کھچے چلے آتے تھے۔ چنانچہ بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ اقدس میں پاکپتن شریف مرجع خاص و عام بنا ہوا تھا۔

لہٰذا حضرت حافظ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی جانب رخ کیا اور ۱۱ ذی الحجہ ۶۵۸ھ کو مع اپنے احباب حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر قدم بوسی کی سعادت حاصل کی اور دیدار سے مشرف ہوئے۔

حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کلیر روانگی و قیام

حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کلیر جانے کی رضامندی پر حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے خلوت میں بلا کر خصوصی ہدایات فرمائیں کہ کلیر پہنچ کر

Marfat.com

علی احمد صابر کے سامنے ہرگز نہ جانا بلکہ پسِ پشت رہ کر بٹھلانے کی کوشش کرنا یہاں تک کہ وہ عالم استغراق سے عالم سلوک میں آ جائیں اور تیرے ساتھ ہمکلام ہوں' انشاء اللہ تمہیں اِس امتحان میں کامیابی وکامرانی نصیب ہوگی' میری دعا تمہاری نگہبانی ومدد کرتی رہے گی۔

بعدازاں حافظ شمس الدین ترک رحمۃ اللہ علیہ کو جمال الدین ابدال رحمۃ اللہ علیہ نے آگاہ کیا کہ وہ علیم اللہ ابدال (رحمۃ اللہ علیہ) کے وسیلہ سے حد بارہ کوس زمینِ سوختہ سے حضور صابر سرکار (رحمۃ اللہ علیہ) کی خدمت اقدس میں باآسانی پہنچ سکتے ہیں۔ چنانچہ آپ پاکپتن شریف سے روانہ ہوکر ۲۷ یوم کی مسافت طے کرنے کے بعد شروع عشرہ محرم الحرام ۶۵۹ھ میں حدود آتشزدگی کے قریب پہنچ گئے۔ آپ آتشزدگی اور قہر الٰہی کے نزول سے انتہائی متعجب و پریشان ہوئے کہ یہاں سے گزرنا کس طرح ممکن ہوگا؟ آپ اسی کشمکش میں گرفتار تھے کہ حضرت علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوگئی جنہوں نے آمد کا مقصد دریافت کرنے کے بعد آپ کو ساتھ لیا اور کلیر شریف کی طرف روانہ ہوگئے۔

کوئی کنڈہ جریب ہووے
شالا ماہی دیاں وطناں دا
نت سفر نصیب ہووے

جب آپ کو چند قدم کے فاصلے پر حضور صابر سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی پشت مبارک وگولر دکھائی دی تو آپ نے بآواز بلند خوش الحانی کے ساتھ تلاوت کلام اللہ شروع کردی۔ کچھ لمحے بعد آپ زیر گولر پہنچ کر پس پشت کھڑے ہوگئے...... اور متواتر قرأت کے پھول برساتے رہے۔ آپ کے متعلق تمام مؤرخین کا کہنا

Marfat.com

ہے کہ آپ انتہائی خوش الحان و حافظ قرآن اور قاری تھے لہٰذا حافظ شمس صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی سریلی اور پرکیف آواز سے حضور صابر سرکار رحمۃ اللہ علیہ عالم استغراق سے عالم سلوک کی طرف راغب ہوئے اور فرمایا: سبحان اللہ، میرے محبوب کا کتنا میٹھا اور شیریں کلام ہے۔

دیکھا بنگہِ لُطف سے اُس بُت نے اِدھر آج
کچھ ہو تو چلا ہے میری آہوں میں اثر آج

حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کے یہ الفاظ سن کر حافظ صاحب بہت خوش ہوئے اور مصلحتاً خاموش ہو گئے مگر آپ نے فرمایا: اور پڑھو' حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے دست بستہ عرض کیا: حضور! یہ خادم دور دراز کا سفر کرنے کے باعث تھک چکا ہے اور اب کھڑا ہونے میں تکلیف محسوس کرتا ہے۔ فرمایا کہ بیٹھ کر پڑھ لو۔ اس پر حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا: یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ آقا کھڑے رہیں اور غلام بیٹھ جائے؟ جب تک آپ تشریف نہ رکھیں گے یہ ناچیز خادم ہرگز بیٹھنے کی گستاخی نہ کرے گا لہٰذا کلام پاک سننے کے شوق میں آپ نے بھی بیٹھنے کا قصد کیا مگر بیٹھا نہ گیا کیونکہ ایک مدت کھڑے رہنے کی وجہ سے ہاتھ پیر شل ہو چکے تھے۔

دل وہی دل ہے جو خاکِ رہِ محبوب بنے
جان وہ جان ہے جو یار پر قربان ہو جائے

لہٰذا اس کام کے لئے حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بڑھ کر اجازت طلب کی کہ حضور! اگر آپ اجازت فرمائیں تو یہ ناچیز خادم اس خدمت کو سرانجام دے؟ فرمایا: اجازت ہے لہٰذا حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے قریب جا کر سہارا دیا اور کافی تگ و دو کے بعد بٹھلانے میں کامیاب ہو گئے۔ سرکار کے

Marfat.com

بیٹھتے ہی حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا دل باغ باغ ہو گیا۔ آپ نے جوش و مسرت میں آ کر ایسی لحنِ داؤدی سے کلام پاک کی تلاوت کی کہ حضور صابر سرکار رحمۃ اللہ علیہ بے حد محظوظ ہوئے۔ کافی دیر گزرنے کے بعد حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ دوبارہ خاموش ہو گئے تو سرکار نے پھر پوچھا: اب کی بار تلاوت روکنے کی کیا وجہ ہے؟ عرض کی: حضور! سفر و تھکن کی وجہ سے بھوک کا غلبہ ہے جسمانی تقاضا کے مطابق کچھ کھانا چاہتا ہوں۔ سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے گولریاں توڑ لانے کا اشارہ فرمایا۔ حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فوراً کچھ گولریاں (یہ اس درخت کا پھل ہے جس کی شاخ تھام کر حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ عالمِ استغراق میں محو تھے، جس کا ذکر چار اشیاء کی دعا میں بھی آیا ہے) توڑ کر سامنے رکھ دیں۔ سرکار صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اب کھاؤ مگر حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اسی سوال کو دہرایا کہ یہ ممکن نہیں، آقا بیٹھے رہیں اور غلام کھانا شروع کر دے؟ اب کی بار سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے تبسم فرمایا اور چند گولریاں تناول فرمائیں۔

آپ کی طبع خوشگوار دیکھ کر حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا: حضور! اس غلام کے متعلق کیا حکم ہے؟ اگر آپ مجھے یہاں رہنے کا شرف بخشیں تو میں آپ کی خدمت کے اعزازِ عظیم سے سرفراز ہو سکوں گا ورنہ جیسے حکم ہو؟ فرمایا: تجھ کو میرے شیخ کامل نے بھیجا ہے بھلا میں تمہیں کیسے واپس بھیج سکتا ہوں؟ یہ سن کر حافظِ صاحب رحمۃ اللہ علیہ انتہائی خوش ہوئے اور عرض کیا: جیسے حضور کی مرضی ہو، اس خادم کو یہ فخر ہے کہ اس نے جناب کی غلامی بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے مانگ کر لی ہے۔

؎ قدم میرے لگتے نہیں ہیں زمیں پہ
نسبت کا تیری فخر بے بہا ہے

Marfat.com

شرفِ بیعت

اس کے بعد سرکار صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کا دریائے رحم و کرم موجزن ہوا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے سر پر دستِ شفقت رکھ کر فرمایا: تو ہمارا بیٹا ہے...... ہم نے تمہیں اپنا بنا لیا ہے' کیونکہ تمہارے لیے حضور بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے پرزور سفارش کی ہے لہٰذا اب تو ہماری تعلیم و تربیت سے فیضیاب ہوگا اور ہمارے سلسلہ کی خدمت کرے گا' ہمارے سلسلہ میں تمہارا کردار لازوال و بے مثال ہوگا...... میرے ذکر کے ساتھ ساتھ تمہارا تذکرہ بھی ہمیشہ جاری و ساری رہے گا۔

شمس صابر دا جدوں طلوع ہوندا
پے ماند جاندے سارے چن تارے

بعدازاں حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ نے حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو مخزن بیعت سے ہمکنار فرمایا' عُلُومِ تصوف کے جملہ رموز و اَسرار سے مکمل شناسائی بخشی' اپنے خاص اَوراد و وظائف سے نوازنے کے بعد محبت و شفقت بھرے لہجے میں فرمایا: خدا کا شمس تو آسمان پر ہے اور میرا شمس زمین پر ہے' اس شمس کا بھی ثانی کوئی نہیں اور تو بھی روحانیت میں بے مثال ہوگا۔

؎ دو جگ بھی پھر اُس کو محبوب سمجھتے ہیں
جو صاحب کی نظروں میں غلام پیارا ہے

حافظ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ کو ہدایت

حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بیعت ہونے کے بعد کافی دیر تک حضور کے عطا کردہ وظائف میں مشغول رہے اس دوران سرکار صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ بھی عبادت میں مصروف رہے یہاں تک کہ مغرب اور عشاء ادا فرمائی اور حافظ

Marfat.com

صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے قریب بلا کر فرمایا: اے شمس! آئندہ بعداز نماز عشاء میرے نزدیک ہرگز نہ آنا' بلکہ مجھ سے دور ہی رہنا اور بعداز نماز تہجد تمہیں اجازت ہے' تم میرے قریب آ سکتے ہو۔ اسی گفتگو کے دوران آپ پر استغراقی کیفیات کا غلبہ شروع ہو گیا۔ حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حکم کے مطابق دور جا کر رات بسر کی اور صبح بعداز نماز تہجد آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو گئے...... اب حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا بلاناغہ یہی معمول تھا' تہجد کے وقت حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت عالی میں حاضر ہو جاتے اگر اس وقت آپ کو استغراق کی حالت میں پاتے تو کان مبارک میں تین بار صلوٰۃ وتکبیر کہتے جس سے استغراقی غلبہ ٹوٹ جاتا اور وہ باقاعدہ عالم سلوک میں آ جاتے' پھر آپ کو وضو کراتے یہاں تک کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نماز تہجد و فجر ادا کر کے دوبارہ عالم استغراق میں محو ہو جاتے' کبھی کبھی اسی گولر کی ٹہنی تھام کر کھڑے ہو جاتے۔ جب کسی نماز کا وقت ہوتا تو حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ پھر کان مبارک میں تین مرتبہ صلوٰۃ وتکبیر کہتے۔ جس کے باعث آپ باقاعدہ عالم جمال میں آ کر نماز ادا فرماتے۔ کچھ عرصہ گزرنے کے بعد حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جنگل سے ٹہنیاں اور گھاس پھونس اکٹھا کر کے حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کے لئے ایک کٹیا تیار کر لی اور اپنے لیے دور ایک جگہ بنا لی۔

حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کا بلاناغہ یہ معمول تھا کہ ہر روز روزہ سے رہا کرتے' افطار کے وقت جب حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ گولریاں توڑ کر آپ کی خدمت میں پیش کرتے تو کبھی کبھی عالم استغراق میں فرماتے کہ ''خدا کھانے پینے سے پاک ہے'' اور جب عالم جمال میں آتے تو حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ مذکورہ واقعہ کا ذکر کرتے۔ آپ فرماتے نہیں خدا' خدا ہے اور بندہ' بندہ ہی ہے

Marfat.com

لاؤ ہم گولریاں کھائیں گے۔

من نمی گویم انا الحق

یار می گوید بگو

پھر حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ مل کر چند گولریاں تناول فرما لیتے' اس طرح روزے کی افطاری اور سحری ایک وقت میں ہی ہو جاتی اور رات ساری حسب معمول عالم استغراق کی کیفیات میں گزر جاتی۔

پیکر تیرا عمراں تخلیق وکھری

دوجا جگ تے صابر سلطان کوئی نئیں

(حق اللہ حق محمد حق صابر رحمۃ اللہ علیہ)

باب ہشتم: بحوالہ حقیقت گلزار صابری' سیر الاقطاب' تذکرہ علی احمد صابر' ملفوظات سرکار سیدن ولی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

باب نہم

عالمِ جمال و احوالِ وصال بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ

عالمِ جمال کی ابتداء

جب سے حضرت شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تب سے آپ کا ایک حصۂ وقت ضرور عالم جمال میں گزرتا بلکہ ''سیر الاقطاب'' میں تحریر ہے کہ کلیر کی ویرانی کے بعد حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ بڑے شوق و ذوق کے ساتھ ریاضت و مجاہدہ کے علاوہ خدمتِ خلق میں مصروف ہو گئے' جنگل کے تمام جانوروں اور پرندوں کو آپ سے انتہائی الفت ہوگئی اور شیر آپ کی جائے قیام پر دم سے جھاڑو دیتا تھا۔

رفتہ رفتہ دیگر اشخاص و عوام کی آمدورفت شروع ہوگئی' دور دور سے لوگ آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتے اور آپ کے فیضان سے مستفیض ہو کر پلٹ جاتے مگر رات کے وقت کسی شخص کو آپ کے پاس ٹھہرنے کی اجازت نہ تھی۔

ایک ہی پیکر میں تھے دو رنگ' دو انداز' پر
تھی عیاں شانِ جلالی' تھی نہاں شانِ جمال

بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے قوّالوں کا واقعہ

ایک دفعہ حضور بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے قوالوں نے دہلی میں حضرت

Marfat.com

خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضری کی اجازت طلب کی۔ آپ نے بخوشی اجازت دے دی اور چلتے وقت یہ بھی فرمایا: دہلی سے واپسی پر میرے صابر سے ملاقات کر کے ان کے احوال کی بھی خبر لیتے آنا۔

قوالوں نے دل و جان سے تعمیل کرنے کی حامی بھر لی اور بطرف دہلی روانہ ہو گئے جب دہلی میں خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے دربار میں حاضر ہوئے تو شاہانہ ٹھاٹھ دیکھ کر حیران ہو گئے کیونکہ سلطانِ دہلی آپ کا مطیع و فرمانبردار تھا اس لئے روسائے شہر آپ کی خدمت میں حاضری دینا قابل فخر سمجھتے تھے۔ جب قوالوں نے خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حضور حاضری دی آپ نے انتہائی شفقت و محبت سے نوازا۔ تمام حاضرین مجلس نے قوالوں کی انتہائی آؤ بھگت کی اور بڑی خاطر و تواضع سے پیش آئے۔ بادشاہی خاصے کے کھانوں سے دعوت کی گئی مجلس سماع میں ایک ذرا سے اشارے پر مالا مال کر دیئے گئے۔

غرضیکہ قوال حضرات بہت خوش خوش با اجازت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کلیر کو روانہ ہوئے مگر جب کلیر شریف میں پہنچے تو دیکھا کہ یہاں کا عالم ہی نرالا ہے۔ اس وقت صابر سرکار رحمۃ اللہ علیہ شاخ گولر تھامے محوِ عالم استغراق تھے۔ حافظ شمس صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ان حضرات سے دریافت حال کیا تو معلوم ہوا کہ یہ بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے قوال ہیں۔ فرمایا کہ تم لوگ یہیں ٹھہرو جب حضور صابر سرکار رحمۃ اللہ علیہ عالم جمال میں آئیں گے تو میں آپ لوگوں کو ان کی خدمت اقدس میں پیش کروں گا' دو یوم انتظار میں گزر گئے۔ یہاں جنگل میں کھانے کے لئے بھی کچھ میسر نہ تھا' صرف کچے پکے گولر تھے' جو حافظ شمس صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے قوالوں کو بھی کھانے کے لئے دیئے۔ قوال حضرات

Marfat.com

انتہائی پریشان تھے کہ کہاں آ کر پھنس گئے ہیں اب بغیر قدم بوسی کئے واپس جانا بھی محال ہے اور معلوم نہیں کب تک یہ حالت رہے گی۔

صرف خشک گولران کے حلق سے کیسے اترتے' کیونکہ یہ لوگ تو شاہی کھانے کھا کر آ رہے تھے' تیسرے روز حافظ شمس صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے قوال قدم بوسی کے لئے حاضر ہوئے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اچھا ان کے لئے گولروں میں نمک شامل کر دو۔ اتنا فرمانے کے بعد آپ پھر عالم استغراق میں محو ہو گئے۔ دوسرے وقت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ سے گولروں کو کٹوا کر اوپر نمک ڈال کر قوالوں کے پیش کر دیئے لیکن ان حضرات کو بھلا یہ غذا کیا بھاتی۔ حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے لے لیتے اور رومال میں باندھ کر رکھ دیتے' خود فاقہ کر لیتے۔ اسی حالت میں تین یوم اور گزر گئے۔

جب پھر حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ عالم جمال میں آئے تو حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کیا کہ قوال سلام کرنے کے خواہش مند ہیں' حکم ملا کہ ان کو بلا لاؤ۔ چنانچہ پیش کئے گئے' قوالوں نے بڑھ کر قدم بوسی کرنا چاہی مگر حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے روک دیا کہ خبردار! دور ہی سے سلام کرو ورنہ جل کر خاک ہو جاؤ گے۔ تب انہوں نے دور ہی سے باادب سلام کیا۔ آپ نے فرمایا: "پیرِ مَن خوش است" (یعنی میرے پیر خوش ہیں) یہ فرما کر دوبارہ عالم استغراق میں چلے گئے۔ اس کے بعد قوالوں نے حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے اجازت لے کر پاکپتن شریف کا راستہ لیا اور وہ گولر جو رومال میں باندھ رکھے تھے' ان میں سے چند دانوں کے

Marfat.com

علاوہ باقی کھول کر پھینک دیئے۔

جب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حضور میں پہنچے تو قدم بوسی کے بعد خواجہ نظام پاک رحمۃ اللہ علیہ کی مدح سرائی میں مصروف ہو گئے کہ حضور وہ تو بڑی خوبیوں کے مالک ہیں ہر وقت خلقتِ خدا ان کا طواف کرتی ہے' بادشاہ وقت اور امراء و روساء ان کے غلاموں میں شامل ہیں۔ تب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت فرمایا: کیا میرے صابر (رحمۃ اللہ علیہ) کو بھی دیکھنے گئے تھے؟ مگر وہ مسلسل خواجہ نظام پاک رحمۃ اللہ علیہ کی مدح سرائی کرتے رہے یہاں تک کہ بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے دوبارہ پوچھا کہ میرے صابر (رحمۃ اللہ علیہ) کی سناؤ' وہ کیسے تھے؟ لیکن اب بھی وہ خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی توصیف بیان کرتے رہے۔ تیسری دفعہ آپ نے جلال میں آ کر فرمایا کہ میں پوچھتا ہوں' میرے صابر کیسے تھے؟ تب انہوں نے کہا: حضور! آپ نے ہمیں کہاں بھیج دیا تھا۔ وہاں تو آدمی تھا...... نہ کوئی آدم زاد' ہم تو اس جنگل میں فاقوں سے مر گئے' کھانا ملا نہ پینا۔ بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کیا کچھ ملا بھی تھا؟ تب انہوں نے کہا: حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے چند کچے پکے گولر دیئے تھے جو کہ ہم راستہ میں پھینک آئے ہیں مگر ان میں سے دو تین دانے ہمارے پاس موجود ہیں۔ بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے وہ فوراً لے لئے' فرمایا کہ بدبختو! تم نے غضب کیا جو وہ گولر نہیں کھائے' اگر تم ان کو کھا لیتے تو یقیناً تمہیں قلبی فیضان اور دائمی سکون حاصل ہو جاتا۔

نظام الدین نے تمہاری دنیا سنبھالی تھی اور علی احمد صابر نے تمہاری عقبیٰ سنبھال لینا چاہی مگر بدبختی تمہارے سروں پر سوار تھی۔ یہ سن کر قوال ہاتھ ملنے لگے اور ندامت میں سروں کو جھکا لیا' اب کیا ہو سکتا ہے۔ پھر دریافت فرمایا کہ

Marfat.com

جب میرے صابر سے تمہاری ملاقات ہوئی تو کیا انہوں نے کوئی بات بھی کہی تھی؟ قوالوں نے عرض کیا: ہم نے دست بستہ سلام عرض کیا تو انہوں نے فرمایا کہ "پیرِ مَن خوش است" یہ سننا تھا کہ بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر وجدانی کیفیت طاری ہوگئی اور اس قدر زیادہ جوش وخروش پیدا ہوا کہ تمام حاضرین محفل پر وجد طاری ہوگیا۔ جب کچھ دیر بعد طبیعت سنبھلی تو اٹھ کر دو نفل نمازِ شکرانہ ادا فرمائے' بعداز نماز حاضرین محفل سے ارشاد فرمایا: آج علاؤ الدین علی احمد صابر نے میرے شیخ ہونے پر مہر ثبت کر دی ہے' اب مجھے یقین ہو گیا ہے کہ میں واقعی شیخ ہوں اور آج سے میں شیخ پکارے جانے کو پسند کروں گا۔

سنتے ہی خوشی سے بابا کے جامے کی تنیاں ٹوٹ گئیں
صابر نے مجھ کو شیخ کہا' مخدوم علی احمد صابر

لوگوں کے استفسار کرنے پر فرمایا: تم لوگ نہیں جانتے ہو کہ میرا صابر کس اولوالعزم مقام پر فائز ہے' وہاں بڑے بڑے اولیاء اللہ کا گزر ہونا مشکل ہے اور اس حال کے باوجود بھی اس نے مجھ کو فراموش نہیں کیا۔ بعدازاں بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ان گولروں کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے حاضرین محفل میں تقسیم فرما دیئے جن کی تعداد بائیس (۲۲) بتائی جاتی ہے اور وہ بائیس (۲۲) کے بائیس (۲۲) قطب کے مقام پر فائز ہو گئے۔ قوالوں سے ایک اینٹ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا' اٹھا لو۔ جب انہوں نے اٹھائی تو وہ سونا بن گئی۔ آپ نے فرمایا: ایک اور اٹھا لو' اسی طرح تیسری اینٹ ان کے اصرار پر عنایت کر دی۔ فرمایا: لے یہ بھی لو' مگر تمہاری بھوک وہوس کبھی بھی ختم نہ ہوگی۔

حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو پاکپتن شریف جانے کا حکم

اچانک ایک روز حضور مخدوم صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ نے عالم استغراق

Marfat.com

سے عالم جمال میں آ کر حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو ارشاد فرمایا: تم اسی وقت پاکپتن روانہ ہو جاؤ کیونکہ بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ تمہارا انتظار فرما رہے ہیں۔ پاکپتن شریف پہنچتے ہی حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حضور خدمت کے لئے دست بستہ حاضر رہنا۔

خدمت وچ حضور دی جا شمس
بابا صاحب پئے تینوں اُڈیکدے نے

لہٰذا حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کلیر شریف سے روانہ ہو کر متواتر کئی یوم کی مسافت طے کرتے ہوئے پاکپتن شریف بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو گئے۔ قدم بوسی و زیارت کے بعد خدمت کے فرائض سرانجام دینے لگے لیکن بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو علیل دیکھ کر انتہائی پریشان ہوئے۔ شدید بیماری کے باعث تمام جسم نڈھال ہو چکا تھا' خوراک ترک کیے ہوئے کافی روز گزر چکے تھے۔ اس صورتحال سے آگاہ ہو کر حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ گھبرا گئے مگر سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے تسلی دی اور محبت و دعاؤں سے نوازا۔

احوالِ وصال حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بعد از نماز فجر ۶۶۴ھ حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے پاس بلا کر چند انعامات' تبرکات' نوادرات سے نوازا۔ ان تحائف کے علاوہ آپ نے ایک خط مخدوم صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کے نام روحانی ارشادات میں تحریر فرما کر سپرد کر دیا اور فرمایا: اے شمس! اب میرا وقت مقررہ آ چکا ہے' عنقریب میری ملاقات محبوب حقیقی سے ہونیوالی ہے' میں زیادہ دیر اس زندگی کا حجاب اپنے اور محبوب کے درمیان حائل نہیں برداشت کر سکتا' میں یقیناً ایک گھر سے دوسرے گھر کی طرف منتقل ہو رہا ہوں''۔

Marfat.com

ولی اللہ تے مردے ناہیں کردے پردہ پوشی
کی ہویا جے جاوَن لگیاں ٹُر گئے نال خاموشی

آپ رحمۃ اللہ علیہ کچھ عرصہ سے انتہائی نحیف ہو چکے تھے' اکثر اوقات سر مبارک میں شدت کا درد رہتا تھا۔ شدید تکلیف کے باوجود بھی آپ کے معمولات وعبادات میں ذرا بھر بھی فرق نہ آیا بلکہ اسی دن بعداز نماز مغرب آپ عالم استغراق میں چلے گئے۔ جب عالم سلوک میں آئے تو حاضرین مجلس سے دریافت فرمایا: کیا میں نے نماز مغرب ادا کر لی ہے؟ حاضرین نے عرض کیا کہ آپ نے ابھی نماز مغرب ادا فرمائی ہے مگر اس کے باوجود آپؒ نے دوسری مرتبہ مذکورہ نماز ادا کی اور دوبارہ استغراقی کیفیات میں محو ہو گئے' چند لمحے بعد جب عالم جمال مین آئے تو پھر وہی سوال کیا۔ حاضرین محفل نے دست بستہ عرض کیا: حضور! آپ نے دو بار نماز مغرب ادا فرمائی ہے لیکن اس کے باوجود آپ نے تیسری دفعہ نماز ادا فرمائی۔

آخر دوشنبہ کے روز قبل از نماز عشاء بتاریخ ۵ محرم الحرام ۶۶۴ھ کو آپ نے عالم فنا سے عالم بقا کی طرف سفر فرمایا۔ (انا للّٰہ وانا الیہ راجعون)

بوقت وصال آپ کی عمر مبارک پچانوے (۹۵) برس تھی اور چہرے مبارک پر وصال محبوب کی خوشی کے آثار نمایاں نظر آ رہے تھے۔

نشانِ مردِ مومن با تو گویم
چوں مرگ آید تبسم برلبِ اوست

دفینہ حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف ''فردوس الوجوب'' میں تحریر فرماتے ہیں کہ جس شب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے وصال فرمایا' اس وقت تمام

Marfat.com

حاضرین درگاہ نے کوشش کی کہ شب کو سامان دفینہ میسر کر کے صبح کو دفینہ کر دیا جائے مگر عسرت کے باعث سامان دفینہ میسر نہ ہو سکا۔ تمام شب اسی کشمکش میں گزر گئی۔ الصبح (قبل از نماز فجر) ایک ہمسایوں کی عورت نے مجھے آواز دی اور کہا: اے شمس! یہ تھان بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے کفن کے لئے ہے تم اسے لے جا کر بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا کفن تیار کر لو۔ یہ سن کر میں نے جواب دیا کہ مجھے اس کے متعلق کوئی ظاہری یا باطنی حکم وصول نہیں ہوا لہٰذا ہم یہ تھان کیسے لے لیں؟ تب اس ضعیفہ عورت نے جواب دیا' میں نے یہ تھان ہر جمعہ کو بعداز نماز باوضو حالت میں سوت کات' کات کر اپنے کفن کے لئے تیار کیا تھا مگر آج شب میں نے خواب میں حضور صابر سرکار رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا ہے انہوں نے مجھ سے فرمایا: تم یہ تھان ہمارے ہاتھ فروخت کر دو اور بتاؤ' اس کی کیا قیمت وصول کرو گی؟ میں نے عرض کیا کہ اس کی قیمت ایک جنت ہے۔ انہوں نے فرمایا: تم یہ تھان بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے کفن کے لئے شمس دین کو بلا کر دے دو' میں تم کو اس کے عوض پانچ جنتیں دوں گا۔ میں نے عرض کیا: میں یہ سودا اپنی آنکھوں سے دیکھنے کے بعد طے کروں گی تو آپ نے مجھے پانچوں جنتوں کا معائنہ کروایا' لہٰذا میں نے اس کی قیمت وصول کر لی ہے' اب تم یہ تھان لے جاؤ اور بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا کفن تیار کرو۔ حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے بڑھیا کی بات سن کر مراقبہ کیا تو اس کا بیان درست پایا۔

شہر یارِ کلیری شاہنشہِ اقلیم فقر
صاحبِ صبر و رضا مَسند نشینِ برتری

اس کے بعد حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ[1] کے باعث انتہائی متفکر تھے کہ شیخ نجم الدین متوکل

Marfat.com

صاحب رحمۃ اللہ علیہ (برادر حقیقی بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ)، حضرت بدرالدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ (فرزند بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ) اور مولانا بدرالدین اسحاق صاحب رحمۃ اللہ علیہ (داماد بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ) و دیگر حضرات نے مشورہ کیا کہ شاید خواجہ نظام الدین اولیاء (رحمۃ اللہ علیہ) بروقت نہ پہنچ سکیں لہٰذا ہم حضور بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے جسد اطہر کو امانتاً سپرد خاک کر دیتے ہیں۔ اس کے بعد حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے مشورہ کے مطابق اپنے ہاتھ سے کفن مبارک تیار کیا اور اپنے ہاتھ سے جسد مقدس کو غسل دے کر کفن پہنایا۔ بعداز نماز مغرب بتاریخ ۶ محرم الحرام ۶۶۴ھ کو نماز جنازہ تمام ارواح مقدسہ، انبیاء کرام، اولیاء کرام وحضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں ادا ہوئی اور جسدِ مقدس کو سپرد خاک کر دیا اور میں ۱۰ محرم الحرام ۶۶۴ھ کو بعداز نماز فجر کلیر شریف کی جانب روانہ ہو گیا۔ کلیر شریف پہنچ کر علیم اللہ ابدال (رحمۃ اللہ علیہ) کی معیت میں حضور صابر سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے پس پشت بادب کھڑا ہو گیا لیکن حضور صابر سرکار (رحمۃ اللہ علیہ) کی استغراقی کیفیات میں محویت کی وجہ سے میری ملاقات کئی یوم بعد خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ ہوئی۔

حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی کلیر شریف میں آمد و خلافت

حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ

۱...... خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ ان ایام میں بسلسلہ مجاہدہ ایک حجرہ میں بند تھے، بعد میں جب خواجہ صاحب پاکپتن تشریف لائے تو بحکم الہام باطن آپ نے جسدِ اطہر کو دوبارہ جنازہ پڑھ کر دوسری جگہ دفن کیا، موجودہ روضہ مبارک عین اسی جگہ واقع ہے۔

Marfat.com

۱۵محرم الحرام ۶۶۴ھ کو پاکپتن شریف سے کلیر شریف میں تشریف لے آئے۔
صاحب حقیقت گلزار صابری کے مطابق خواجہ نظام پاک رحمۃ اللہ علیہ ۷محرم الحرام کو دہلی سے پاکپتن شریف کے لئے روانہ ہوئے اور ۹محرم کو پاکپتن شریف پہنچے اور ۱۰محرم کو بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا دفینہ ثانی کروایا اور ۱۵محرم ۶۶۴ھ کو آپ کلیر شریف تشریف لے آئے' حافظ شمس الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کے بعد آپ نے حضرت علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا: حدود آتشزدگی کے باہر شیخ نصیرالدین' شیخ عثمان اور محمد افضل ابدال -------کچھ سامان لیے کھڑے ہیں' ان کو اپنے ہمراہ یہاں لے آؤ لہٰذا علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ نے فوراً حکم کی تعمیل کی اور ان تینوں حضرات کو ہمراہ لے آئے اور بعداز نماز ظہران حضرات کی اطلاع حضور صابر سرکار رحمۃ اللہ علیہ کو عالم جذب میں دی جس کے باعث مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ عالم سلوک میں متوجہ ہوئے۔ (اس وقت تک حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات بھی حضور صابر سرکار رحمۃ اللہ علیہ سے استغراقی کیفیات کی وجہ سے نہ ہوئی تھی) چنانچہ حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ نے خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ سے مزاج کے متعلق دریافت فرمایا۔ انہوں نے جواباً فرمایا کہ حضور کی دعا شامل حال ہے۔ پھر حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی جانب مخاطب ہوکر فرمایا: شمس الدین! تم بھی آگئے ہو؟ حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا: حضور! غلام حاضر خدمت ہے۔ پھر فرمایا: سامنے آؤ۔ حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بہت مؤدب اور دست بستہ سامنے حاضر ہوگئے۔ حکم فرمایا: ہمارے تبرکات میں سے سبز عمامہ نکال لاؤ۔ جب حافظ صاحب عمامہ مبارک لائے تو فرمایا: تمہیں شاہِ ولایت مرفوع الاجازت کر دیا ہے اور اس کے ساتھ ہی عمامہ مبارک حافظ صاحب رحمۃ اللہ

Marfat.com

علیہ کے سر پر باندھنا شروع کر دیا مگر ایک ہی بل دینے کے بعد استغراق ہو گیا۔ حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے عمامہ مبارک دونوں ہاتھوں میں تھام رکھا تھا کہ دست غیب سے ہی عمامہ حافظ صاحب کے سر پر بندھ گیا اور سندِ خلافت بھی دست غیب سے آپ کو مرحمت فرما دی گئی۔ حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے سند خلافت کو دائیں ہاتھ میں لیتے ہی آنکھوں سے لگایا اور بوسہ دے کر سر پر رکھ لیا۔

کافی دیر بعد جب صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ استغراقی کیفیات سے عالم جمال میں پلٹے تو خواجہ نظام پاک رحمۃ اللہ علیہ سے محو گفتگو ہوئے۔ فرمایا: آپؒ کو حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے محبوبِ الٰہی کے لقب سے نوازا تھا جس کی میں نے تصدیق کر دی تھی؛ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ محبوبیت کی نسبت سے فیضیاب رکھے۔ صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کی دعا کا اثر بقول اقبال رحمۃ اللہ علیہ ملاحظہ ہو۔

؎ نہاں ہے تیری محبت میں رنگِ محبوبی
بڑی ہے شان بڑا احترام ہے تیرا

حضور صابر سرکار رحمۃ اللہ علیہ اور خواجہ نظام پاک رحمۃ اللہ علیہ کی یہ نشست کافی دیر تک جاری رہی جس میں اسرار و رموز پر مبنی گفتگو ہوتی رہی۔ بعدازاں حضور صابر پاک عالم استغراق میں محو ہو گئے اور خواجہ صاحب نے اپنے ہمراہ لائی گئی اشیاءِ خوردنی پر ختم شریف پڑھا اور حاضرین محفل میں تقسیم فرما دیں۔ اس کے بعد حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو خلافت کی مبارکباد پیش کر کے دہلی کی جانب روانہ ہو گئے۔

ایک بارات کا قید اور رہا ہونا

یہ واقعہ ۱۹ ذیقعد ۱۷۶ھ کا ہے کہ ایک شخص نظیر الدین بن عیاض (جو خواجہ

Marfat.com

نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اول حضرت شیخ عثمان رحمۃ اللہ علیہ کے مریدوں میں سے تھا) کی بارات نواحِ کَلیَر سے گزری جن کے شادیانوں و نقاروں کی آواز حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کی سمع خراشی کا باعث بنی' آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت فرمایا: یہ کیسا شوروغل ہے۔ حافظ صاحب نے عرض کیا: حضور! کسی شخص کی شادی معلوم ہوتی ہے اسی کے نقاروں کا شوروغل ہے۔ فرمایا: انہیں منع کرو کہ ایسا نہ کریں تاکہ ہماری خلوت میں خلل نہ پیدا ہو لہٰذا حافظ صاحب نے جاکر ان کو منع کیا اور سمجھایا کہ تم لوگ شوروغل نہ ڈالو مگر وہ لوگ آپ کے منع کرنے و سمجھانے سے باز نہ آئے اور متواتر نقارے و شادیانے بجاتے رہے۔ آخرکار حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آکر تمام تفصیل حضور صابر سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کردی۔ سرکار نے فرمایا: اچھا تم ایسا کرو کہ یہ پیالہ الٹا کردو۔ پس پیللہ کا الٹا ہونا ہی تھا کہ مکمل خاموشی چھا گئی' ادھر بارات کے راستہ میں چاروں اطراف پہاڑ حائل ہوگئے' اہل بارات مقید ہوکر انتہائی پریشانی میں مبتلا ہوگئے ہر کوشش کے باوجود کسی سمت راستہ نہ ملا' چار دن اسی کشمکش میں گزر گئے اُدھر پیش خیمہ کے لوگ انتظار کرتے کرتے عاجز آگئے۔ کافی لوگ ڈھونڈنے بھی نکلے مگر کہیں پتہ نہ چلا' بالآخر خواجہ نظام پاک رحمۃ اللہ علیہ کی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوئے اور تمام احوال عرض کیا۔

آپ نے فرمایا کہ ان لوگوں نے ضرور کوئی کلیر شریف کے نزدیک گستاخی کی ہوگی۔ چنانچہ آپ نے ایک خط بطرف حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرما کر معذرت چاہی اور بدست محمد افضل ابدال رحمۃ اللہ علیہ کلیر شریف روانہ کردیا۔ کلیر شریف پہنچ کر محمد افضل ابدال رحمۃ اللہ علیہ نے حافظ صاحب رحمۃ اللہ

Marfat.com

علیہ کی خدمت میں پیش کیا۔ حافظ صاحب نے نامۂ مبارک پڑھ کر حضور صابر پاک کی خدمت عالی میں عرض کیا۔ سرکار نے تحریر سماعت فرمانے کے بعد فرمایا: شمس الدین! اب پیالہ اٹھا دو۔ پس پیالے کا اٹھنا تھا بارات کے لئے راستے کھل گئے۔

ہر لحظہ ہے مومن کی نئی شان نئی آن
گفتار میں' کردار میں' اللہ کی بُرہان
جس سے جگرِ لالہ میں ٹھنڈک' وہ شبنم
دریاؤں کے دل جس سے دہل جائیں وہ طوفان

بعدازاں خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے محمد افضل ابدال رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعے کلیر شریف سے لے کر دہلی تک منادی کرادی کہ خبردار! اس راستہ میں کوئی شخص کسی قسم کی گستاخی یا شوروغل نہ ڈالے وگرنہ پھر آفت میں مبتلا کردیئے جاؤ گے اور رہائی ممکن نہ ہوگی۔

حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات

حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ سے انتہائی محبت رکھتے تھے اور بہت احترام کی نگاہ سے دیکھتے تھے' آپ کے ادب و احترام کو اس حد تک ملحوظ خاطر رکھتے کہ جب کسی کو آپ کی خدمت اقدس میں بھیجتے تو اس کو تاکید فرماتے' حضور صابر پاک کی خدمت اقدس میں انتہائی تعظیم و تکریم سے حاضر ہونا اور ملاقات کے لئے شمس الدین کا وسیلہ ضرور اختیار کر لینا۔

چنانچہ ایک مرتبہ سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ و چہیتے مرید حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ کلیر شریف حضور صابر پاک رحمۃ

Marfat.com

اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور حافظ شمس صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا وسیلہ اختیار کیا۔ انہوں نے معمول کے مطابق حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ دہلی سے خواجہ نظام الدین اولیاء کے غلام شرف دیدار حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ نے عالم استغراق سے عالم سلوک میں متوجہ ہو کر فرمایا: سناؤ خسرو کیسے ہو؟ آپ نے دست بستہ عرض کیا: حضور کی دعاؤں سے باخیریت ہوں۔ پھر فرمایا: تمہارے شیخ کا کیا حال ہے؟ آپ نے عرض کیا: الحمدللہ! وہ بھی باخیریت ہیں۔ حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ نے مسکرا کر فرمایا: خسرو! تمہارے شیخ کو پیری' مریدی کرنے کا بڑا شوق تھا' اس کے متعلق بتاؤ کہ کہاں تک شوق پورا ہوا؟ عرض کیا: حضور! ان کے اتنے مرید ہیں جتنے آسمان پر ستارے اور خود مہتاب کی مانند ان کے درمیان جلوہ افروز ہوتے ہیں۔ یہ سن کر صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ نے تبسم فرمایا اور داد و تحسین سے نوازا کہ خوب تم نے چاند ستاروں کی مطابقت بیان کی ہے۔ تم شاعر جو ٹھہرے' ساتھ ہی فرمایا کہ خسرو! ہمارا تو ایک ہی شمس اللہ ہے مگر جب طلوع ہوتا ہے سب چاند تارے ماند پڑ جاتے ہیں۔

شمس صابر دا جدوں طلوع ہونداپۓ ماند جاندے سارے چن تارے
اُوہدی لاٹ بھرپور پُرنور اندر لُک چھپ بہندے سارے چن تارے
حُسن ویکھ کے لازوال اُوہدا نت گیت گاندے سارے چن تارے
رات شمس دا فیض عمرانؔ ونڈدے دِنے دید پاندے سارے چن تارے

بعدازاں امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ' سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی اجازت سے واپس دہلی کی جانب روانہ ہو گئے۔ دہلی خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ مقدس میں حاضر ہوئے۔ خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: خسرو! سناؤ

Marfat.com

بادشاہ دو جہاں (حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کا لقب ہے جس سے بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے نوازا تھا) سے ملاقات ہوئی۔ عرض کیا: حضور! جناب کی نظرِ شفقت سے خوب ملاقات ہوئی۔ یہ سن کر خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ کی دونوں آنکھوں کو بوسہ دیا۔ فرمایا: تم نے ان آنکھوں سے صابر پاک کا جمال پایا ہے اس لیے میں نے بوسہ دیا ہے۔

حضرت حافظ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ کا قبر میں بند ہونا

۱۹ محرم الحرام ۶۸۴ھ چہار شنبہ کے روز حضور صابر سرکار رحمۃ اللہ علیہ گولر کی شاخ چھوڑ کر اپنی جائے قیام پر جلوہ افروز ہو گئے اور حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو بلا کر فرمایا: تم عالم ناسوت کی طرح قبر تیار کر کے اس میں چھ برس کے لئے حبس کبیر کرو۔ حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے دست بستہ عرض کیا: حضور! قبر تیار کرنے کے لئے آلہ دستیاب نہیں ہے۔ یہ سن کر آپ نے انگشت مبارک سے ایک خط کھینچا جس کی بدولت زمین شق ہو گئی اور ایک بہت گہرا غار نظر آیا' حکم دیا: اے شمس! اس میں داخل ہو جاؤ۔

اُنگلی نال اشارہ کیتا' پھٹیا فرش زمیں دا
دھرتی ساری حکم منیندی' صابر مہ جبیں دا

چنانچہ حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس قبر نما غار میں داخل ہو گئے وہاں علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو ایک عدد نان اور ٹھنڈے پانی سے بھرا پیالہ پہنچا دیا اور عرض کیا: جب آپ کو آب و طعام کی خواہش ہو تو اسی میں سے قدرے تناول فرما لیجئے گا' یہ کہہ کر غار کو پتھروں سے ڈھک دیا۔

حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس قبر نما غار میں چھ برس کا عرصہ طویل مقیم رہے' چھ برس گزرنے کے بعد حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ نے علیم اللہ ابدال

Marfat.com

سے فرمایا: جا کر میرے شمس کو حجرِ کبیر سے نکال لاؤ۔ چنانچہ علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ غار پر پہنچے اور پتھر ہٹا کر حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو آوازیں دینے لگے مگر آگے سے کوئی جواب نہ ملا۔ مختصراً آپ نے تریسٹھ آوازیں پرزور انداز سے لگائیں۔ تب جا کے ایک نحیف سی آواز ابھری: کون ہے اور کس شمس الدین کو پکارتا ہے؟ یہ سن کر آپ ۔نے سرکار صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: حضور! وہاں تو میں نے بہت آوازیں دی ہیں' پہلے تو کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔ آخر کار ایک کمزور آواز نے پوچھا ہے: کون ہے اور کس شمس الدین کو پکارتا ہے؟ فرمایا: اب پھر جا کر آواز دو اور کہو کہ صابر کے شمس کو پکارتا ہوں' لہٰذا علیم اللہ ابدال دوبارہ گئے اور حسب حکم آواز لگائی۔ اب کی بار آواز کے گونجتے ہی جواب ملا: لبیک! صابر کا شمس حاضر ہے۔ تب حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ غار سے نمودار ہوئے اور علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ کا سہارا لے کر سرکار صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر قدم بوسی کی سعادت حاصل کی۔ صاحب حقیقت گلزار صابری تحریر فرماتے ہیں کہ اس چھ برس کے عرصہ میں حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے صرف نیم نان تناول فرمایا اور نصف آفتابہ پانی پیا تھا۔

(حق اللہ حق محمد حق صابر رحمۃ اللہ علیہ)

باب نہم بحوالہ: حقیقت گلزار صابری' تذکرہ علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ' ملفوظات حضور سیدن سرکار رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

باب دہم

حیاتِ طیبہ کا آخری عرصہ و وصال

وصال سے کچھ عرصہ قبل حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ نے حافظ شمس الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو بلا کر اپنے پاس بٹھا لیا اور فرمایا کہ بابا شمس آج چند باتیں دل میں بٹھا لو جن پر تمہیں عمل پیرا ہونا ہوگا۔

مخدوم صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کی وصیت و ہدایات

حضرت مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ نے حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ارشاد فرمایا کہ علاؤ الدین غوری عرصہ دراز سے قلعہ آمیر کے محاذ پر لڑ رہا ہے مگر قلعہ ابھی تک فتح نہیں ہو سکا' یقیناً وہ فتح بھی نہ ہوگا جب تک تم اس کی فوج میں شامل ہو کر دعا نہ کرو گے اس لیے تمہارا اس کی مدد کو جانا بہت ضروری ہے 'بکر' یاد رکھو! اس دوران ہمارا بھی وصال ہو جائے گا۔ یہ سنتے ہی حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر سکتہ طاری ہو گیا۔ کچھ دیر کے لئے پتھر کے مجسمہ کی مثل بن گئے۔ حضور نے تسلی و تشفی سے نوازا۔ جب کافی دیر کے بعد طبیعت سنبھلی تو عرض گزار ہوئے: حضور! مجھے کیسے معلوم ہوگا کہ آج آپ کا وصال ہو چکا ہے؟ فرمایا: جس روز قلعہ فتح ہوگا' وہی روز ہماری رحلت کا ہے۔ عرض کیا کہ قلعہ فتح ہونے کی صورت کیا ہوگی؟ فرمایا: ایک درویش مست لشکر میں تیری موجودگی کی اطلاع اور نشاندہی بادشاہ کو کرے گا اور بادشاہ اس کی رہنمائی کی

Marfat.com

بدولت تیری ملاقات سے مستفیض ہوگا' اس کے اگلے روز تیری دعا و مدد سے قلعہ فتح ہو جائے گا۔

پھر فرمایا کہ علیم اللہ ابدال میرے بعد تیری خدمت میں رہے گا' تیرے بعد تجھ سے ایک قلندر ہوگا اور اس سے ایک مجدد ہوگا۔ اس کے عہد میں علیم اللہ ابدال کا بھی انتقال ہو جائے گا۔ حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے گریہ زاری کرتے ہوئے عرض کیا کہ حضور! عنصر پاک کو غسل کون اور کیسے دے گا؟ فرمایا: جب تم یہاں پہنچو گے تو میرے جسم کے نزدیک بائیں طرف تمہیں ایک چشمہ ملے گا وہ چشمہ آبِ کوثر سے جاری ہوگا اسی سے پانی حاصل کر کے تم مجھے غسل دینا۔

لیکن خبردار! میرے جسم کو ہاتھ لگانے کی غلطی نہ کرنا بلکہ جس پہلو کا تمہارے دل میں خیال پیدا ہوگا اسی پہلو پر میرا جسم خود بخود ہو جائے گا۔ تم اوپر سے پانی ڈال دینا' میرے لئے کفن جس پارچہ کا بھی میسر ہو سکے وہی لے آنا مگر اتنا خیال رکھنا کہ اسے نارنگی رنگ (گل ارمنی' جسے صابری رنگ کہہ کر پکارا جاتا ہے) میں رنگ لینا کیونکہ میں نے تمام عمر اسی رنگ کا چوغہ پہنا ہے اور حضور بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا عطا کردہ عمامہ وخرقہ میرے سر کے قریب رکھ دینا' رجال الغیب پہنا دیں گے' خوشبو مہیا کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ ملائکہ عرشِ اولیٰ پر فردوس سے اہتمام کریں گے اور بہشتی عطریات سے دونوں عالم کو معطر کر دیں گے۔

بعدازاں فرمایا: میرا زیبِ تن خرقہ اتارنے اور کفن پہنانے کے لئے بھی جسم پر ہاتھ مت لگانا بلکہ عالم تصور میں جیسا خیال کرو گے مردان غیب اس کی تکمیل کرتے جائیں گے' ایک بات اور یاد رکھنا' جس وقت میرا خرقہ بدن

Marfat.com

سے اترے تو اس کو چارتہ کر کے میری مہر ولایت کے نیچے رکھنے کا ارادہ کرنا پھر کفن پہنانے کا دل میں خیال لانا' جیسا جیسا ارادہ اور خیال کرتے جاؤ گے ویسا ہی ہوتا جائے گا ایک اور ضروری بات ذہن نشین کر لو کہ ارادہ غسل سے لے کر کفن پہنانے تک اپنی آنکھیں ہرگز نہ کھولنا۔ تب حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا: حضور! نماز جنازہ کے متعلق کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ امر وقت پر ہو جائے گا اور تم جلد بازی سے کام نہ لینا بلکہ انتظار کرنا۔ جب حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے دفن و قبر کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ یہ کام تم نہیں کرو گے بلکہ ایک عرصہ کے بعد میری قبر رجالُ الغیب کھودیں گے اور اس زمانے کا مجدد مجھے قبر میں اتارے گا اور وہی تعمیر بھی کرے گا' قبر کے تختے جمال الدین ابدال کی وساطت سے منگوائے گا' میرے جسم کے نیچے کی مٹی نصف ذرعہ اور مہر ولایت کے نیچے کی مٹی اور میرا خرقہ مجدد مذکورہ اپنے پاس رکھ لے گا اور وہ بطور تبرک کے سلسلہ بسلسلہ منتقل ہوتا رہے گا۔ اس کے بعد فرمایا کہ میں تم کو آج سے بیعت اقلیم کا شاہِ ولایت مقرر کئے دیتا ہوں بغیر تمہاری رضا کے کوئی بھی شخص ولی اللہ نہ بن سکے گا' تمہارا خط جس کی پیشانی پر ہوگا اسی کی گردن پر غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ قدم رکھیں گے اور میں مہر لگاؤں گا۔

اب کی بار حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ تاب نہ لا سکے اور دھاڑیں مار کر روتے ہوئے عرض گزار ہوئے کہ حضور! یہ کیسی قیامت ہے کہ میں آپ کی تدفین میں شامل نہ ہوں گا' اگر میں زندہ رہا تو مجھے کیسے صبر آئے گا۔ یہ کہہ کر اور بھی زیادہ آہ وزاری کرنے لگے۔ حضور مخدوم صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا دست اقدس حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے سر پر پھیر کر تسلی دی' پیار فرمایا اور

Marfat.com

ساتھ ہی ساتھ وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ مجدد ۹۰۷ھ میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سے چشتیہ صابریہ طریقت پر قائم ہوگا اور اس سلسلہ کی خوب خدمت کرے گا۔ اگر بابا شمس! تو چاہے تو میں تجھ کو اس وقت تک زندہ رکھ سکتا ہوں اور اس زمانہ کا مجدد بھی بنا سکتا ہوں؟ مگر یاد رکھ کہ شاہِ ولایت کا درجہ ومقام مجدد سے انتہائی بالا ہے۔

کاملے از خاک گیرو زر شود ناقص از زر بُرد خاکستر شود

یہ سن کر حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے دست بستہ عرض کیا: حضور! جیسے آپ کی مرضی ہو اس ناچیز غلام کو کسی قسم کا کوئی عذر نہیں۔

"سرِ تسلیم' خم ہے جو مزاجِ یار میں آئے"

اس کے بعد حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا: حضور! اتنا عرصہ طویل جسد اطہر بلا قبر کیسے رہے گا؟ فرمایا تو اس باب میں اندیشہ مت کر' اس کا انتظام خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے قبل از وقت کر دیا ہے۔ سنو! جو مولانا ابوصالح عرف امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ (جن کا ذکر "چار اشیاء کی دعا" کے ضمن میں آیا ہے) کی قبر پر دو سنگ سرخ رکھے ہوئے ہیں۔ علیم اللہ ابدال ان کو وہاں سے اٹھا کر ایک میرے جسم کے دائیں جانب اور دوسرا بائیں جانب رکھ کر اوپر سے ملا دے گا اور چاروں اطراف سے مٹی لگا دے گا۔ مگر سوائے علیم اللہ ابدال کے اور کوئی شخص ان پتھروں کو ہاتھ مت لگائے حتیٰ کہ تو خود بھی نہ چھونا' ایک عرصہ کے بعد جب اس مجدد کا دور آئے گا تو وہ دوبارہ میری نماز جنازہ پڑھائے گا اور تدفین کرے گا۔ اس طرح میرے شیخِ کامل (بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ) کی سنت (بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا جنازہ دو دفعہ پڑھایا گیا تھا) بھی ادا ہو جائے گی لیکن میری پہلی تدفین سے لے کر دوسری

Marfat.com

تک کوئی بھی شخص میرے جسم کے نزدیک نہ آسکے گا۔[1]

تیرے تیروں نے بیدم کو حیاتِ جاوداں بخشی
حیاتِ جاوداں کا نام مرگِ جاوداں کیوں ہو

حضور مخدوم صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ یہ وصیت اور نصیحت فرما کر درخت گولر کے قریب تشریف لے گئے‘ حسبِ معمول شاخ گولر تھام کر اور دوسری مٹھی بند کر کے انگشت شہادت علم کئے ہوئے قلب کے سامنے لے جا کر عالم استغراق میں محو ہو گئے۔

اُٹھ رہے ہیں بیٹھ کر پہلو سے وہ
ہو رہا ہے امتحانِ دردِ دل

حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی روانگی

جب حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے شیخ کامل کو عالم استغراق میں چھوڑ کر قلعہ آمیر کی جانب روانہ ہونے لگے تو عجیب وغریب کشمکش کا شکار تھے کبھی رورو کے آگے قدم رکھتے اور پھر پلٹ کر زیر گولر سرکار کی پشت مبارک دیکھتے‘ جب یہ

[1] ...... مذکورہ مضمون میں حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ نے مستقبل میں پیش آنے والے جملہ حالات و واقعات بیان فرمائے ہیں‘ اس ضمن میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارک ملاحظہ ہو:

اتقوا بفراسة المؤمن فانه ينظر بنور الله

یعنی! مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ (وہ) اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے۔

حدیث شریف سے ثابت ہے کہ مومن کی نگاہ خدا تعالیٰ کے نور سے روشن ہوتی ہے‘ بات واضح ہے کہ نہ تو کچھ اللہ تعالیٰ کے نور سے پوشیدہ ہے اور نہ جس کی آنکھ میں یہ نور سمایا ہوا ہے اس سے کچھ غیب ہے‘ مشکوٰۃ شریف و بخاری شریف کی حدیث مبارک (جو ”نکاح وجلال صابر“ کے حاشیہ میں رقم کی گئی ہے) بھی مومن کی قوت سے آگاہ کرتی ہے جس میں واضح طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہے کہ میں مومن کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔ بقول رومی صاحب رحمۃ اللہ علیہ:

بندگانِ خاص علام الغیوب — وحذروہم ہم جواسیس القلوب

Marfat.com

سوچتے کہ اب عالم ظاہر میں اس پاک پیکر سے ملاقات نہ ہوگی تو پھوٹ پھوٹ کر روتے اور بوجھل دل کے ساتھ گولڑ پر نظر ڈالتے تب زمانہ ماضی کی دل افروز گھڑیاں بدن میں آگ لگا دیتیں' بے ساختہ پاؤں میں ایک زنجیر سی پڑ جاتی اور عقل و دل کا جھگڑا بر پا ہو جاتا' عقل کہتی کہ حکم ہوا ہے' تم قلعہ آمیر کی جانب جاؤ مگر دل کہتا: اے شمس! پھر عالم ظاہر میں محبوب سے ملاقات نہ ہوگی' خبردار! پاؤں آگے مت بڑھاؤ ورنہ رخ دلربا کو ترسے گا۔

بیدمؔ اگر خزانۂ کونین بھی ملے
صدقے کروں میں دولتِ دیدارِ یار پر

حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس کیفیت سے دوچار کافی دیر تک کبھی دو قدم آگے بڑھاتے اور کبھی پیچھے...... کبھی ماضی کی تابناک گھڑیوں کی طرف نظر ڈالتے' کبھی مستقبل کے اندھیرے میں جھانکتے' کبھی خاک کلیر کو آنکھوں سے لگاتے اور کبھی گولڑ سے لپٹ جاتے۔

بیدمؔ میرا اروو کے دامن سے لپٹ جانا
اور اُن کا فرمانا' دیوانہ ہے کیا کہیے

بالآخر سرکار کے حکم سے مجبور ہو کر اور وقت کی نزاکت کے پیش نظر دل پر پتھر رکھ کر روانہ ہو گئے اور ہر قدم پر اپنے شیخ کامل کے اسم مبارک کا ورد کرتے ہوئے چھٹے دن لشکر اسلام میں شامل ہو گئے۔

فوج میں شمولیت و درویش کی نشاندہی

حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ وہاں پہنچتے ہی غوری کے اسلامی لشکر میں بھرتی ہو گئے اور ان کی مقرر کردہ ذمہ داری نبھانے لگے۔ تمام دن دوسرے فوجیوں کی طرح کام کرتے اور تمام شب محوِ عبادت رہتے۔ کبھی کبھی رات کو شیخ کامل کی

Marfat.com

یادوں میں مستغرق ہوکر گریہ زاری کرتے رہتے۔

رات دِہاں گل لایا جانی رہک دم جدا نہ ہوندے
عاشق رَجن نیئیں محمد بھر بھر ہنجوں روندے

انہی دنوں کا واقعہ ہے کہ ایک دفعہ سلطان علاؤالدین غوری نے خیموں کی بوسیدہ رسیاں دیکھ کر قرب و جوار سے سوت لانے کا حکم دیا کہ جس طرح ہو سکے سوت مہیا کیا جائے۔ چنانچہ شاہی خادمان سوت کی تلاش میں نکل پڑے۔ کافی تگ و دو کے بعد ایک قصبہ میں پہنچے اور اہلیان قصبہ کو سلطان کے حکم سے آگاہ کیا کہ فوراً اتنی مقدار میں سوت مہیا کیا جائے۔ یہ سنتے ہی لوگ پریشان ہو گئے۔ اتنے میں ایک مجذوب درویش وہاں آ نکلے اور آتے ہی فرمانے لگے: مجھے غیب سے حکم ملا ہے کہ تم لوگوں کو سوت میسر کر دوں' یہ کہہ کر ایک مٹی کی ہانڈی اور ایک نلی سوت لانے کا حکم صادر فرمایا۔

جب یہ دونوں چیزیں آپ کے پیش کی گئیں تو آپ نے ہانڈی کو نیچے سے سوراخ کروا کے سوت کی نلی اندر رکھ دی اور اس کا ایک سرا باہر نکال دیا' ہانڈی کو اوپر سے ڈھانپ کر فرمایا: اس سرے کو کھینچتے جاؤ اور ضرورت کے مطابق تمہیں سوت فراہم ہو جائے گا۔ چنانچہ سلطان کے خادمان نے حکم کی تعمیل کی جس کے باعث ضرورت سے زیادہ سوت اکٹھا ہو گیا اور لے جا کر سلطان علاؤالدین غوری کے حضور پیش کر کے تمام واقعہ بھی گوش گزار کر دیا۔ جس کو سنتے ہی سلطان نے فوراً اس درویش کی قدم بوسی کا ارادہ کیا۔ چند سپاہیوں کو ہمراہ لے کر مجذوب کی خدمت میں حاضر ہو گیا اور بعد از قدم بوسی عرض گزار ہوا: حضور! میری فتحیابی کے لئے دعا فرمایئے؟ درویش نے فرمایا: تم تسلی رکھو عنقریب تمہاری فتح ہو گی اس کام کے لئے ایک صابری ولی اللہ تمہارے لشکر میں پہنچ چکے

Marfat.com

ہیں، جن کی دعا و مدد سے تمہیں جلد از جلد فتح نصیب ہوگی۔ سلطان نے عرض کیا: اگر میں ان کی زیارت کرنا چاہوں تو کیسے کرسکوں گا کیونکہ فوج تو ہزاروں کی تعداد پر مشتمل ہے کسی ایک غیر معلوم کو تلاش کرنا انتہائی مشکل کام ہے؟ فرمایا: اگر تم زیارت کرنا چاہتے ہو...... تو میری بات دھیان سے سنو، عنقریب ایک شب زور کا طوفان آئے گا، تمام خیمے گر جائیں گے اور چراغ گل ہو جائیں گے مگر ایک خیمہ مع چراغ محفوظ رہے گا، جو اسی ولی اللہ کا ہوگا۔

فانوس بن کے جس کی حفاظت ہوا کرے
وہ شمع کیا بجھے جسے روشن خدا کرے

یہ سن کر سلطان نے درویش کا شکریہ ادا کیا اور قدم بوسی کرتا ہوا واپس لشکر میں آ گیا اور مقررہ وقت (پیشن گوئی کے مطابق) کا انتظار کرنے لگا۔

حافظ شمس صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی دعا و مدد

بالآخر وہ شب بھی آن پہنچی، جس میں زوردار طوفان و برسات نے تمام خیمے الٹ پلٹ دیئے، تمام لشکر میں افراتفری و اضطرابی کیفیات پھیل گئیں۔ ادھر علاؤ الدین غوری کو اس وقت کا بے تابی سے انتظار تھا، وہ بھی اسی افراتفری کے عالم میں نکل کھڑا ہوا اور تلاش کرنے لگا یہاں تک کہ اسے ایک خیمہ میں چراغ جلتا ہوا دکھائی دیا، جب نزدیک پہنچا تو دیکھا کہ حافظ شمس صاحب رحمۃ اللہ علیہ تلاوت قرآن مجید میں مشغول ہیں۔ خیمہ کی چوکھٹ پر دست بستہ کھڑا ہو گیا۔ چند لمحے بعد جب حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے نظر اٹھا کر دیکھا تو سلطان قدموں میں آ گرا...... اور عرض گزار ہوا: حضور! اب میری مدد فرمائیں میں انتہائی مایوسی کے عالم میں گرفتار ہوں، یہ کہہ کر گریہ زاری کرنے لگا، آپ نے تسلی و تشفی دی اور فرمایا کہ جاؤ انشاء اللہ تعالیٰ کل بوقت صبح قلعہ فتح ہو جائے گا۔

Marfat.com

بیشک پک نشان پچھانیوں ای' تیری فتح کران نوں میں آیا
سائیاں بھیجیا تھاپڑا لامینوں' تیری بھیڑ ہٹان نوں میں آیا
مینوں مان صابر دستگیر دائے' تیری طلب مٹان نوں میں آیا
سخن مرد دا وانگ تقدیر ہوندا' کر کے عمل وکھان نوں میں آیا

چنانچہ اگلے روز جب اسلامی لشکر نے حملہ کیا تو آپ نے انگشت شہادت اٹھا کر قلعہ کی جانب اشارہ فرمایا جس کے باعث قلعہ کے کواڑ گر پڑے اور لشکر اسلام فاتحانہ شان سے قلعہ کے اندر داخل ہو گیا۔ فتح کے بعد سلطان نے آپ کی تلاش کروائی مگر آپ اس سے قبل وہاں سے روانہ ہو چکے تھے۔

ستیزہ گاہِ جہاں نئی نہ حریفِ پنجہ فگن نئے
وہی فطرتِ اسدِ الٰہی وہی مرحبی وہی انتری

حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی واپسی اور حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کا وصال

قلعہ فتح ہوتے ہی حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو سرکار صابر رحمۃ اللہ علیہ کی وصیت یاد آئی کہ آج بمطابق ارشاد پاک ۱۳ ربیع الاول ۶۹۰ھ کو حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ نے وصال فرما لیا ہوگا۔ آپ انتہائی اضطرابی حالت میں شیخ محمد اسلم فوجی کے پاس تشریف لے گئے اور اپنا قرآن پاک اس کے ہاتھ مبلغ گیارہ روپے ہدیہ وصول فرما کے سپرد کر دیا اور اس رقم میں سے آٹھ روپے کا کپڑا کفن کے لئے اور ایک روپے کا کپڑا تہہ بند کے لئے خرید فرمایا' بقیہ دو روپے کا ختم شریف کے لئے سامان خریدا' بغیر کسی کو مطلع کئے کلیر شریف کی جانب روانہ ہو گئے' ابھی تھوڑی دور ہی پہنچے تو حضرت علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ کو سامنے سے پریشان حالت میں آتے دیکھا۔ آپ نے ان کی طرف بڑھ کر

Marfat.com

حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کی خیریت دریافت کی۔ حضرت علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ نے آداب بجالانے کے بعد عرض کیا: آج سے چند روز قبل مجھے فرمایا تھا کہ تم حافظ صاحب کی خدمت میں چلے جاؤ اور آئندہ ان کے پاس رہنا۔

حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے دوبارہ سرکار صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق دریافت فرمایا مگر علیم اللہ ابدال کی آنکھوں میں آنسو تھے' تب حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کلیر شریف کی جانب بھاگنا شروع کر دیا مگر اتفاق سے ٹھوکر لگی اور گر پڑے' گرتے ہی دونوں آنکھیں بند ہوگئیں پھر جو آنکھ کھولی تو اپنے آپ کو دیار کلیر میں پڑا ہوا پایا لیکن علیم اللہ ابدال کا پتہ نہ چلا کہ وہ کہاں گئے ہیں' تب آپ اٹھ کر جَسَدِ اَقْدَس کے قریب تشریف لے آئے تو ملاحظہ کیا کہ ایک برق جلال بصورت شمشیر جسد اقدس پر گردش کر رہی ہے۔ جب آپ نزدیک پہنچے تو وہ شمشیر آپ کے ہاتھ پر حملہ آور ہوئی۔ آپ نے اپنی آستین فوراً بڑھا کر لٹکا دی اور وہ لٹکی ہوئی آستین کٹ کر غائب ہوگئی' جب وہ شمشیر جلال اپنا وار کر کے رخصت ہوگئی تو آپ نے دیکھا کہ ایک شیر عنصر مبارک کی حفاظت کر رہا ہے۔ آپ کو دیکھتے ہی اٹھ کر جنگل کی طرف نکل گیا لہٰذا آپ عنصر مبارک کے قریب جا کے دھاڑیں مار کر رونے لگے۔ ماضی کی دل افروز گھڑیاں یاد کرنے لگے' روتے روتے ہچکی بندھ گئی' جوں جوں آنسو برساتے' ہجر کی آگ اور بھڑکتی جاتی' گزرتے وقت کی خوبصورت یادیں رگ و پے میں نشتر بن کر چبھ جاتیں' آنکھوں میں اندھیرا چھا جاتا' عقل و شعور ساکت ہو جاتے۔

ساقی نے ستم ڈھایا' برسات میں ترسایا
جب فصلِ بہار آئی' دکان اُٹھا ڈالی

Marfat.com

کافی دیر بعد طبیعت سنبھلی، غم میں تو افاقہ نہ ہوا مگر وقت سے مجبور ہو کر بالآخر آنسوؤں کی بارش برساتے ہوئے سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی وصیت کے مطابق جسد اقدس کو غسل دیا، کفن پہنایا اور دستار مبارک سرانور پر باندھ دی مگر اس تمام عمل میں آپ نے اپنا ہاتھ جسم اقدس سے مس نہیں ہونے دیا۔ جب عنصر مبارک تیار ہو گئی تو آپ وصیت کے مطابق نماز جنازہ کے لئے انتظار کرنے لگے۔

آپ انتظار کرتے کرتے جب عاجز آ گئے اور عالم پریشانی میں بے صبر ہو کر مصلیٰ پر کھڑا ہونا ہی چاہتے تھے کہ ایک جانب سے آواز آئی کہ ذرا ٹھہرو، جلدی مت کرو، یہ تمہارا کام نہیں ہے۔ جب حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مڑ کر دیکھا تو ایک شہسوار بہت تیز رفتار مغرب کی طرف سے صابری لباس زیب تن کئے ہوئے چہرے پر نقاب ڈالے آ پہنچا۔

اچن چیت غیبوں ہیٹھ گولری دے برقع پوش جوان اسوار آیا

اُوہدے ہتھ آسہ، دِسے مرد خاصہ سچی زین زرین سنوار آیا

ایک درخت کے ساتھ گھوڑا باندھ کر مصلے پر کھڑا ہو گیا اور نماز پڑھانی شروع کر دی۔ حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں بھی فوراً ان کی امامت میں پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگا اور مجھے یوں محسوس ہوا کہ جیسے رجال الغیب و اولیاء کرام اور بزرگان دین دونوں جانب پیچھے دور تک لمبی قطاریں بنائے نماز میں شریک ہیں، میں نے سوچا کہ بعد از نماز ان سے مصافحہ کروں گا مگر جب دائیں جانب سلام پھیرا تو دائیں جانب والی قطاریں غائب ہو گئیں اور جب بائیں جانب سلام پھیرا تو وہ بھی غائب ہو گئیں پھر میں اور مذکورہ امام اکیلے ہی رہ گئے اتنے میں علیم اللہ ابدال ------- پہنچ گئے اور وہ

Marfat.com

وصیت کے مطابق مولانا امام دین شہید کے مقبرے میں جا کر دونوں سنگ یاقوت سرخ اٹھا لائے اور حضور صابر سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے جسد اطہر کے دونوں اطراف رکھ کر اوپر سے مٹی لگا دی۔ شاید مٹی کی اسی خوش نصیبی پر سعدی نے کہا:

بگفتہ من گلِ ناچیز بودم
ولیکن مدت با گُل نشستم
جمالِ ہم نشیں دَر من اثر کرد
وگرنہ ہم ہما خاکم کہ ہستم

رازِ فنا فی اللہ و بقا باللہ

حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ زمانہ ماضی میں اکثر حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا کرتے تھے کہ حضور! فلسفہ فنا فی اللہ و بقا باللہ کیا ہے؟ مگر سرکار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے کہ کبھی پھر تمہیں بتا دیں گے' اس کے بعد خاموشی چھا جاتی' آج جبکہ حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ وصال فرما گئے اور حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی وہ سوال بھول چکے تھے کہ اتنے میں وہ برقع پوش امام اپنے گھوڑے کی باگ پکڑ کر سوار ہونا ہی چاہتا تھا' آپ کو خیال آیا کہ اگر کل کو لوگ مجھ سے پوچھیں کہ تمہارے شیخِ کامل کا جنازہ کس نے پڑھایا تو میں کیا جواب دوں گا؟ یہ سوچ کر آپ ان کی جانب بڑھے اور گھوڑے کی لگام تھام لی' عرض کیا: حضور! مجھے اپنا تعارف تو کراتے جایئے تاکہ میں لوگوں کو بتا سکوں کہ میرے مرشد کامل کا جنازہ کس نے پڑھایا ہے؟ یہ سن کر انہوں نے بجائے جواب دینے کے الٹا سوال کر دیا: اے شمس! کیا تم کبھی اپنے شیخ سے مقام فنا فی اللہ اور بقا باللہ کے متعلق دریافت کیا کرتے تھے؟ حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اثبات میں سر ہلایا' تب انہوں نے کہا: وہ کیا فرمایا کرتے تھے؟ عرض کیا: وہ فرماتے تھے کہ کبھی

Marfat.com

تمہیں مشاہدہ کرا دیں گے۔ یہ سنتے ہی برقع پوش نے کہا: لو آج وہ وقت آ گیا ہے' یہ کہہ کر عنصر پاک کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ وہ مقام فنا ہے' پھر اپنے چہرۂ مبارک سے نقاب اٹھا دیا اور اپنی طرف اشارہ کر کے فرمایا: یہ مقام بقا ہے۔ حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جب نظر اٹھا کر شاہسوار کی طرف دیکھا تو حیران رہ گئے کہ وہی حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ گھوڑے پر سوار مسکرا رہے ہیں۔

زندگی بھر نہ کھایا' خود پڑھی اپنی نماز
کوئی دُنیا میں نہیں ہے تیرا ہمسر' السلام

حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کو آنکھوں کے سامنے محو گفتگو دیکھ کر حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بے ہوش ہو گئے۔

وہ آئے بزم میں اتنا تو یاد ہے مجھ کو
پھر اُسکے بعد چراغوں میں روشنی نہ رہی

ایک برق چمک گئی آنکھوں کے سامنے
نظارہ گاہ میں مجھے اتنا ہی ہوش تھا

تاریخِ وصال

حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کا وصال مبارک ۱۳ ربیع الاول ۶۹۰ھ کو بروز پنج شنبہ کو ہوا۔ تاریخِ وصال میں بعض تذکرہ نویسوں کا تضاد ہے لیکن مصنفین کی اکثریت مذکورہ تاریخ پر ہی متفق ہے جس کے مطابق آج بھی آپ کا عرس مبارک کلیر شریف میں انتہائی تزک و احتشام سے منایا جاتا ہے' لفظ مخدوم آپ کی تاریخِ وصال ہے' جس کے اعداد ۶۹۰ ہیں۔

Marfat.com

بعداز ہوش حضرت حافظ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ

یہاں مختلف مؤرخین کا آپس میں اختلاف ہے' کچھ کا کہنا ہے کہ جب آپ کو ہوش آیا تو آپ پانی پت میں موجود تھے۔ بعض کا کہنا ہے آپ شہر فرخار میں پہنچ گئے اور چند مؤرخین کہتے ہیں کہ جب آپ کو ہوش آیا تو آپ کلیر میں ہی موجود تھے اور حضرت علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ اس کے بعد آپ تیسرے روز پانی پت کی طرف روانہ ہوئے۔ مختلف جگہوں پر قیام کرتے ہوئے ایک عرصہ کے بعد ۴ ذیقعد ۶۹۱ ھ کو یکشنبہ کے روز پانی پت پہنچ گئے کیونکہ آپ کو سرکار صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ نے وصیت میں یہ بھی فرمایا تھا کہ اے شمس! تو ہمارے وصال کے تین یوم بعد تک کلیر میں قیام کرسکتا ہے اس کے بعد پانی پت روانہ ہو جانا اور وہاں سلسلہ چشتیہ صابریہ کے فرائض انجام دینا' لہٰذا آپ نے وصیت کے مطابق پانی پت میں ہی مستقل قیام فرمایا اور سرکار صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ کی خوب خدمت سرانجام دی۔ بالآخر آپ نے ۱۰ جمادی الاول ۶۹۹ ھ بروز چہار شنبہ بعداز نماز عصر وصال فرمایا۔

بقول بیدمؔ' وصیت فرمائی:

کافی ہے پتہ میرا لوحِ مزار پر
بیدمؔ ترا غلام تھا حلقہ بگوش تھا

(حق اللہ حق محمد حق صابر رحمۃ اللہ علیہ)

باب دہم بحوالہ: حقیقت گلزار صابری' تذکرۃ صابر رحمۃ اللہ علیہ' ملفوظات سرکار سیدن ولی رحمۃ اللہ علیہ۔

Marfat.com

باب گیارہ

تدفین ثانی و تعمیر دربار شریف

مزار شریف حضور مخدوم صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ

تذکرہ جلیل و حقیقت گلزار صابری کے حوالے سے روایت ہے کہ عرصہ دراز تک کوئی شخص بھی مخدوم صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کے مزار اقدس پر نہ جا سکا اگر کوئی شخص آپ کے مزار پاک کی طرف زیارت کی نیت سے جاتا تو حدود بارہ کوس پر پہنچ کر جب آگے قدم بڑھانے کی کوشش کرتا تو ایک شمشیر برق نمودار ہوتی جو اسے جلا کر خاکستر کر دیتی جس کے باعث کوئی بھی شخص مزار مقدس پر جانے کی جسارت نہ کرتا تھا۔ لیکن آپ کا روحانی سلسلہ بدستور جاری و ساری رہا۔

حضرت خواجہ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا پیشوائی شجرہ پانچویں پشت میں حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ سے جا ملتا ہے۔ آپ اپنے زمانے کے اولوالعزم مجدد و قطب عالم شمار ہوتے ہیں۔ ایک دفعہ جب آپ اپنے حجرہ سے باہر تشریف لائے تو مجمع کثیر آپ کا منتظر تھا جن میں ایک فاضلہ عورت مجیب النساء لاہوری بھی شامل تھی، جب آپ نے حضرت جلال الدین تھانیسری رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت فرمایا کہ یہ مخلوق خدا کیسے آئی ہے؟ تو انہوں نے عرض کیا: حضور! یہ لوگ چاہتے ہیں کہ حضور مخدوم

Marfat.com

صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کا مرقد مبارک تیار کیا جائے تا کہ مخلوق خدا زیارت و حاضری سے مستفیض ہو سکے بالخصوص یہ عورت مجیب النساء ایک دفعہ قبل بغرض بیعت حاضر ہوئی تھی جب اسے یہ معلوم ہوا کہ حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں مخلوق خدا حاضری دینے سے محروم ہے تو اس نے بیعت ہونے کا ارادہ ترک کر دیا اور آج پھر ان لوگوں کے ساتھ حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کی مرقد انور پر مخلوق خدا کی حاضری کی عرض لے کر حاضر ہوئی ہے۔

یہ سن کر آپ نے فرمایا کہ اب میرا بھی اولین مقصد یہی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب مزار مبارک تیار ہو جائے گا۔ چنانچہ اسی وقت آپ حجرہ میں خلوت گزین ہو گئے اور کئی یوم تک باہر تشریف نہ لائے۔ اس عرصہ میں رجال الغیب و دیگر اولیاء کرام آپ کے حجرہ میں آتے رہے اور بذریعہ کشف و الہام مختلف احکام بھی پہنچتے رہے۔

حضرت مخدوم صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کی تدفین ثانی

کچھ دنوں کے بعد حضرت خواجہ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ اپنے حجرہ سے نکل کر کلیر شریف کی جانب روانہ ہو گئے اور بارہ کوس زمین سوختہ پر پہنچ کر حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں عرض گزار ہوئے: حضور! اب مہربانی فرما کر مجھے اجازت بخشیں کہ میں حضور کا مرقد اقدس تعمیر کروا سکوں اور مخلوق خدا نعمت حاضری سے مستفیض ہو سکے جب تک آپ اجازت نہ فرمائیں گے، میں یہاں کھڑا رہوں گا۔

یہ صورتِ نقشِ کفِ پا بیٹھ گیا ہے
بیدم نہ اُٹھا ہے نہ اُٹھے گا ترے در سے

آپ اس عرض کے بعد کافی دن تک خاموشی کے ساتھ محو قیام رہے، بالآخر

Marfat.com

ایک روز بذریعہ کشف حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ نے اجازت مرحمت فرمائی اور فرمایا کہ جب تم حد بارہ کوس کے اندر قدم رکھو تو اپنے چوغہ کی دونوں آستینوں سے بازو نکال کر چوغہ کے اندر کر لینا کیونکہ تیغ صابری ایک دفعہ ضرور حملہ آور ہوگی جس کے باعث چوغہ کے دونوں بازو کٹ جائیں گے مگر تم محفوظ رہو گے لہٰذا آپ نے چوغہ کی دونوں آستینیں خالی چھوڑ دیں اور بازو اندر کر کے حد بارہ کوس کے اندر قدم رکھا۔ قدم رکھتے ہی ایک برق نما شمشیر چمکی، جس کے باعث چوغہ کے دونوں بازو کٹ کر زمین پر گر پڑے اور ساتھ ہی وہ تیغ بھی زمین پر گر پڑی جس کو آپ نے اٹھا کر محفوظ فرما لیا (تا حال تبرکات میں مرجع خلائق ہے)۔ چنانچہ آپ تیزی کے ساتھ قدم بڑھاتے ہوئے زیر گولر پہنچے۔ جہاں عجیب وغریب دل افروز خوشبوئیں آپ کا طواف کرنے لگیں۔ صاحب حقیقت گلزار صابری کا کہنا ہے کہ آپ کے ہمراہ اولیاء کرام و جمال الدین ابدال رحمۃ اللہ علیہ و امین اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ بھی موجود تھے۔ آپ نے وہاں پہنچ کر جمال الدین ابدال رحمۃ اللہ علیہ و امین الدین ابدال رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ حضور صابر سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے جسد اطہر پر موجود دونوں سنگ سرخ علیحدہ کر دو...... انہوں نے فوراً حکم کی تعمیل کی۔ بعد ازاں حضرت خواجہ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ اور تمام اولیائے کاملین نے اپنی آنکھیں بند کر لیں اور عالم تصور میں حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کے جسد اطہر کو کفن سے ملبوس کیا اور آنکھیں کھولنے پر کفن درست پایا۔ بذریعہ کشف خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو جائے مزار کی نشاندہی کر دی گئی تھی جس کے مطابق آپ نے پھاوڑہ اپنے ہاتھ میں لے کر نصف ذرعہ مٹی کھودی اور رجال الغیب نے تھوڑے وقت میں قبر مبارک تیار کر ڈالی اور ساتھ ہی آپ نے نماز جنازہ کی تیاری کی جس میں بے

Marfat.com

شمار رجال الغیب، ملائکہ اولیاء کرام اور جنات نے شمولیت کی۔ جب حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کا جسد اطہر زمین پر رونق افروز ہوا تو تمام صحرا خوشبوئے مشک و زعفران سے معطر ہو گیا۔ نماز جنازہ حضرت قطب عالم خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے خود پڑھائی اور رجال الغیب کی مدد سے عنصر پاک کو مزار اقدس میں اتارا اور کلمہ شریف کا ورد کرتے ہوئے مزار مبارک تیار کی۔ مرقد شریف تیار کر لینے پر تمام حضرات اپنے اپنے مسکن کی طرف لوٹ گئے اور خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی گنگوہ شریف تشریف لے گئے۔ اس کے بعد مخلوق خدا کو حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کے دربار اقدس پر حاضری کی عام اجازت مرحمت فرما دی گئی۔

روضہ مبارک و گنبد اور ابتدائے عرس مبارک

صاحب حقیقت گلزار صابری لکھتے ہیں کہ حضرت قطب عالم خواجہ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ شہنشاہ بابر کے حملہ کے وقت سلطان ابراہیم لودھی کے طرف داروں میں تھے لیکن بابر کے بعد شہنشاہ ہمایوں سے بھی آپ کی قربت ہو گئی تھی۔ گزیٹر ضلع سہارن پور میں رقم ہے کہ ۱۵۳۶ء مطابق ۹۹۴ھ میں حضرت قطب عالم رحمۃ اللہ علیہ نے شہنشاہ ہمایوں کی مدد سے روضہ مبارک اور مسجد تعمیر کروائی تھی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسی دور میں آپ کا روضہ مبارک و مسجد تعمیر کی گئی۔ بعض مؤرخین کا کہنا ہے کہ حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کا پہلا روضہ بانس کی لکڑی سے تعمیر کیا گیا۔ عرس مبارک کے متعلق حقیقت گلزار صابری میں لکھا ہے کہ حضرت خواجہ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے روضہ اقدس تعمیر کرنے کے بعد ۱۳ ربیع الاول کو عرس مبارک منعقد کیا جس میں بے شمار زائرین و معتقدین شامل تھے اس کے بعد متواتر ہر سال عرس مبارک کا انعقاد ہونے لگا

Marfat.com

اور زائرین کی تعداد میں بھی اضافہ ہوتا چلا گیا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ اقدس سے منسلک دیگر عمارات کی تعمیر ضرورت کے پیش نظر مختلف عرصہ میں کروائی گئی اور بعدازاں روضہ مبارک کی تعمیر بھی وقت کے ساتھ ساتھ ہوتی رہی ۔ اب موجود روضہ مبارک انتہائی خوبصورت و دلکش ہے۔ اسی طرح مسجد و لنگر خانہ و محفل خانہ و دیگر عمارات کی تعمیر بھی انتہائی خوبصورت اور والہانہ عقیدت و محبت سے کی گئی ہے۔

یہاں بے پردہ اللہ و نبی کی دید ہوتی ہے
ہمیں مکہ و مدینہ ہے دیارِ روضۂ صابر
زمینِ کلیر روضہ کی فضا پر ناز کرتی ہے
فلک ہوتا ہے پھر پھر نثارِ روضۂ صابر
تصور سے نظر میں کوندتی ہیں بجلیاں بیدمؔ
عجب پُرنور ہیں نقش و نگارِ روضۂ صابر

حضور مخدوم صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کا حلیہ مبارک و لباس

آپ کا قد میانہ، جسم نحیف اور سیدھا تھا۔ سر انور بڑا تھا' جس پر گھنے سیاہ بال تھے جو شروع سے کبھی ترشوائے نہیں گئے تھے اور نہ ان میں کبھی شانہ کیا گیا تھا۔ گوش مبارک دراز اور کشادہ تھے۔ پیشانی اقدس بلند و کشادہ تھی۔ ابرو دراز و سیاہ' چشم مبارک نہایت آبدار اور بڑی بڑی تھیں۔ بینی اقدس بلند' چہرہ پاک نہ بہت چوڑا اور نہ بہت لمبا بلکہ متوسط' عارض مبارک سے انوار کی بارش ہوتی تھی۔ لبہائے اقدس پتلے' دہانہ تنگ' دندان مبارک انتہائی چمکدار' زبان پتلی ہونے کے باعث آپ انتہائی خوش الحان تھے۔ گردن لمبی' شانہ مبارک کشادہ' سینہ فیض گنجینہ فراخ' ہاتھ لمبے' پنجہ چوڑا' انگلیاں لمبی' ناخن مبارک باریک صاف اور

Marfat.com

چمکدار، کمر متوسط، پشت میں دائیں شانہ کے نیچے اور جگر کے اوپر مہر ولایت جلی حروف خط میں بعبارت "هٰذا ولی اللہ" منقش تھی۔ آپ کے لباس میں ہمیشہ ایک تہ بند اور ایک خرقہ گل ارمنی یعنی نارنگی رنگ میں رنگا ہوا ہوتا تھا۔ یہ رنگ آپ کو بہت پسند تھا، کبھی کبھی سر پر کلاہ یا عمامہ اسی رنگ کا استعمال فرماتے تھے۔

علوم دینی و ذوقِ شعر گوئی

عالم استغراق و روحانی کیفیات میں محویت سے پہلے آپ کو دینی علوم و شعر گوئی سے انتہائی لگاؤ تھا۔ آپ احادیث مبارکہ و مختلف تفاسیر کا مطالعہ کرتے تھے اس کے علاوہ آپ کو تصوف کے اشعار پڑھنے اور کہنے پر بڑا عبور حاصل تھا۔ آپ نے فارسی اور اردو زبان میں اشعار کہے، جن کے ایک ایک لفظ میں حقیقت جھلکتی ہے۔ شراباً طہورا کے ساغر بند ہیں، آپ کا تخلص احمد تھا۔ بعض جگہ آپ کے کلام مبارک میں بطور تخلص ''صابر'' تحریر ہے لہٰذا سرکار کے مقدس اشعار کا نمونہ ملاحظہ ہو۔

از آں روزِ کہ آمد از خدا حکمِ فلا تنہر
نہ رفتہ از درم محروم ہرگز دستِ سائلہا

(جب سے میں نے خدا تعالیٰ کا حکم فلا تنہر سنا ہے اس دن سے میرے دروازے سے کوئی بھی سائل خالی ہاتھ نہیں لوٹا)

ہر کس کہ بمار سیدنا جیست
ما چشمہٗ جوئے مصطفیٰ ایم

(جو شخص واسطا در واسطا ہم تک پہنچ گیا وہ نجات پا گیا کیونکہ ہم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دریائے بخشش کے سرچشمہ ہیں)

Marfat.com

غزل

امروز شاہ شاہاں مہماں شدست مارا
جبریل با ملائک درباں شدست مارا

در جلوہ گاہِ وحدت کثرت کجا بگنجد
ہژدہ ہزار عالم یکساں شدست مارا

در محفلِ گدایانِ مرسل کجا بگنجد
بے برگ و بے نوائی ساماں شدست مارا

ماخانۂ جہاں را بسیار سیر کردم
اے شیخ بت پرستی ایماں شدست مارا

احمدؔ بہشت دوزخ بر عاشقاں حرام است
ہردم رضائے جاناں رضواں شدست مارا

۱- آج بادشاہوں کا بادشاہ ہمارا مہمان ہوا ہے اور ملائکہ کے ساتھ جبرائیل ہمارا دربان ہو گیا ہے۔

۲- وحدت کی جلوہ گاہ میں اکثریت کی کہاں گنجائش ہے اس لئے اٹھارہ ہزار عالم ہمارے لیے برابر ہیں یعنی وہ ایک ہی میں واصل ہیں۔

Marfat.com

۳- فقیروں کی بزم میں مرسل کی کہاں سمائی ہو سکتی ہے جبکہ ہمارا سامان بے نوائی اور غریبی کا گواہ ہے۔

۴- ہم نے عالم دہر کی بہت سیر کی ہے اب اے شیخ ہمارا ایمان بت پرستی ہے۔

۵- اے احمد! جنت اور جہنم عاشقوں پر حرام ہے ہر دم محبوب کی رضا ہمارے لیے رضوان ہو گئی ہے۔

عشق آں پری رو جانِ صابر سوختہ
من ندانم شمع را پروانہ ام

التجا بادرگاہِ حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ

از خنجرِ نگاہِ تو مجروح عالمے
شد نُطق روح بخشِ تو درمانِ عاشقاں
کوئے تو ہست غیرت جنت بصد شرف
حسن و جمالِ روئے تو بستانِ عاشقاں
صابر بخاک کوئے تو سر بر نہادہ ام
زاں رو کہ ہست کوئے تو سامانِ عاشقاں

۱- آپ کی نگاہِ ناز کے خنجر نے عالم کو مجروح کر دیا ہے اور آپ کا کلام مبارک روح افزا عاشقوں کے درد کا درمان ہے۔

۲- آپ کا کوچہ مبارک رشکِ جنت ہے اپنی بزرگی کے لحاظ سے اور آپ کے رخ انور کا حسن و جمال عاشقوں کا گلزار ہے۔

۳- صابر نے اپنا سر آپ کے کوچہ کی خاک پر رکھ دیا ہے کیونکہ آپ کا کوچہ مبارک عاشقوں کا سامان ہے۔

Marfat.com

غزل

خدایا بجز تو الٰہی نہ دارم
بجز ذاتِ پاکت پناہے نہ دارم
ببیں از ازل تا ابد از سر صدق
بجز تو دگر بادشاہے نہ دارم
نیم پاک دامن ز عصیانِ پیشت
بجز لطفِ تو عذر خواہے نہ دارم
بگیر از کرم دستِ من تا بہ محشر
بجز قدرت من سپاہے نہ دارم
توئی واقف از حالتِ من خدایا
کہ درد ہر من دستگاہے نہ دارم
گناہِ تو دارم بکن ہرچہ خواہی
ولیکن کسے داد خواہے نہ دارم
ترایم ترایم ترایم چو احمد
بجز نامِ تو پناہے نہ دارم

(حق اللہ حق محمد حق صابر رحمۃ اللہ علیہ)

باب گیارہ بحوالہ: حقیقت گلزار صابری، تذکرہ جلیل، دیوان صابر رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

موجودہ نقشہ درگاہ شریف

حضرت سیدنا مخدوم علاؤالدین علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ

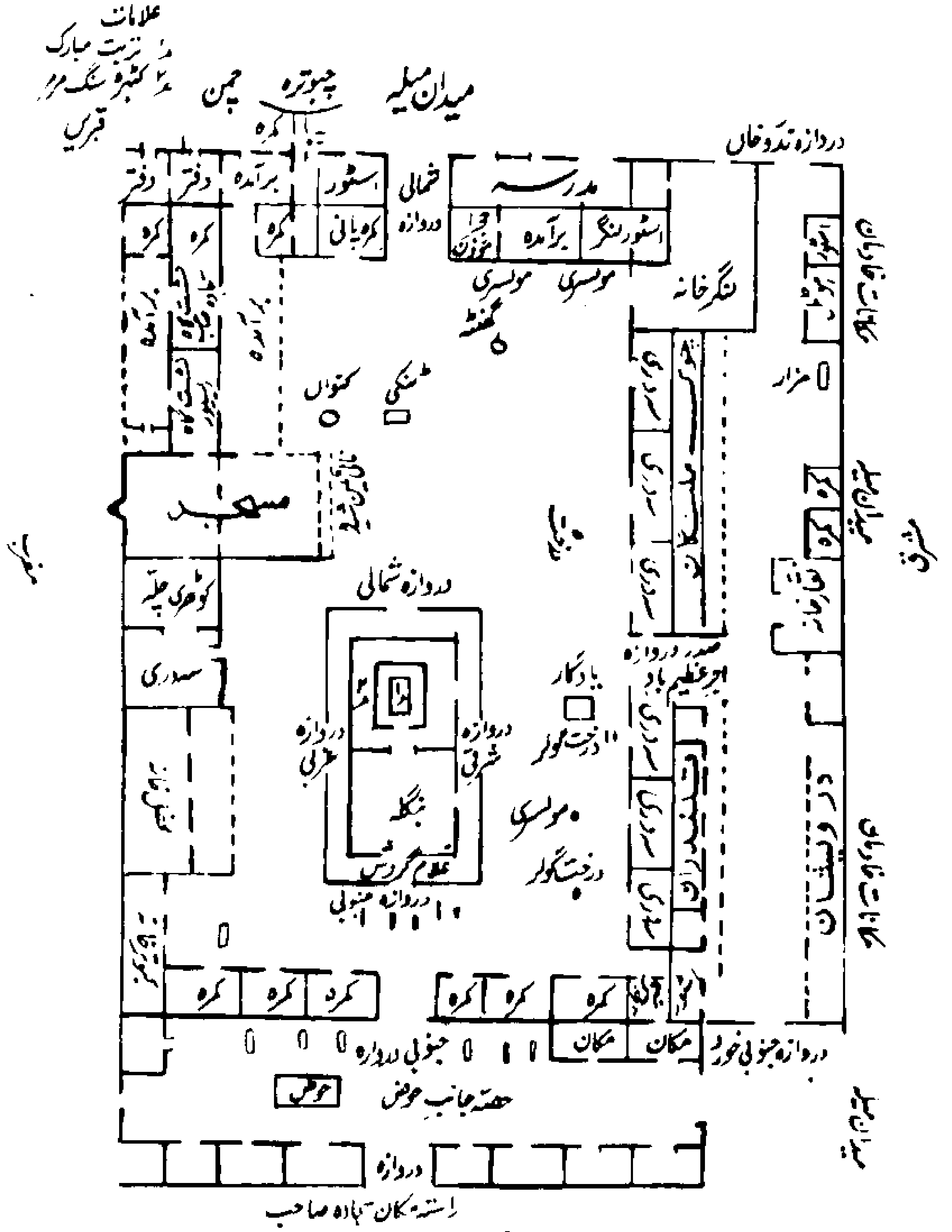

Marfat.com

باب بارہ

انوارِ صابر رحمۃ اللہ علیہ

بادشاہِ دو جہاں مخدوم صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کی تجلیات آج بھی رازِ بقا کو فاش کر رہی ہیں' حضور کے دربار پر حاضر ہونے والے بے شمار حضرات اس حقیقت کو آنکھوں سے دیکھ چکے ہیں' جہاں دیارِ صابر رحمۃ اللہ علیہ میں جلال کی کیفیات پتھر دلوں پر رقت طاری کرتی ہیں' وہاں جمالی ضیاء پاشیاں جسمی' قلبی' روحی کدورتوں کے اندھیرے دور کرنے کا موجب بنتی ہیں۔ جہاں دنیاوی جائز حاجات حاصل ہوتی ہیں وہاں ایمان کو خوب تقویت بھی ملتی ہے۔ مختصراً انوکھے کاموں کی طویل فہرست' جو شمار میں نہیں لائی جا سکتی...... ہر منہ سے نئے واقعات سنائی دیتے ہیں۔ جیسے:

اللہ رے چشمِ یار کی معجز نمائیاں
ہر اِک کو گماں ہے کہ مخاطب ہمیں سے ہے

لیکن جن واقعات کی طرف ہم جا رہے ہیں ان کا تعلق کسی عام شخص سے نہیں بلکہ سلسلۂ صابریہ کلسویہ کے بانی مبانی سے ہے' میری مراد حضرت پیر سیدن شاہ صاحب صابری رحمۃ اللہ علیہ سے ہے جن کا آستانہ عالیہ کلس شریف نزد ملکوال ہے۔ بلاشبہ حضور سیدن سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے عشقِ صابر رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق کچھ تحریر کرنا' سورج کو دیا دکھانے کے مترادف ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

سرتاپا عشق صابر رحمۃ اللہ علیہ کا مجسمہ تھے...... آپ نے پہلی مرتبہ جب کلیر شریف حاضری دی تو اپنی خانقاہ (کلس شریف' پنجاب ضلع سرگودھا) سے کلیر شریف تک کا سفر صرف پیدل ہی نہیں بلکہ پابرہنہ کیا' اَدبِ عشق مُرشد کی انمٹ مثال قائم کردی۔

یہی تقویٰ ہے یہی زُہد یہی حُسنِ عمل
کوئی سرمایہ نہیں تیری محبت کے سوا

جہاں حضور سیدن سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے اس سفر (سفر کلیر) کی مکمل تفصیل بیان فرمائی' وہاں حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کے دربار مقدس سے منسوب چند واقعات سے بھی فیضیاب کیا...... جو صرف عقیدت پر نہیں بلکہ حقیقت پر مشتمل ہیں ان میں سے کچھ واقعات حصول برکات کے لئے یہاں رقم کیے دیتا ہوں تاکہ قارئین کرام بھی مستفید ہوسکیں' کیونکہ

زبان جب تک ہے اور جب تک زباں میں تابِ گویائی
تیری باتیں ہوں تیرا ذکر ہو تیرا افسانہ ہو

پوسٹ ماسٹر

سرکار سیدن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ایک پوسٹ ماسٹر (جن کا نام ظہور احمد اور رہائش سہارن پور تھی) کا یہ معمول تھا کہ ہر جمعۃ المبارک کی نماز درگاہِ صابر رحمۃ اللہ علیہ میں ادا کرتے' روضہ مبارک میں حاضری دیتے اور واپس چلے جاتے...... ایک دفعہ محکمہ ڈاک کے افسران بالا نے جمعہ والے دن پوسٹ آفس کے معائنہ کی تاریخ مقرر کردی۔ جب بابو صاحب کو معلوم ہوا تو انتہائی مغموم ہوئے کیونکہ ان کا یہ دن شرعی احکام کے علاوہ روحانیت کے فرائض کی ادائیگی کے لئے مختص تھا۔ وہ درگاہِ صابر رحمۃ اللہ علیہ پر حاضری کے انتظار میں ہفتہ کے چھ دن گزارتے تھے لہٰذا شدید کشمکش کا شکار ہوگئے' ایک طرف بچوں

Marfat.com

کی پرورش کا ظاہری سبب تھا تو دوسری جانب عقیدت و ایمان کا مسئلہ تھا' ساری رات تذبذب کا شکار رہے' عقل و عشق کے بیانات سنتے رہے کہ جاؤں یا نہ جاؤں؟ بالآخر اس فیصلہ پر پہنچے کہ حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ مہربان ہیں...... غیر حاضری معاف فرما دیں گے مگر دفتر نہ گیا تو وہ لوگ معاف نہیں کریں گے۔

چنانچہ اس منصوبے کے مطابق بابو صاحب گھر سے تیار ہو کر دفتر کی جانب چل پڑے۔ قریب ہی ریلوے سٹیشن پر سہارن پور سے روڑکی جانے والی گاڑی کی آواز سنائی دی' عشق نے عقل پر غلبہ پا لیا' تمام دُنیوی نفع و نقصان بھول گئے۔ بابو صاحب دوڑ کر گاڑی میں سوار ہو گئے...... حسب معمول کلیر شریف میں نماز ادا کی' درگاہ میں حاضری دی اور واپس سہارن پور آ گئے۔ گاڑی سے اتر کر سیدھے دفتر پہنچے۔ افسران معائنے میں مصروف تھے...... بابو صاحب قریب کھڑے ہو گئے۔ ایک افسر نے آواز دی فلاں رجسٹر لاؤ' بابو صاحب خود ہی آگے بڑھے اور کمرہ سے رجسٹر لے کر پیش ہو گئے۔ افسر اعلیٰ نے رپورٹ لکھی اور روانہ ہو گئے۔ افسران کی روانگی کے بعد بابو صاحب نے ماتحت عملہ سے دریافت کیا کہ معائنہ کیسا رہا؟ انہوں نے کہا: جناب! سارا معائنہ تو آپ نے اپنے ہاتھوں سے کروایا ہے' افسران کو خود کھانا کھلایا ہے' چائے پلائی ہے اور آپ پوچھ ہم سے رہے ہیں؟ جب رجسٹر کھول کر رپورٹ کا مطالعہ کیا تو حیرت میں اضافہ ہو گیا کیونکہ افسران کے تحریر کردہ بیانات میں بابو صاحب کی کارکردگی کو خراج تحسین پیش کیا گیا تھا۔ یہ دیکھ کر بابو صاحب سمجھ گئے کہ مجھ بدکار کا روپ دھار کر میرے آقا و مولا افسران کی خدمت اور معائنہ کرواتے رہے ہیں۔ اسی وقت دوبارہ کلیر شریف روانہ ہو گئے اور درگاہ شریف میں زار و قطار رونے لگے۔ سر جھکا کر سرکار کے احسان منانے لگے۔

Marfat.com

بھلا اس سے بڑھ کر کرم اور کیا ہو
ہماری خطاؤں سے بڑھ کر عطا ہے

گستاخ کا انجام

سرکار سیدن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: دربار صابر رحمۃ اللہ علیہ پر ہر وقت زائرین کی گہما گہمی رہتی ہے۔ ہزاروں مرد عورتیں درگاہ مقدس میں روزانہ حاضری دیتے ہیں۔ ایک دفعہ ایک عورت اپنے دو سالہ بچے کے ہمراہ آئی...... بچے کو دربار کے صحن میں بٹھایا اور خود درگاہ میں حاضری کے لئے چلی گئی۔ بچے نے پیشاب کر دیا' ایک درباری خادم (جس کا نام متولی خان تھا) نے دیکھ لیا' غصہ سے آگ بگولا ہو گیا' سخت ناراض ہوا۔ عورت نے معافی مانگی اور جگہ پانی سے صاف کی مگر وہ مسلسل غصے کی آگ برساتا رہا۔ بالآخر عورت بچے کو لے کر روتی ہوئی روانہ ہوگئی۔

متولی خان مذکورہ نے دربار عالیہ سے کچھ فاصلہ پر زمین خرید رکھی تھی جس میں رہائش کے مکانات کے علاوہ ایک باغ بھی لگا رکھا تھا۔ رات کو حسب معمول اپنی رہائش گاہ پر چلا گیا۔ اسی شب اس کے ایک ملازم نے اسے قتل کر دیا جو کہ بعد میں بری ہو گیا۔ اس طرح صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کے مہمان سے گستاخانہ سلوک کرنے والا کیفر کردار تک پہنچ گیا۔

انوکھی حفاظت

ایک مرتبہ سرکار سیدن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: بھوپال کے راجہ کے ہاں اولاد نہ تھی دونوں میاں بیوی حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کے دربار میں حاضر ہوئے' رو رو کر دعائیں مانگی...... اللہ تعالیٰ نے کرم کیا' اسی سال ایک خوبصورت بچہ عطا فرمایا۔ ماں باپ بچہ کو لے کر دیار کلیر حاضر ہوئے' منت دی...... زائرین میں کھانا تقسیم کیا اور واپس چلے گئے۔ اب ہر سال ان کا معمول بن گیا۔ بچے کی

Marfat.com

تاریخ ولادت پر دربار عالیہ میں حاضری دیتے' نوافل پڑھتے اور واپس چلے جاتے۔ آہستہ آہستہ وقت گزرتا گیا۔ جب بچہ پانچ سال کو پہنچا تو حسب سابق درگاہ صابر رحمۃ اللہ علیہ پر حاضر ہوئے۔ بچے کے ماں باپ درگاہ شریف میں سلام پیش کرنے کے بعد نفلی عبادت میں مصروف ہو گئے جبکہ بچے کے ہمراہ خدمت پر معمور غلام بچے کو ساتھ لے کر نہر گنگا میں نہانے چلے گئے۔ اتفاق سے بچہ نہر میں گر گیا' لاکھ کوشش کے باوجود ہاتھ نہ آیا۔ خادم نے شوروغل برپا کیا...... لوگوں نے کشتیوں کی مدد سے تلاش کیا لیکن بچہ ملنے کی کوئی صورت نہ بن آئی۔ ادھر بچے کی ماں کو معلوم ہوا تو صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ اقدس سے لپٹ کر زاروقطار رونے اور التجائیں کرنے لگی' حضور! آپ نے ہی مجھے اس نعمت سے نوازا تھا اور آج آپ ہی کی درگاہ پر محروم ہو گئی ہوں آپ سخی ہیں' آپ کو خیرات دے کر واپس لینی زیب نہیں دیتی۔ میرے حال پر مہربانی فرمائیں...... مجھے میرا بچہ زندہ و جاوید چاہیے۔ جب تک میرا بچہ مجھے نہیں مل جاتا' میں دربار سے باہر ہرگز نہ جاؤں گی۔

دے کے صدقہ خواجہ شمس الدین جلال الدین کا
اپنے بیدم کو دیکھا دو شانِ بندہ پروری

ابھی یہ فریادیں جاری تھیں کہ ادھر روڑکی میں بنائے گئے ہیڈ پر بچہ زندہ سلامت پکڑا گیا' دربار عالیہ سے لے کر روڑکی تک چھ میل کا فاصلہ بنتا ہے لیکن حیرت کی بات یہ ہے' بچے کے پیٹ میں بھی ایک گھونٹ پانی نہ گیا۔ بچے کو اٹھا کر لوگ دربار پر لے آئے' ماں نے دیکھا تو سجدہ شکر ادا کیا' خیرات تقسیم کی اور حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کی مدح سرائی کرتی ہوئی روانہ ہو گئی۔

اگر شریعت کا ڈر نہ ہو تو اے امیر
میں صاف کہہ دوں میرا خدا کلیر میں ہے

Marfat.com

منت کی دیگیں

حضور سیدن سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ایک دفعہ ہم دربار عالیہ کے اس حصہ میں گئے...... جہاں زائرین منت کی دیگیں پکا رہے تھے۔ پہلا شخص جو دیگ پکوا رہا تھا' اس سے دریافت کیا: تیری کون سی حاجت پوری ہوئی ہے جس کے لئے تو دیگ پکا رہا ہے؟ اس نے بتایا: جناب! میں گھوڑوں کا بیوپار کرتا ہوں...... دو گھوڑے سہارن پور منڈی پر فروخت کرنے لایا تھا۔ رات یہاں درگاہ صابر رحمۃ اللہ علیہ میں قیام کیا' روضہ مبارک میں سلام کیا اور منت مانی کہ اگر میرے دونوں گھوڑے ہزار روپے میں بک گئے تو سرکار کے دربار پر دیگ پکا کر زائرین میں تقسیم کروں گا...... رات کو میرا ایک گھوڑا چوری ہو گیا۔ میں انتہائی پریشان ہوا کہ خوب منت پوری ہوئی ہے لیکن اب کیا کر سکتا تھا۔ دوسرے گھوڑے کو لے کر منڈی چلا گیا وہاں پہنچتے ہی وہ گھوڑا ہزار روپے میں فروخت ہو گیا۔ میرے غم دور ہو گئے کیونکہ میں نے تو ایک ہزار روپیہ مانگا تھا وہ مجھے مل گیا۔ ہنسی خوشی واپس آیا' دربار میں سلام کیا اور اب منت ادا کر رہا ہوں۔ یہ سن کر سرکار نے فرمایا: ہم اگلے شخص کے پاس پہنچے اور وہی سوال دہرایا' اس نے بتایا: جناب! میں دودھ کا کاروبار کرتا ہوں' غربت کے باعث سواری دستیاب نہ تھی۔ حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کے دربار میں سواری کے حصول کے لئے نذر مانی...... دو یوم قبل حضور رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں فرمایا: درگاہ کے قریب دو گھوڑے باندھے ہوئے ہیں...... ایک تم لے لو لہٰذا میں نے جا کر اپنی پسند کا گھوڑا لے لیا اور آج منت ادا کر رہا ہوں۔ سرکار سیدن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ سن کر ہم مسکرانے لگے کہ میرے صابر رحمۃ اللہ علیہ کے دربار سے کوئی بھی سائل محروم نہیں جاتا' جسے جو تمنا ہو وہ ضرور ملتی ہے۔ ایک کو ہزار روپیہ مطلوب تھا اسے وہ مل گیا جبکہ دوسرے کو گھوڑا عطا فرما دیا' اب دونوں حضرات مل کر ہنسی

Marfat.com

خوشی منتیں ادا کر رہے ہیں۔

صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کی آمد

ایک شب دوران محفل سرکار سیدن رحمۃ اللہ علیہ نے مخدوم صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ اور حافظ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ایک مرتبہ جب حافظ شمس الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ پانی پت میں حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کے عرس مبارک کی صدارت فرما رہے تھے۔ رات محفل میں دوران سماع عجیب کیفیت پیدا ہو گئی۔ تمام حاضرین پر رقت طاری ہو گئی۔ جنوں کی ایسی کیفیت جسے عقل احاطہ تحریر میں نہیں لا سکتی یہاں تک کہ حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی عالم استغراق میں محو ہو گئے۔ عین اسی اثناء میں حضور صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ نورانی تجلیات بکھیرتے ہوئے ایک پالکی پر سوار تشریف لے آئے۔ تمام حاضرین محفل نے باادب قیام کیا...... سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اے لوگو! جب میرا شمس عالم سلوک میں آئے تو میرا اسلام کہنا' تحقیق میں علی احمد صابر کلیر والا ہوں۔ یہ سن کر تمام حاضرین ششدر ہو کر سکتے میں چلے گئے اور سرکار رحمۃ اللہ علیہ روانہ ہو گئے۔ جب حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ عالم سلوک میں آئے تو تمام حاضرین نے دست بستہ سرکار صابر رحمۃ اللہ علیہ کی آمد کے جملہ احوال بیان کیے۔ حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے سرکار صابر رحمۃ اللہ علیہ کا حلیہ مبارک دریافت کیا۔ جب انہوں نے حلیہ بیان کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: بلاشبہ وہ میرے آقا و مولا ہی تھے۔

بقول بابا بلھے شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ:

بلھیا اساں مرنا ناہیں وچ قبر دے وڑناں ناہیں
مرن گے کوئی ہور جہڑے بلھے شاہ دے چور

Marfat.com

مقدس رشتے کی حفاظت

حضور سیدن سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے لخت جگر پیر آفتاب احمد شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ یہ واقعہ سنایا کہ دربار عالیہ پر ایک سوتیلی ماں اور بیٹا عصر کے وقت حاضری کرنے آئے' وقت کی نزاکت کے پیش نظر انہوں نے وہی قیام کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ رات لنگر کھایا' عشاء کی نماز پڑھی اور گولر کے درخت کے نیچے چادر بچھا کر لیٹ گئے۔ آہستہ آہستہ رات گزرتی گئی' اکثر زائرین آغوشِ نیند میں چلے گئے۔ خال خال دربار عالیہ کی غلام گردش میں نوافل پڑھتے نظر آ رہے تھے۔ عین اس وقت لڑکے پر شہوت نے غلبہ ڈال لیا' نیت خراب ہو گئی' بری نظر سے اپنی سوتیلی ماں کو دیکھا اور اپنا ارادہ ظاہر کرنے کی کوشش کی۔ عورت نے سمجھایا کہ میں رشتہ کے لحاظ سے تمہاری ماں ہوں' اس مقدس رشتہ کو داغدار کرنے کی کاوش مت کر مگر وہ نہ سمجھا اور حد سے تجاوز کرنے لگا...... آخر کار عورت نے بے بس ہو کر پکارا: ''المدد یا شیخ مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر'' رحمۃ اللہ علیہ'' ابھی حلق سے آواز نکلی ہی تھی کہ ایسے محسوس ہوا جیسے گولر کے درخت پر آسمان سے بجلی گری ہے اور گولر کی ایک بہت بڑی شاخ کٹ کر اس نوجوان کے پیٹ میں دھنس گئی۔ اسی وقت جاں بحق ہو گیا۔ اس طرح ایک مقدس رشتہ داغدار ہونے سے بچ گیا۔

(حق اللہ حق محمد حق صابر رحمۃ اللہ علیہ)

باب بارہ بحوالہ: ملفوظات حضور سیدن ولی رحمۃ اللہ علیہ۔ از: پیر آفتاب احمد شاہ صاحب صابری رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

(نذرانۂ عقیدت)

نورِ چشمِ گنج شکر مخدوم صابر کلیری
ہے دھوم تیری ہر نگر مخدوم صابر کلیری

تیرے دم سے روشنی ہے عشق کے بازار میں
لذتِ دنیا و دیں ہے تیرے صابر پیار میں
اِک ہی نعرہ بحر و بر مخدوم صابر کلیری
نورِ چشمِ گنج شکر مخدوم صابر کلیری

تیری شانِ بے مثل کی ہمسری ممکن نہیں
جس طرح کی تو نے صابر دلبری ممکن نہیں
تاجدارِ کُل فقر مخدوم صابر کلیری
نورِ چشمِ گنج شکر مخدوم صابر کلیری

تیرے در کے ہیں سوالی کُل گدا و بادشاہ
تیری چوکھٹ ہے ہمیشہ بے سہاروں کی پناہ
تیرے ٹکڑوں پہ گزر مخدوم صابر کلیری
نورِ چشمِ گنج شکر مخدوم صابر کلیری

Marfat.com

تیری عظمت سے مَلائک حیرتوں میں کھو گئے
وہ خدا کے ہو گئے جو تیرے صابر ہو گئے
بابِ احمد تیرا دَر مخدوم صابر کلیری
نورِ چشمِ گنج شکر مخدوم صابر کلیری

نازِ شاہِ دو جہاں ہو ہم وَصفِ ابنِ علی
راحتِ گنجِ شکر ہو چاہتِ بہندن ولی
غوثِ اعظم کا جگر مخدوم صابر کلیری
نورِ چشمِ گنج شکر مخدوم صابر کلیری

تیری ذاتِ پاک سے ہے بے قراروں کو قرار
تیرا در، دَارُالاماں ہے تجھ سے دُکھیوں کی بہار
دور ہو گئے کُل خطر مخدوم صابر کلیری
نورِ چشمِ گنج شکر مخدوم صابر کلیری

روشنی اندھوں نے پائی تیرے در کی خاک سے
دل کی دنیا میں اُجالا تیرے اسمِ پاک سے
اسمِ اعظم پُر اثر مخدوم صابر کلیری
نورِ چشمِ گنج شکر مخدوم صابر کلیری

Marfat.com

وہ جہاں کا بادشاہ ہے تیرے در کا جو گدا
میں بھی در پر ہوں کھڑا ہو بھیک مجھ کو بھی عطا
کرم کی اِک ہو نظر مخدوم صابر کلیری
نورِ چشمِ گنج شکر مخدوم صابر کلیری

تیرے پٹن جو بھی آیا اُس کا بیڑا پار ہے
بے خطر عمرانؔ ہوں صابر جو کھیون ہار ہے
تیری نسبت پہ فخر مخدوم صابر کلیری
نورِ چشمِ گنج شکر مخدوم صابر کلیری

(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، رضی اللہ عنہ، رحمۃ اللہ علیہم)

(رباعی)

ساڈے دلاں تے حکم چلان والے تیرے وانگ ڈِٹھا مہربان کوئی نئیں
قسم تیرے احساناں دی چاوندا ہاں تیرے پیار جیڈا اڈھوں دان کوئی نئیں
تیری ذات دا آسرا ناز میرا کسے ہور دا ذرا وی مان کوئی نئیں
پیکر تیرا عمرانؔ تخلیق وکھری دوجا جگ تے صابر سلطان کوئی نئیں

(رحمۃ اللہ علیہ)

Marfat.com

(اے لجپال صابر رحمۃ اللہ علیہ)

اے لجپال صابر اے کلیر دے داتا تیری ذاتِ عالی دے ہر دم سہارے
اے گنجِ شکر دے علمدار اوّل اے بغداد والے دی اکھیاں دے تارے

پئے سلطان کھاندے نے خیرات تیری سخاوت دے ہر سُو نے چرچے تساڈے
تیرے صدقے زندگی دیاں سب بہاراں تیرے دم قدم نال ساڈے گزارے

پئے بَن دے ولی نے تیری نال مرضی تیرے در دے حیوان وی اولیاء نے
تیرے در تے جبریل دربان آیا تیری شان وشوکت توں صدقے میں وارے

جدوں سر مصیبت اساڈے بنی اے کرم نال تیرے یا صابر ٹلی اے
کرم ہواے چشمِ فریدی دے تارے زمانے نوں تیرے نے محکم سہارے

تیری عالی درگاہ جنت بنی اے تیرا خطہ دنیا توں وکھری زمیں اے
ہے رحمت دا فیضان جاری ہمیشہ اے مخدوم تیرے بہشتی دوارے

تیرے اسمِ اعظم دی لذت نرالی ہے افضل عبادت تیرا ذکر آقا
جتھاں پاک پتن تھیں ٹھیلے نے بیڑے اُوہ لگدے نے مخدوم تیرے کنارے

Marfat.com

میں عمراںؔ صابر تیرا سائل صابر میری لاج رکھنا میں تیرا سداواں
تیری ذاتِ عالی دا ہکو سہارا اے ہندن ولی دے پیارے دُلارے

اے لجپال صابر اے کلیر دے داتا تیری ذاتِ عالی دے ہر دم سہارے
اے گنجِ شکر دے علمدار اوّل اے بغداد والے دی اکھیاں دے تارے

(رحمۃ اللہ علیہم)

Marfat.com

(صابر ولی اے صابر ولی اے)

فخرِ نبی اے شکلِ علی اے صابر ولی اے صابر ولی اے
فقرِ فریدی دی مہر لگی اے صابر ولی اے صابر ولی اے

خاموش اِیتھے نیں اہلِ نظر وی پرواز تیری دی جانن خبر وی
تسلیم کیتا اے بُھلیو بُھلی اے صابر ولی اے صابر ولی اے

تیری شان وشوکت دا ثانی نہ کوئی تیرا نام لے لے کے زندہ سبھو ئی
زہرا دے گلشن دی کامل کلی اے صابر ولی اے صابر ولی اے

مانگت جو تیرا نہ مایوس ہووے تیرے دم قدم نال محسوس ہووے
خوشبوئے حسنین ہر سو مچی اے صابر ولی اے صابر ولی اے

شاہی توں بہتر گدائی اے تیری شاہاں دے اُتے وی شاہی اے تیری
خونِ پاکیزہ جو غوثِ جلی اے صابر ولی اے صابر ولی اے

لکھاں وسائے نے تیری سخانے جو تیرے وسائے نے وسدے سدانے
شاہاں نے چوکھٹ تیری جا ملی اے صابر ولی اے صابر ولی اے

Marfat.com

اُوتھے ہے رحمت دی برسات جاری' جاری ہمیشہ ایہہ سوغات جاری
جھتّے وی سوہنے نے لائی تلّی اے صابر ولی اے صابر ولی اے

جاں اہلِ بصیرت نے نقشہ بتایا جی عمرانؔ صابر دا نعرہ لگایا
فردوس کلیر دی طاہر گلی اے صابر ولی اے صابر ولی اے
(حق اللہ حق محمد حق صابر رحمۃ اللہ علیہ)

(صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم' رضی اللہ عنہ' رحمۃ اللہ علیہم)

Marfat.com

چاہتوں کا پیکر

اللہ رب العزت نے ہر انسان کو دو عناصر جسم اور روح سے مل کر تخلیق فرمایا اور اس کی فطرت میں یہ رکھ دیا کہ وہ دونوں کی ضروریات کو پورا کرے۔ جسم کے ساتھ ساتھ روح بھی ترقی کی منازل طے کرتی ہے۔ خوراک، پانی، ہوا، لباس، رہائش اور بہت سی ایسی ضروریات ہیں جس سے جسم کو مضبوط اور توانا رکھا جا سکتا ہے۔ اس کے ارد گرد حفاظت اور سلامتی کا حصار قائم کیا جا سکتا ہے۔ بالکل اسی طرح روح کو بھی ایسی ہی کثیر چیزوں کی ضرورت محسوس ہوتی ہے تاکہ وہ بھی روحانی ترقی میں بلندیوں پر متمکن ہو سکے۔

ہم نے کیا کیا؟ ہم جسم کی زیبائش، آرائش اور افزائش میں تو دن رات صرف کئے جا رہے ہیں اور نفسانی خواہشات کے بھنور میں تو اپنے وجود زائل کئے جا رہے ہیں۔ مادیت پرستی کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا رہے ہیں مگر روح کہ جس کو اپنے وجود اور ہیئت کی سلامتی کے لئے ہماری جُہد اور مشقت کی ضرورت تھی لیکن ہم نے اسے یونہی بے وقعت اور نکما جان کر پسِ پشت ڈال دیا۔ اس کی زیبائش اور ترقی کے لئے ہمارے پاس کوئی وقت نہیں، فرصت نہیں کہ ہم اس کی ضروریات کا بھی سامان کریں اور وہ بھی اپنے مالک اور خالق کی قربت کا مزا لے۔ وہ ہے کہ قربت اور وصال کے شوق میں تڑپے جا رہی ہے، اضطراب کے

Marfat.com

سمندر میں غوطے کھا رہی ہے۔ ہم ہیں کہ غفلت کی سیاہ راتوں میں بربادی کو رخت سفر کئے ہیں۔

جیسے جیسے معاشرہ مادیت کی ظلمتوں اور نجاستوں سے ملبوس ہوا روحانیت عریاں ہوتی گئی۔ اپنا وجود زائل کرتی گئی۔ اچھائی اور برائی کا فرق اپنے نقطہ زوال کو رواں دواں ہونے لگا۔ انسانیت تباہی اور بربادی کی طرف اسی تیزی کے ساتھ بھاگنے لگی۔ اس کی اخلاقی قدریں' معیار زندگی' سوچ' تہذیب' تمدن' چال چلن پستی کا شکار ہونے لگے۔ بددیانتی' ضمیر فروشی' ہوس پرستی' مادیت پرستی' بے راہروی' سرکشی اور بے عملی کے جان لیوا اثرات نے پوری انسانیت کے ڈھانچے کو ہلا کے رکھ دیا۔

جب بھی غور وفکر کی سب روشنیں ختم ہونے کو آئیں تو خانقاہی نظام نے بڑھ کر انسانیت کو سہارا دیا اس کی ڈوبتی اور ڈگمگاتی کشتی کو معرفت اور تصوف کے وہ بادباں مہیا کر دیئے جس نے اسے منزل مقصود کا راہی بنا دیا۔ بزرگان دین نے سسکتی اور سوئی ہوئی روحوں کو اپنے خالق ومالک کی قربت کے مزے لوٹنے پر مجبور کر دیا اور روحیں پھر سے تازہ اور سرسبز و شاداب ہونے لگیں۔

محترم جناب عمران صابر صاحب بھی دیدار رب جلیل کی پیاسی روحوں کا ربط ان کے خالق سے جوڑنے اور مضبوط کرنے کے لئے مصروف عمل ہیں۔ ان کی سابقہ کتب تصوف اور معرفت کا ہر رنگ اپنے اندر سموئے ہوئے ہیں جو ہر قاری کے دل اور روح کو نئی زندگی اور چاشنی میسر کرتی ہیں۔

تصوف کو سمجھنے والے لوگ جانتے ہیں کہ فنافی اللہ کے مقام ومرتبہ کو حاصل کرنے کے لئے فنافی الشیخ پہلا زینہ ہے اور فنافی الشیخ ہونے کے لئے محبت شیخ'

Marfat.com

ربط شیخ، قربت شیخ، تصور شیخ اور اپنے شیخ کی توجہ رکھنا لازم ہے اور یہ محبت، ربط، عقیدت، قربت، تصور اور توجہ اسی وقت قائم ہو سکتی ہے جب مرید اپنے مرشد کو جانتا ہوگا اور پہچان رکھتا ہوگا۔ اس جان اور پہچان کے لئے میرے خیال میں یہ کتاب بہت سا مواد مہیا کرے گی جس سے اس سلسلہ سے مربوط لوگوں کی بگڑی بن سکتی ہے۔

اور محترم شاہ صاحب نے اسی سوچ کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے شیخ سے محبت اور چاہت کا حق ادا کرنے کے لئے انمول موتی اس لڑی میں پروئے ہیں۔ حقائق اور واقعات نہایت خوبصورتی اور تسلسل کے ساتھ اپنی اس تالیف میں رقم فرمائے ہیں۔ جناب کے پاس محبتوں کی ایک بیکراں سلطنت موجود ہے، چاہتوں کا وسیع ذخیرہ ہے، عقیدتوں کے طیور طواف کوچۂ جاناں میں مصروف دکھائی دیتے ہیں۔ شوق اور ذوق کا لازوال قرینہ بھی ہے۔ رفاقتوں کی دل لبھاتی گھڑیوں کی تلاش کا رجحان بھی ہے۔ دلربائی کیفیات بام عروج کو چھونے کو بے قرار دکھائی دیتی ہیں۔ یاد محبوب کے تیر بھی پہلو کو چھیدتے محسوس ہوتے ہیں۔ درد کا ایک دیار بھی آباد ہے۔ اک کسک سی جدائی کی سانسوں کو خوشبودار کئے ہے۔ جانے کیسے کیسے رنگ زیست میں بکھرے ہیں۔

اللہ رب العزت ان کے شوق اور ذوق کو چار دانگ عالم میں شہرت دوام بخشے، فنا فی الشیخ کے مراحل بخوبی انجام دینے کو توفیق عطا فرمائے۔ عمر دراز عطا فرمائے اور اسی طرح روشنی کے دیئے جلاتے رہیں۔ آمین۔

ماسٹر فضل الرحمان ثاقب

۱۵ اکتوبر ۲۰۰۳ء

Marfat.com

مصنف کی دیگر تصنیفات

۱۔ گلزارِ کلیر (شعری مجموعہ)
۲۔ تاجورِ کلس (شعری مجموعہ)
۳۔ بزمِ عقیدت (شعری مجموعہ)
۴۔ آفتابِ کلیر (سیرت مخدوم صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ)
۵۔ جواہر پارے المعروف بزمِ دُرویش (نثر پارے)
۶۔ ایصالِ ثواب
۷۔ گلزارِ مدینہ (شعری مجموعہ)
۸۔ فریبِ مرزائیت
۹۔ گلشنِ صابری (حکایات ونعتیہ گلدستہ)
۱۰۔ آفتابِ کلیر (نیا ایڈیشن اضافہ کے ساتھ)
۱۱۔ عُشاقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم (زیرِ طباعت)

(نوٹ) حضرت پیر گلزار حسین شاہ صاحب صابری کلسوی رحمۃ اللہ علیہ حضرت پیر آفتاب احمد شاہ صاحب صابری کلسوی رحمۃ اللہ علیہ اور صاجزادہ ڈاکٹر عمران صابر صابری کلسوی کی جملہ تقاریر کی کیسٹیں سیدن رحمۃ اللہ علیہ لائبریری صابری کاشانہ کلس شریف ۲۲۱ بی عزیز بھٹی ٹاؤن (سرگودھا) سے دستیاب ہیں نیز دربار عالیہ کی جملہ کتب بھی اسی ایڈریس سے طلب فرمائیں۔ شکریہ

از طرف: (لائبریری انچارج)

صاجزادہ عرفان صابر صابری

Marfat.com

Marfat.com

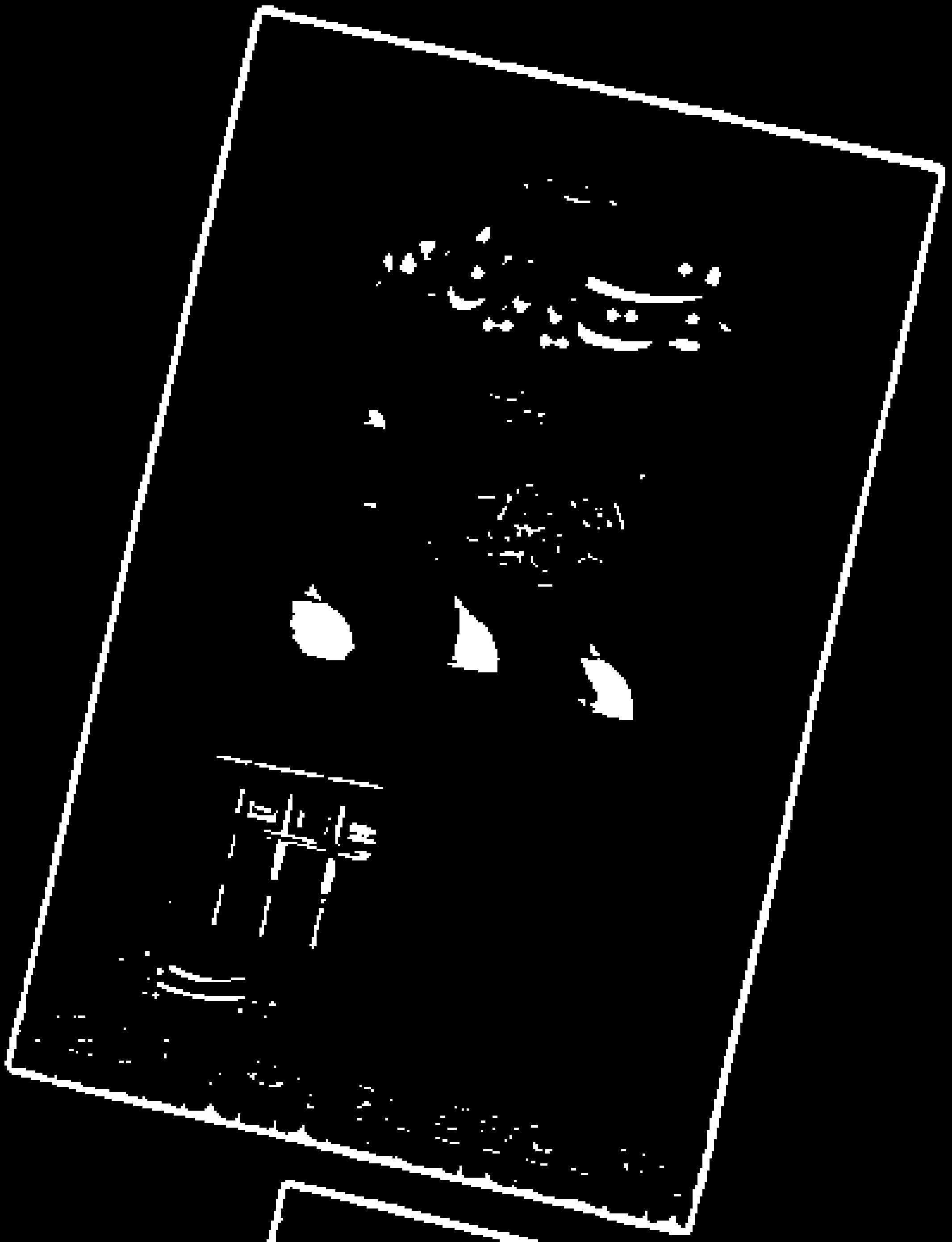

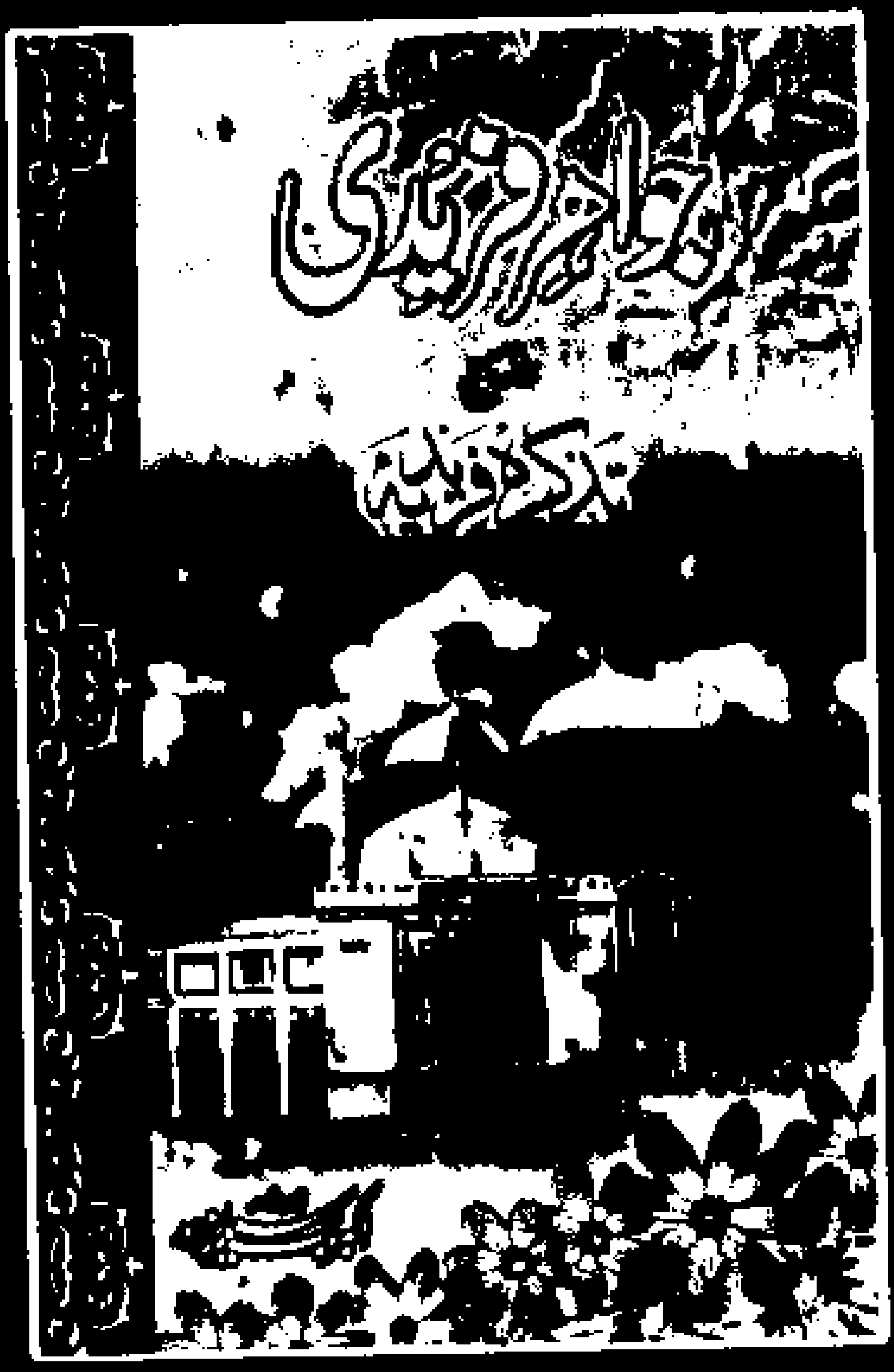

197

ناشر اکبر بک سیلرز

Marfat.com